کلید التوحید خورد

سلطان العارفین، برہان الواصلین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

الرائیس پبلشرز۔ ملتان روڈ لاہور
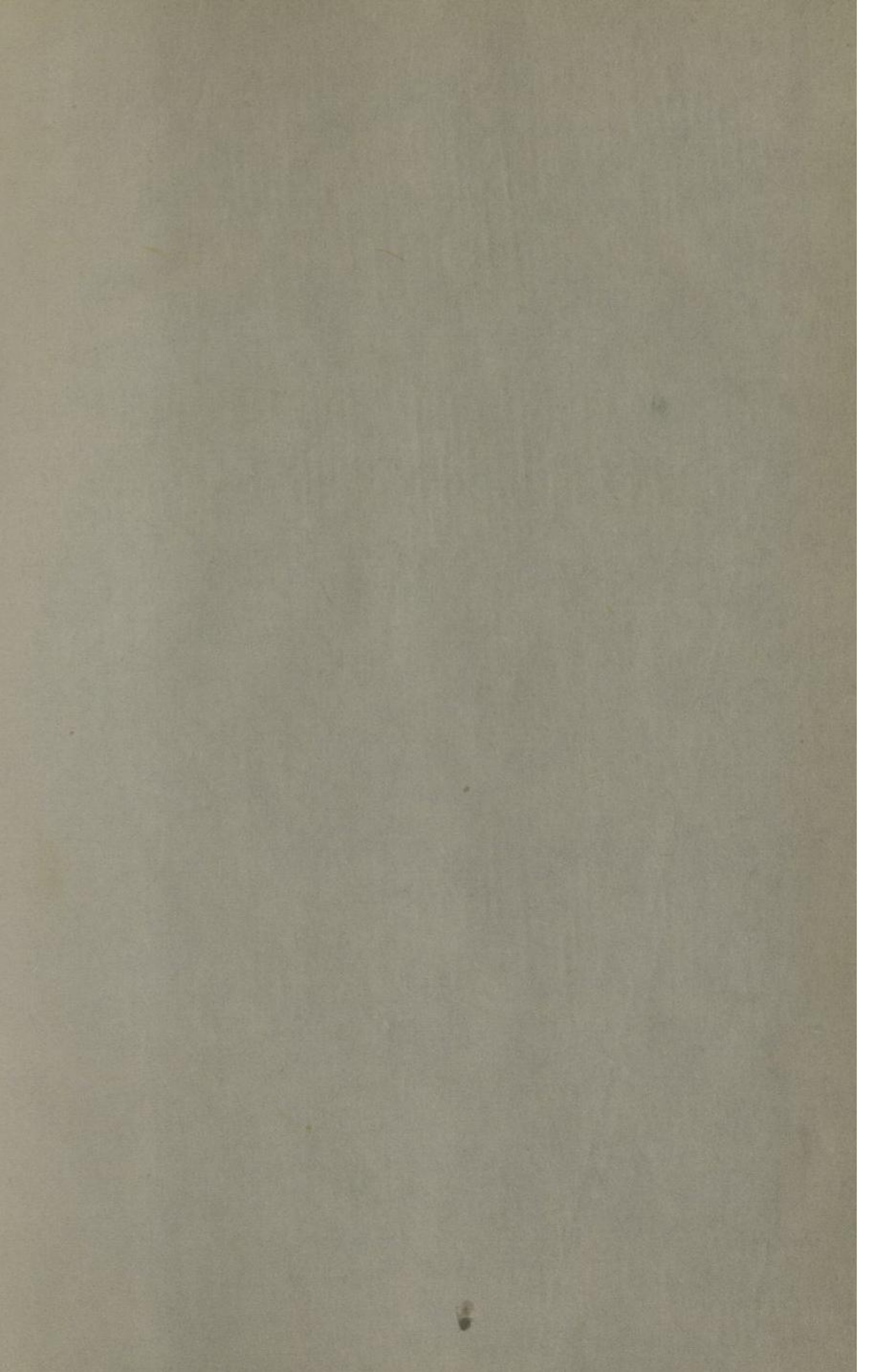
جنت الفردوس

اردو ترجمہ

کلیدِ جنت

حسب الارشاد

رہبر شریعت و طریقت معدنِ معرفت سیاحِ لاہوت
عالی قدر والا مرتبت حضرت سیدنا و مرشدنا سید
رسول شاہ خاکی دامت برکاتہم العالی

سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی (میروالی)

الرآئین پبلشرز ملتان روڈ۔ لاہور

نام کتاب فارسی . . . . . کلید جنّت

نام کتاب اُردو ترجمہ . . . . . جنّت الفردوس

مصنف . . . . . حضرت سلطان باہو

مترجم . . . . . عارف نوری

طابع . . . . . .

ناشر . . . . . قاری غلام دستگیر قادری

تعداد . . . . . ایک ہزار

قیمت . . . . . -/۵۰ روپے

~~کتابخانہ احمد ہارون موسیٰ~~

تقسیم کار

شبّیر برادرز ۔ ۴۰ بی اُردو بازار لاہور

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ

بصد عجز و نیاز

رہبر شریعت و طریقت ۔ معدنِ معرفت ۔

سیّاحِ لاہوت ۔ عالی قدر ۔ والا مرتبت ۔

سیّدی و مرشدی سیّدنا سیّد

غلام رسول شاہ صاحب خاکی

مدظلہ العالی

کی

خدمتِ اقدس میں نذرِ پُرخلوص

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

عارف نوری

پہلا باب

خطبہ مُبارکہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

حقیقتِ کتاب

کتاب ہذا کے پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے کا تفصیلی بیان یہ ہے کہ اگر کسی کا سرکش نفس شیطان کے موافق اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے مخالف ہو۔ کسی طرح بھی معصیت سے نہ رکتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع نہ کرتا ہو اور اس کا قلب بکثرت غفلت کی وجہ سے مردہ ہو کر شیطان کی گرفت میں آ گیا ہو۔ زندہ نہ ہوتا ہو۔ اور اسم اللہ ذات کی تاثیر دل پر نہ ہوتی ہو، یا غریب، مظلوم، عاجز، پریشان اور محتاج ہو۔ دنیا اور زمانے سے تنگ آ گیا ہو۔ بہت زیادہ اولاد والا اور مفلس ہو، مال و دولت کی کمی ہو، اور فقر و فاقہ میں زندگی کے دن گذارتا ہو۔ اس پر لازم ہے کہ کتاب ہذا کا مطالعہ کرے۔ کتاب ہذا دین کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اس سے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کا خزانہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ مخلوق میں مخدوم ہو جاتا ہے اور مخلوق اس کی خادم ہو جاتی ہے۔ کتاب ہذا کے

مطالعہ سے ہر قسم کے مطلب حاصل ہوتے ہیں۔ خزینۂ الٰہی تمام کے تمام ہاتھ آتے ہیں۔ اور صحیح صحیح علم تصوّف اس پر کھلتا ہے۔

جو شخص کتاب ہذا کو مطالعہ میں لائے گا اور اس پر عمل کرے گا وہ عارف باللہ اور صاحب توفیق ہو جائے گا اور حضور نبی کریم ؐ ماارسلناک الا رحمۃ للعالمین ، شفیع المذنبین انیس الغریبین ، علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والتسلیم کی مجلس پاک کی حضوری سے شرفیاب ہو گا۔ تمام اولیائے کرام انبیائے عظام کی ارواح اس سے ملاقات کریں گی۔ ظاہر اور مخفی اشیاء تمام کی تمام اس کے سامنے منکشف ہو جائیں گی۔ کوئی چیز مخفی نہیں رہے گی۔ یہ طریقہ خاص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل عمیم اور کمال بخشش سے اس کتاب کا مطالعہ خواں اور اس کا عامل معرفت خداوندی میں مکمل ہو جاتا ہے۔

چار علوم کا حصول

ہر عالم و فاضل اور مفسر کو کتاب ہذا سے مندرجہ ذیل چار علوم حاصل ہوتے ہیں:۔

پہلا علم :۔ علمِ کیمیا۔
دوسرا علم :۔ علم سیمیا۔
تیسرا علم :۔ علم دعوتِ تکسیر۔
چوتھا علم :۔ علم ذکر اللہ۔ علم استغراق۔

ان چار علوم کی خواندگی سے انسان صاحبِ نظر ہو جاتا ہے۔ اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے۔

کتاب کا حقیقی کمال

کتاب ہذا مرید صادق، حقیقی طالبین، محقق عارفین، حق کے رفیق واصلین

باتوفیق علمارکرام اور فنا فی اللہ غرق فی الواحدانیت یعنی اللہ تعالیٰ کی واحدانیت میں غرق فقراء کے لیے کسوٹی ہے۔ جس شخص کو کتاب ہذا سے اسم اعظم کا بے رنج خزانہ حاصل نہیں ہوتا تو اس کی گردن پر سوال وبال ہے۔ جو شخص عقل و دانش اور کماحقہ شعور رکھتا ہے اسے کتاب ہذا سے تصرف حاصل ہوجاتا ہے۔ اس لیے کہ یہ کتاب امرالٰہی سے مرقوم ہوئی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ کی نگاہِ رحمت سے منظور ہوئی ہے۔ اور حضور نبیُ غیب دان حبیب کردگار نبیُ مکرم، رسولِ معظم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ والثنار کی اجازت سے مرقوم ہوئی ہے۔

طریقۂ قادریہ کی اہمیت و افادیت

سالک پر لازم ہے کہ پہلے کسی ایسے کامل عالم صاحب شریعت کا مرید بنے جو قادری سروری طریقہ سے کماحقہ واقف ہو۔ کیونکہ ہر ایک طریقہ کی انتہا قادری طریقہ کی ابتدا کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتی خواہ تمام عمر ریاضت میں سر پتھر پر مارتا رہے۔ اس لیے کہ قادری مرشد ظاہر و باطن کا جامع ہوتا ہے۔ قادری طریقہ میں ظاہر و باطن میں الٰہی اور قربِ خداوندی اور حضور نبیُ پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ مطلب کہ حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی شہبازِ لامکانی شیخ عبدُ القادر جیلانی قدس سرہ النورانی اپنی پاک و صاف زندگی میں اپنے پانچ ہزار طالبین اور مریدین کو دائمی طور پر روانہ فیضیاب کیا کرتے تھے۔ ان میں سے تین ہزار کو معرفت ربانی کے نور میں غرق کر کے اِلَّا اللّٰہ کے مشاہدہ واحدانیت تک پہنچایا کرتے تھے اور یہ تین ہزار اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ کے مراتب پر پہنچ جایا کرتے تھے اور باقی دو ہزار کو حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلسِ پاک میں داخل کیا کرتے تھے۔ قادری طریقہ میں اس قسم کی

حضوری سلک سلوک باطنی توجہ سے اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تصوّر و تصرّف سے سلسلہ وار قیامت تک جاری رہے گا۔ اور جیسا کہ آفتاب سے عالم منوّر ہوتا ہے اسی طرح اس طریقہ کے فیض سے دونوں عالم منوّر رہیں گے۔

باہو این گنج کیمیا مفلس را نمود
ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

باہو نے یہ گنج کیمیا یعنی کیمیا کا خزینہ مفلس کو دکھلا دیا ہے۔ صاحب عقل اسے بہت جلد حاصل کر لیتا ہے۔

اسم اعظم انتہا باہو بود
ورد باہو روز و شب یاہو بود

اسم اعظم کے سبب سے بالآخر واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے باہو لیل و نہار یاہو کا ورد کرتا ہے۔

قادری کے لیے گمراہی کا سبب

جاننا چاہیئے کہ قادری کو صرف قادری طریقہ سے کشائش ہوتی ہے۔ اگر قادری طریقہ والا کسی دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے اور نجات چاہے تو وہ دائمی طور پر گمراہ و بے برکت رہے گا۔ اس کے مراتب سلب ہو جائیں گے لیکن سالک کے لیے مرشد پکڑنا نہایت ضروری ہے۔ اگر طالب اللہ مرشد کے بغیر کوئی عمل کرے گا تو وہ نافع نہ ہوگا اور اس کا انجام خاک ہوگا۔ ایسے شغل سے کسی قسم کی منزل اور منصب حاصل نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی جانب جانے کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ

پہلے رفیق پھر طریق

یعنی پہلے رفیق کو ڈھونڈو اور جب رفیق مل جائے تو پھر صاحب طریقہ کی تلاش کرو۔

اگر کامل قادری مرشد نہ مل سکے تو ضروری ہے بلاناغہ کتاب ہذا کا مطالعہ کرے نہایت اخلاص سے پڑھے اور اس پر صاحب یقین ہو جائے۔ ایسا کرنے سے اسے حضور نبیٔ کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس پاک کی حضوری کا شرف حاصل ہو گا۔ اس پر اسرارِ خداوندی کا ظہور ہو گا۔ ارض و سماوات کی کوئی شے اس پر چھپی نہیں رہے گی۔ کتاب ہذا کے مطالعہ اور کتاب ہذا پر عامل ہونے سے معرفتِ خداوندی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے محتاج آدمی لایحتاج ہو جاتا ہے یعنی وہ ماسوی اللہ کسی کا محتاج نہیں رہتا وہ لایحتاج ولی اللہ ہو جاتا ہے یعنی وہ اللہ کا ایسا دوست ہو جاتا ہے جو دنیاوی حاجات سے لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اگر مفلس ہو تو مالدار ہو جاتا ہے۔ اگر پریشان ہو تو صاحبِ جمعیت ہو جاتا ہے۔ جو شخص کتاب ہذا کے آغاز سے انجام تک کے مضامین کا عالم ہو جائے تو اسے کسی ظاہری مرشد کا مرید ہونے کی حاجت نہیں رہتی۔ اگر صاحبِ رجعت پڑھے تو رجعت سے نجات پائے۔ اگر مردہ دل پڑھے تو زندہ دل ہو جائے۔ اگر جاہل پڑھے تو زندہ اور قائم کے احوال کے کشف کا واقف کار ہو جائے اور زمانۂ ماضی، زمانۂ حال اور آئندہ زمانے کے حالات سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

اصل یقین است یقین یار زکُن
محرمِ اسرار شو بے کُن زکُن

اصل (بنیاد) و اصول یقین ہے یقین کو اپنا دوست بنا۔ اس طرح رازوں سے واقف ہو کہ کُن کے بغیر کُن کو جانے۔

اصل یقین است یقین مصطفیٰ
اصل یقین است یقینِ مرتضیٰ

حقیقی یقین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یقین مرتضیٰ بھی اصلِ یقین یعنی یقین کی بنیاد ہے۔

اصل یقین است یقین گر شود
کار تو از ہفت فلک بگزرد

بنیاد یقین ہے۔ اگر یقین حاصل ہو جائے تو تیرا کام سات افلاک سے گزر جائے گا۔

مُرشدِ کامل کا حقیقی کام

مرشد کامل پر لازم ہے کہ طالب اللہ کو اسم اللہ ذات شروع کرتے ہی اللہ کے نور میں فنا ہونے کے مراتب سے فیض یاب کر کے صاحبِ حضوری کر دے تاکہ طالب کو ریاضت، تنہائی اور چلہ کی حاجت نہ رہے۔ لایحتاج اہلِ حضور کو کونسی حاجت ہے کہ ورد و وظائف یا دعوت خوانی کرے۔ انسان تب تک نفس شیطانی کی قید سے نجات حاصل نہیں کر سکتا اور دنیا سے اس کا دل سرد نہیں ہو سکتا جب تک کسی کامل مرد کو اپنا پیشوا نہ بنائے اور اسم اللہ ذات میں مشغول نہ ہو جائے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے طالب اللہ نورِ ربوبیت میں غرق ہو جاتا ہے۔

اس نُور سے ہر مطلب اُسے دکھائی دیتا ہے۔ لوحِ محفوظ کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

کلمۂ طیبہ کے تصوّر کا کمال

یاد رہے کہ کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تصوّر سے انسان پر ذکرِ پاک کُھل جاتا ہے اور اس سے طالب دونوں جہان میں بہرہ ور ہوتا ہے۔ کامل مرشدِ صادق طالب کے لیے اوّل روز سات کلید سے حاضرات کے ہفت قفل کھول دیتا ہے:۔

پہلا قفل :۔ ظاہری قفل ہے۔
دوسرا قفل :۔ باطنی قفل ہے۔
تیسرا قفل :۔ ازلی قفل ہے۔
چوتھا قفل :۔ ابدی قفل ہے۔
پانچواں قفل :۔ دنیاوی قفل ہے۔
چھٹا قفل :۔ غرق فنا فی اللہ کا قفل ہے۔
ساتواں قفل :۔ توحید و معرفت کے تصرف کا قفل ہے۔

اور تمام اعلیٰ اور عمدہ مراتب سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ اس نوع کے بھیدوں کا خزینہ بلا تکلیف و محنت و مشقت قادری سروری مرشدِ کامل جو تمام فضائل کا مجموعہ ہو دلا سکتا ہے۔

فقیر کی حقیقی منزل

جاننا چاہیئے کہ اللہ ربّ العالمین جلّ مجدہ الکریم نے ان فقراء کو جن کو اسمِ اللہ ذات کے حاضرات کا تصوّر حاصل ہے ایسی طاقت عطا فرما رکھی ہے کہ اگر

وہ چاہیں تو موکل فرشتے انہیں علم کیمیا سکھا دیں۔ اور سنگِ پارس جس کے چھونے سے لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے۔ غیب الغیب سے لاکر اسے دے دیتے ہیں لیکن فنا فی اللہ فقیر جو یادِ الٰہی میں محو ہیں۔ ایسے بے پرواہ ہوتے ہیں کہ مراتبِ دنیوی، علمِ کیمیا اور سنگِ پارس وغیرہ کی طرف نگاہ بھی اُٹھاتے۔ خواہ وہ بظاہر فقر و فاقہ کے مارے جگر کا خون ہی کیوں نہ پیتے ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم ہے:۔

وَاَتْبَعْنَاهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

اور ہم نے ان کے پیچھے اس دنیا میں لعنت لگا دی ہے۔

اچھّی اور بُری چیز میں تمیز کرنا

جاننا چاہیئے کہ ایک مرتبہ حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصّلوٰۃ والتسلیمات نے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کونسی اچھّی شے ہے کہ جس سے دنیا و آخرت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور وہ کون سی بُری چیز ہے جو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قرب سے باز رکھتی ہے اور ذلّت کا سبب ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا تم فقر اور معرفتِ خداوندی سے محبت کرو۔ کیونکہ ان دونوں سے دو عالم کا فخر حاصل ہوتا ہے۔ دنیا کو بُری نظر سے دیکھنا چاہیئے کیونکہ یہ شیطانی مال و متاع ہے۔

زندہ دلی اور مردہ نفسی کا راز

عزیز من! قلبِ انسانی ظاہری اعمال کے باعث پاک نہیں ہوتا۔ اور اس میں سے نفاق دُور نہیں ہوتا جب تک کہ اسم اللہ ذات کی مشق سے اسے زندہ نہ کرے

اور دل سے سیاہی اور زنگار دُور نہیں ہوتے جب تک اسے ذکرِ خاص سے اخلاص حاصل نہ ہو۔ ذکر کے بغیر دل زندہ نہیں ہوتا اور نفس مردہ نہیں ہو سکتا۔ خواہ تمام عمر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں۔ اور فقہ کے مسائل پڑھتے رہیں۔ اور خواہ زہد و ریاضت کی زیادتی سے پیٹھ کبڑی اور بال سی باریک ہو جائے۔ دل ویسا ہی سیاہ رہے گا۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر بغیر کچھ فائدہ نہیں۔ خواہ کتنی ہی سخت ریاضت کریں۔ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو بغیر مشقت معشوق اور بغیر محنت کے محبوب مل جاتا ہے۔ یہ مراتب نہایت مرغوب ہیں۔

تصورِ ذاتِ باری تعالیٰ کی اہمیت

انسان خواہ تمام زمین ایک آدھ قدم میں طے کر لے۔ خواہ پانچ وقت کی نماز خانہ کعبہ میں جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ دائمی طور پر حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہے۔ خواہ حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصّلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے لے کر قیامت تک کے تمام انبیائے کرام، اولیائے عظام صاحبِ مراتب مومنین و مسلمین سے مصافحہ کرے۔ ان کا ہم نشین رہے۔ اور ہر ایک رُوح کے نام سے واقف ہو اور اسے پہچانتا ہو۔ اور تمام روئے زمین کے ورد و وظائف والے، اہلِ دعوت، حافظ قرآن، اہل تلاوت کے اشغال شب و روز باوضو کرے۔ خواہ تمام دنیا اپنے قبضے میں کر لے اور فی سبیل اللہ صرف کرے۔ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ ان تمام مذکورہ بالا باتوں سے یہ بہتر ہے کہ اسم اللہ ذات کا تصوّر کرے اور حضور سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلسِ پاک کی حضوری میں حاضر ہو۔

مردہ سانس کونسا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ انسان پر لازم ہے کہ ایک ساعت بھی یادِ خداوندی سے غفلت نہ کرے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے :۔

اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ۔

انسان کو چند گنتی کے سانس ملے ہیں۔ ان میں سے جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر گذرتا ہے وہ مردہ سانس ہے۔ ؎

ہر کہ دیوانہ شود در ذکر حق
زیر پائش عرض کرسی ہم طبق

جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد میں دیوانہ ہو اُس کے پاؤں کے نیچے عرش، کرسی اور آسمان ہیں۔

ہر کہ غافل می شود از ذکرِ اللہ
نفس او فربہ شود از کفر و ریا

جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے۔ اُس کا نفس کفر و ریا سے فربہ ہو جاتا ہے۔

دُوسرا باب

مرشد کے لیے ہدایات

جاننا چاہیئے کہ سب سے پہلے مُرشدِ کامل پر عین فرض ہے کہ اللہ کے طالب کو مندرجہ ذیل مقامات دکھائے:۔

پہلا مقام:۔ مقامِ خوف۔

دوسرا مقام:۔ مقامِ رجا۔

تیسرا مقام:۔ مقامِ کشفِ قبور۔

چوتھا مقام:۔ مقامِ مجلسِ محمّدی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام۔

پھر اسے علمِ معرفت کی تلقین کرے۔ چنانچہ اسے پہلے ذکر، فکر، مراقبہ، اور وردو وظائف میں مشغول نہ کرے۔ اسے محض اسم اللہ ذات کا تصوّر بتائے کیونکہ اس تصوّر سے باطن آباد ہوتا ہے۔ اس مطلب کے لیے مرشد کامل کے لیے لازم ہے کہ اسم اللہ ذات خوش خط تحریر کر کے طالب کے ہاتھ میں دے۔ اور اسے وصیّت کرے کہ اس تحریر کو دل پر نقش کرے۔ جب اسم اللہ دل پر نقش ہو جائے

تو پھر طالب کو کہے کہ اے طالب اللہ کے نام کے حروف سے سورج کی طرح روشنی نکل رہی ہے۔ اور دل کے اردگرد ایک نہایت وسیع ملک ہے جو بغیر کنارہ کے ہے اور جس کی وسعت کے مقابلہ میں یہ چودہ طبق ایسے ہیں جیسے سیاہ دانہ اس میدان میں ایک روضہ کا گنبد دکھائی دیتا ہے۔ اس روضہ کے دروازے پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا تالا لگا ہوا ہے جس کی کنجی اسم اللہ ذات ہے۔ جب طالب اسم اللہ ذات پڑھتا ہے تو وہ قفل کھُل جاتا ہے اور طالب روضے میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہاں حضور نبیؐ پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلسِ پاک کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے اور مرشدِ کامل بھی ہمراہ ہوتا ہے۔

زنار کا باطل کرنا

یاد رہے کہ اگر کسی کے دل میں شیطانی وساوس اور نفسانی توہمات کی وجہ سے ہزاروں زنار ہوں جن کی تعداد ساٹھ ہزار ہے اور جو یہود و نصاریٰ کے زنار سے بہت ہی سخت ہے۔ اور ان کے سبب سے دل سیاہ اور مردہ ہو تو مرشدِ کامل پر لازم ہے کہ وہ اسے اسم اللہ ذات کا تصور سکھائے۔ اور اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ کے حروف اس کے قلب کے گرد تحریر کرے۔ ان حروف کے مرقوم ہونے سے سر سے پاؤں تک انوارِ توحید اور معرفت خداوندی کی ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ وہ تمام زنار بیک وقت جل کر راکھ کا ڈھیر بن جاتے ہیں۔ اس وقت طالب اللہ صاف دل پاک باطن اور یقین میں صادق مسلمان ہو جاتا ہے۔ توحید اور دیدارِ خداوندی میں غرق ہو جاتا ہے۔ کفر و شرک سے پریشان ہو جاتا ہے۔

ایمان و خوف کا انکشاف

عزیزی! سنیئے مرشدین و طالبین کو محض یہ ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ان کے بائیں پہلو میں مقامِ نفس ہے اور دائیں پہلو میں منصب شیطانی ہے۔ ان دونوں دشمنوں سے ہمہ وقت لڑائی جھگڑا ہے۔ پس جس کے دونوں پہلوؤں میں اس قسم کے دشمن تیر کے زخم یا کانٹے کے درد کی طرح موجود ہوں۔ اسے نیند اور آرام کہاں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر دم سے باخبر رہو۔ موت کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر میں مشغول رہو۔ اسم اللہ ذات کے حروف سے انوار کی ایسی تجلی ہوتی ہے کہ اس میں غرق ہو کر طالب دیدارِ خداوندی مشرف ہو جاتا ہے۔ اس وقت اسے جنّت و دوزخ کی بھی یاد نہیں رہتی اور نہ دن رات یعنی لیل و نہار کی خبر۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ

ایمان خوف اور اُمید کے مابین ہے۔

بدن کے بالوں کا ذکر کرنا

جب فقیر اسم اللہ ذات کی مشق میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے جسم کا ہر ایک بال زبان بن کر جوش کے ساتھ اللہ اللہ پکارتا ہے اور اس کا قلب ہُوہُو کے نعرے لگاتا ہے اور اس کی رُوح ہو الحق ہو الحق کا ورد کرتی ہے اور اس کا نفس

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

یعنی اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہماری مغفرت نہیں کرے گا

اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارے میں رہیں گے۔ کا ورد کرتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی مشق سے معشوق و محبوب کے منصب نصیب ہوتے ہیں۔

مؤکّل کی عرض و معروض

یاد رہے کہ وجود انسانی میں دو سانس ہیں۔ ایک سانس جو اندر جاتا ہے اور دوسرا سانس جو باہر آتا ہے۔ جو فرشتہ اندر جانے والے سانس پر مؤکل ہے وہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے الٰہی اس سانس کو اندر ہی قبض کر لوں یا باہر جانے دُوں۔ دوسرا فرشتہ جو باہر جانے والے سانس پر موکل ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہے کہ اس سانس کو باہر ہی قبض کر لوں یا اندر جانے دُوں۔ سو ہر وقت اور دم بہ دم یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض و معروض جاری رہتا ہے۔ جو نور اللہ تعالیٰ کی یاد سے حاصل ہوتا ہے۔ دونوں عالم، جنّت اور دنیا کا مال و متاع اس کے مساوی نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک بیش بہا موتی ہے اسی لیے فقراء کو خزائن خداوندی کا خزانچی کہتے ہیں۔ اللہ کافی ہے باقی سب خواہشات ہیں۔

طالب کے لیے ہدایات

طالب کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے کامل وضو کرے۔ پاک لباس زیبِ تن کرے۔ خالی مکان میں آئے۔ قبلہ کی طرف رُخ کر کے مربعہ کی شکل میں بیٹھے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہونا چاہے تو دونوں آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے اور اسم اللہ ذات کا تفکر کرے لیکن شروع کرتے وقت ظاہری و باطنی شیطانوں کی راہ بند کر لے اور نفسانی خطرات کو دُور پھینک دے پھر تین دفعہ بسم اللہ پڑھے۔ پھر تین دفعہ درود پاک پڑھے۔ پھر تین دفعہ آیۃ الکرسی

پھر تین دفعہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم پھر تین دفعہ چاروں قل شریف پھر تین دفعہ سورت فاتحہ شریف اور پھر تین دفعہ سبحان اللہ پڑھے۔ اس کے بعد تین دفعہ کلمہ تمجید پڑھے اور ہزار بار استغفار کرے۔ پھر تین دفعہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر دم کرے۔ پھر تفکر سے دل پر اسم اللہ مرقوم کرے۔ اسم اللہ کی تاثیر سے سینہ صاف ہو جاتا ہے۔ خناس و خرطوم مر جاتے ہیں۔ پھر تصور کی دونوں آنکھوں سے مراقبہ میں پرواز کر کے قلب کے اردگرد ایک کھلے میدان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں آئے۔ اُس وقت لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم، سُبْحَانَ اللہِ اور درود پاک پڑھے۔ یہاں تک حضور سید العالمین شفیع المذنبین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس پاک سے امر ہو اے صاحب تصوّر! یہ خاص مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ شیطان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اس مجلس پاک میں آئے۔ پھر طالب اللہ حق و باطل میں تحقیق کرے۔ اگر اچھی طرح معائنہ کرے گا تو اسے قلب کے گرد چار میدان معلوم ہوں گے:-

پہلا میدان :- میدانِ ازل۔

دوسرا میدان :- میدان ابد۔

تیسرا میدان :- میدانِ طبقات از عرش تا تحت الثریٰ۔

چوتھا میدان :- میدانِ آخرت۔

دل میں قلب ہے، قلب میں منبر ہے، منبر میں اسرار (بھید) ہے، اسرار میں نُور حضور ہے اور معرفتِ خداوندی کا مشاہدہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔ کامل مرشد مریدِ صادق کو اوّل روز مشاہدۂ دل کے منصب تک پہنچا دیتا ہے۔ اور ناقص مرشد طالب کو لیل و نہار چلہ کشی اور سخت محنت میں مشغول رکھتا ہے۔

دل کے تصور کی صورت اور وہ چار میدان جو کامل مرشد دکھاتا ہے وہ یہ ہیں :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ۔

ازاں بعد اسم اللہ اور اسم محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا تصور کرتا ہے۔ ان دونوں اسمائے مبارکہ کی جانب نگاہ رکھتا ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کے دریا میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے غلبہ میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔ یہی بیہوشی ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

جب تو بھول جائے تو اپنے پروردگار کا ذکر کر۔

دونوں اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

مختلف علوم کا منکشف ہونا

جاننا چاہیئے کہ معراج (بلندی) معرفت (پہچان) محبت (اُنس) روحانی ملاقات، قرب، مشاہدہ، اسرار ربانی (اللہ تعالیٰ کے راز) فقر فنا فی اللہ (جو فقیر ذاتِ خداوندی میں فنا ہو، بقا باللہ (اللہ کی طرف سے دائمی حیاتی) توحید کا انجام د آغاز۔ تصور، تفکر، تصرف، توجہ اور توکل سب کچھ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو اسم اللہ ذات کی مشق کی تاثیر سے حاصل ہو جاتا ہے۔ جب انگشتِ تفکر سے دل پر اسم اللہ ذات مرقوم کرتا ہے تو اسم ذات سے مندرجہ ذیل علوم کا انکشاف ہوتا ہے :۔

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کا علم

اور

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کا علم۔

اللہ ربّ العالمین جلّ مجدہ الکریم نے اپنی مقدس ولاریب کتاب قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔

یارسول اللہ! فرما دیجیے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائے تاکہ ان سے اللہ تعالیٰ کا کلام تحریر کیا جائے تو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم ہوں وہ سمندر ختم ہو جائیں گے۔ خواہ ان کی مدد کے لیے اور سمندر آجائیں۔

وہم وخوف کی پرواز

یاد رہے کہ اسم اللہ ذات کے تصوّر کی مشق سے نفس کی پاکیزگی، قلب کی صفائی، رُوح کی روشنی اور سر کی تجلیّات نصیب ہوتی ہیں۔ جو شخص ان مناصب تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو اس کا قالب قلب کا لباس زیبِ تن کرتا ہے۔ جب یہ سب ایک ہو جاتے ہیں تو اس کے جسم سے وہم وخوف پرواز کر جاتے ہیں۔ اس کے ظاہری حواسِ خمسہ بند ہو جاتے ہیں۔ پھر اسے:۔

نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

اور میں نے اس میں اپنی رُوح پھونک دی

کا علم ہو جاتا ہے۔

وجودِ آدم میں رُوح کا دخول

جب حضرت آدم علیٰ نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے وجود میں رُوح داخل ہوئی

تو رُوح نے جسم میں داخل ہوتے ہی یَا اَللّٰہ کہا۔ یعنی اللہ کو یاد کیا۔ اس یادالٰہی سے بندے اور رب میں کوئی پردہ نہ رہا۔ اس کے سوا محشر تک بھی اسمِ اللہ ذات کی کنہ سے شناسائی حاصل نہ کر سکے گا۔ ؎

ہر چہ خوانی از اسم اللہ را بخواں
اسم اللہ با تو ماند جاوداں

جو کچھ تو پڑھے اللہ کے نام سے پڑھ۔ کیونکہ اللہ کا نام پاک دائمی طور پر تیرے ہمراہ رہے گا۔

معرفتِ خداوندی میں محرومی کا سبب

جو فقیر علم ظاہریہ سے دوستی نہیں رکھتا اور باطن میں اُسے حضور نبی غیب دان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس پاک میں جگہ حاصل نہیں۔ وہ فقر سے خارج ہے جو ظاہری عالم باطن میں فقیر کامل سے معرفتِ خداوندی اور ذکرِ خداوندی کو طلب نہیں کرتا وہ بالآخر معرفتِ خداوندی سے محروم رہتا ہے۔ اس لیے طلب الٰہی کے بغیر دنیا کی محبت دل سے نہیں نکل سکتی ؎

از دل بدر کُن پیشہ خطرات را
تا بیابی وحدتِ حق ذات را

خطرات کو دل سے نکال دے تاکہ تو اللہ کی وحدت کے راز کو پا سکے۔

ارشادِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ بَلْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّاتِکُمْ۔

تحقیق اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمھارے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ تمھار قلوب اور نیات کو دیکھتا ہے۔

شیطان سے محفوظ رہنا

جاننا چاہیئے کہ اسم اللہ ذات کے تصوّر کی مشق سے دل اس طرح زندہ ہو جاتا ہے جس طرح مرجھائی ہوئی گھاس بارانِ رحمت سے یا جس طرح خشک گھاس سے سبز گھاس اُگ آتی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر کی زیادتی سے بدنی انسانی کے تمام بال زُبان بن کر ذکر الٰہی یعنی اَللّٰہ اَللّٰہ کرتے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کا متصوّر ساری عمر شیطان اور جنّ سے حفاظت میں رہتا ہے۔ اس کی مشق کرنیوالا کے لیے قبر جو تنہائی کا گھر ہے خواب کی جگہ بن جاتی ہے۔ جس میں وہ دلہن کی مانند آرام سے سوتا ہے۔ اسے دیکھتے ہی منکر نکیر آداب بجا لاتے ہیں۔ حیران و خاموش رہ کر کہتے ہیں کہ تم پر آفرین ہو۔ تمھارا یہاں آنا مبارک ہو۔

جنّت کا استقبال کرنا

یہ تصوّر فقر کا خاص طریقہ ہے۔ اس کا ذاکر دائمی طور پر مجالس انبیاء علیہم السلام میں ان کی اَرواح سے ملاقات کرتا ہے۔ بعض کا اسے علم ہو جاتا ہے اور بعض کا علم نہیں ہوتا۔ جنہیں جانتا ہے وہ اللہ کے دوست ہیں۔ جلالیّت کے ذکر سے جوش و خروش میں ہیں۔ جنہیں نہیں جانتا وہ قبار الٰہی کے نیچے چھپے ہوئے ہیں۔

حدیثِ قدسی میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَایَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ۔

میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اسم اللہ ذات کے تصوّر کرنے والے سے نارِ جہنم ستّر سال کی راہ کے برابر دُور بھاگتی ہے۔ اور اسی سال کی راہ کے برابر جنت اس کے استقبال کے لیے آتا ہے۔

اقسامِ تصوّر

اسم اللہ ذات کا تصوّر چھ اقسام میں منقسم ہے:۔

پہلی قسم:۔ اسم اللہ۔

دوسری قسم:۔ اسم للّٰہ۔

تیسری قسم:۔ اسم لہٗ۔

چوتھی قسم:۔ اسم ھُو۔

پانچویں قسم:۔ اسم محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمّد رسول اللہ۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

معصیّت کی پوشیدگی

جب طالب اللہ تبارک وتعالیٰ اور پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ہر ایک نام اور کلمہ طیبہ میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام گناہ اسم ذات کے نُور میں پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ مرتبہ اسے حاصل ہوتا ہے جو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه۔ یعنی جب فقر تمام ہوتا ہے تو وہی اللہ ہے۔ کے درجہ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔

موت سے پہلے موت

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

مرنے سے قبل مر جانے

کا مطلب یہ ہے موت کے بعد کے حالات زندگی ہی میں اس پر طاری ہو جائیں. یعنی وقت نزع، حساب کتاب، ثواب عذاب، پل صراط سے گزرنا. جنت میں آنا. حضور سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ہاتھ مبارک سے حوض کوثر میں شرابًا طہورا پینا. اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پانچ سو سال سر سجدہ میں رکھنا. اور پھر حضور نبیٔ غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت میں صف بستہ ہو کر جہان پر روحانی کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر کرنا اور دیدار الٰہی کے دیدار سے مشرف و معزز ہونا. ظاہری آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی آنکھ سے دائمی طور پر دیدار حق تعالیٰ میں محو رہنا. یہ مراتب اُس شخص کے ہیں جسے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ کا درجہ حاصل ہو. نیز وہ مرنے سے پہلے مر گیا ہو. یہ سب کچھ کامل مرشد اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے حاضرات و تصور سے دکھا دیتا ہے. سروری قادری جامع مرشد ایسا ہی ہونا چاہیئے.

کلیدِ رحمت کا انکشاف

عزیزی! انسان اُس وقت تک ذاکر نہیں کہلا سکتا جب تک ذکر کی کلید اُس کے ہاتھ میں نہ ہو. ذکر کی کلید اسم اللہ ذات کا تصوّر ہے. اس کلید سے اس قدر اور ایسا ذکر منکشف ہوتا ہے جو شمار سے باہر ہے. اس کے بال علیحدہ علیحدہ ذکر میں ایسا جوش و خروش دکھاتے ہیں کہ اس کا چمڑا گوشت، ہڈیاں اور مغز سب کچھ اَللہ ھُوَ اَللہ ھو کہنے لگتا ہے. یہ نشانیاں اُس شخص کی ہیں جسے اسمِ اللہ ذات کا تصوّر حاصل ہے کہ اس کے مغز و پوست میں اسم اللہ سرایت کیے ہوئے ہوتا ہے. نیز ذکر مندرجہ ذیل چار علامات میں منقسم ہے.

ذکر کی پہلی علامت

پہلی علامت یہ کہ ذکر فنافی اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہو۔

ذکر کی دوسری علامت

دوسری علامت یہ کہ اسے دائمی حضوری مجلس محمدی کی حاصل ہو۔

ذکر کی تیسری علامت

تیسری علامت یہ کہ ماسوی اللہ سے بالکل تعلق قطع کیے ہوئے ہو۔

ذکر کی چوتھی علامت

چوتھی علامت یہ کہ بقاباللہ کے منصب پر پہنچ گیا ہو۔
یہ چاروں مراتب حسب ذیل چار ذاکرین سے تعلق رکھتے ہیں :۔

پہلا ذکر

پہلا ذکر خفیہ عین العیانی، جس سے نفس فنا ہوتا ہے۔

دوسرا ذکر

دوسرا ذکر سلطانی، اس سے رُوح کو خوشی ہوتی ہے۔

تیسرا ذکر

تیسرا ذکر قربانی، اس سے دل کو زندگی نصیب ہوتی ہے۔

چوتھا ذکر

چوتھا ذکر مجموع العلم ذکر حی قیوم۔ جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے راز (بھید) منکشف ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ربوبیت کا مشاہدہ ہوتا ہے، اس کا حساب کب مرقوم کیا جا سکتا ہے۔

وجود کی مختلف کیفیات

جو شخص ذکر کی وجہ سے دیوانہ اور مست ہو جائے اس کے بدن کو چھوڑ۔ اگر اس کا بدن آگ سے زیادہ گرم معلوم ہو تو جان لو کہ وہ بدن الا اللہ کی معرفت کے مشاہدہ میں ہے۔ اگر اس کا وجود ایسا ہے جیسا مردوں کا تو جان لیجئے کہ اولیاء وانبیاء کی مجلس سے مشرف ہے۔ یہ مراتب توحید کے ہیں۔ جس شخص کا وجود گرم نہ رہے نہ سرد اور چیختا پکارتا اور روتا ہے تو جان لیجئے کہ وہ اہلِ تقلید ہے۔

بارگاہِ ربوبیت میں مقبولیت کا راز

جاننا چاہیئے کہ جب دل حرکت میں آتا ہے تو صاحبِ دل اسم اللہ کے تصوّر سے دل کے سر پر اسم اللہ ذات کا نقش دیکھتا ہے۔ جس کے ہر حرف سے سورج کی مانند روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ اس نور میں دل گھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے ارد گرد نور ذات کی تجلیاں ہوتی ہیں۔ اُس وقت یا اللہ یا اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارنے لگتا ہے۔ جب سالک اسمِ اللہ ذات کا تصوّر کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء میں توحید ہی توحید ہوتی ہے۔ پھر وہ موت وحیات میں توحید سے نہیں نکل سکتا۔ دائمی طور پر بارگاہِ خداوندی میں اس سے کلام کرتا رہتا ہے۔

اور ہمیشہ مجلس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف رہتا ہے۔ دونوں عالم دیکھتا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب سالک اسم اللہ ذات کا تصوّر کرتا ہے۔ تو اس کو راگ رنگ اور حسن وغیرہ کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ خواہ لحن داؤدی اور حسن یوسفی ہی کیوں نہ ہو۔ الست بربکم کی آواز اور تجلی انوار پر لٹو ہوتا ہے۔ جب سالک للّٰہ لہ کا تصوّر کرتا ہے۔ تو وہ اسے صاف بنا کر معرفتِ توحید میں لے جاتا ہے اور دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر بنا دیتا ہے۔

جَلَّ جَلَالُہٗ
اَللّٰہُ
جَلَّ جَلَالُہٗ

وہ دونوں عالم سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔ نفس و شیطان کو قتل کر ڈالتا ہے اس وقت اس کا نفس قلب کا لباس زیب تن کرتا ہے اور قلب رُوح کا اور رُوح سر کا لباس زیب تن کرتا ہے۔ اور چاروں ایک ہو جاتے ہیں۔ تب اسے فنا فی اللہ کا منصب حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ لَہٗ ہے۔

اہل دعوت کی علامات کا انکشاف

جو شخص اسمِ ہُو کا تصوّر کرتا ہے۔ علم دعوت شروع ہی میں اس کو صاحبِ حضوری بنا دیتا ہے۔ تلاوتِ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآنی آیات پڑھنے کا یہی مطلب ہے۔

اہلِ دعوت کی چند علامات یہ ہیں :۔

۱۔ اہلِ دعوت حافظ ربانی ہوتا ہے۔

۲۔ اہلِ دعوت کا دل زندہ اور نفس مردہ ہوتا ہے۔

۳۔ اہلِ دعوت کی رُوح کو راحت و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ جو شخص اس طریقہ سے دعوت پڑھتا ہے وہ قبور کا عامل اور حضور میں کامل ہو جاتا ہے۔

۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میم سے معرفتِ الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

۶۔ حرف حؔ سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔

۷۔ دوسرے میم سے دونوں جہان کا نظارہ دکھائی دیتا ہے۔

۸۔ حرف دؔ سے تمام مقاصد رونما ہوتے ہیں۔

یہ چاروں حروف کفّار و یہود کے قتل کے لیے تیغ برہنہ ہے۔
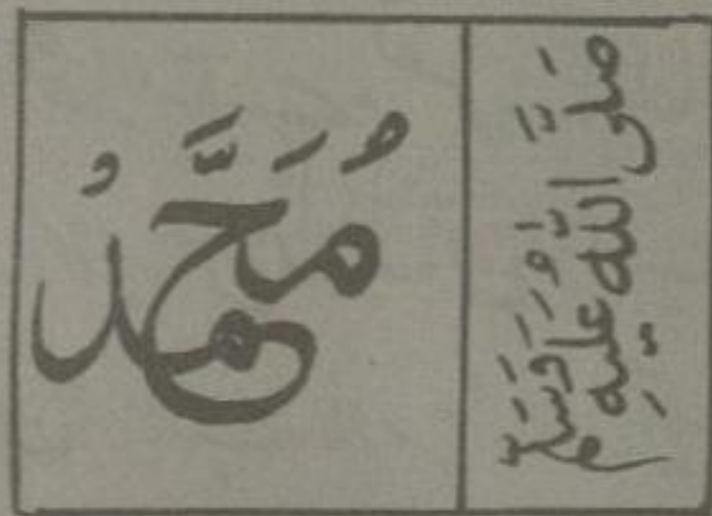
جو شخص اس فقر کا تصوّر کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسے دنیا و آخرت کے تمام خزانوں کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ جس شے کو ہونے کے لیے کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے اَمر سے ہو جاتی ہے۔ جب وہ اسمِ فقر کا تصوّر کرتا ہے تو اُسے سلطان الفقر کہتے ہیں۔ اس سے جز و کل کی جمعیّت نصیب ہوتی ہے۔

وہ اسمِ فقر یہ ہے :۔ ص۴۳ پر ملاحظہ ہو۔
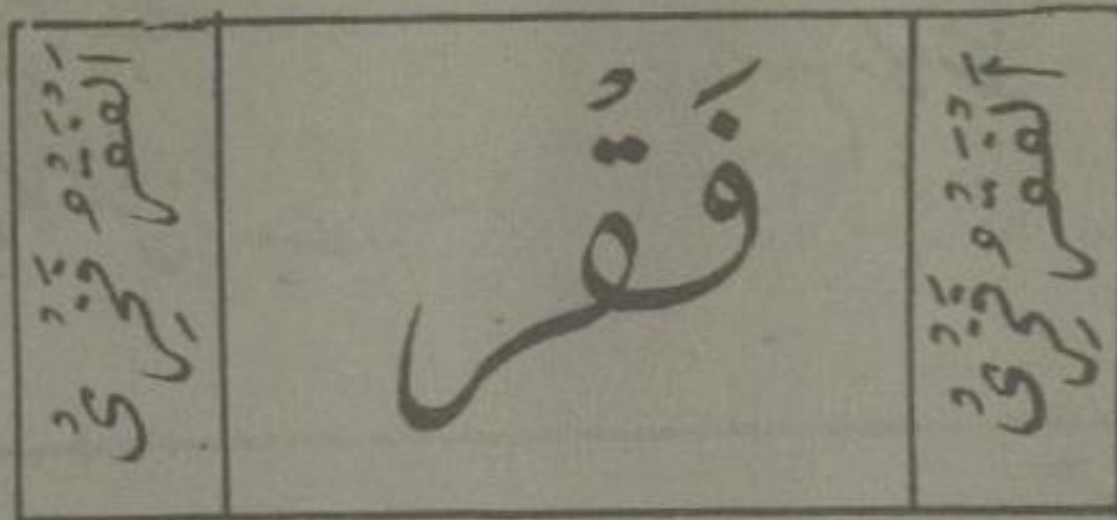
جو شخص حضور اللہ کے قرب سے اس طرح کی توجہ کا عالم ہے تو اس کی توجہ محشر تک باز نہیں رہتی۔ دائرہ دماغ یہ ہے:۔
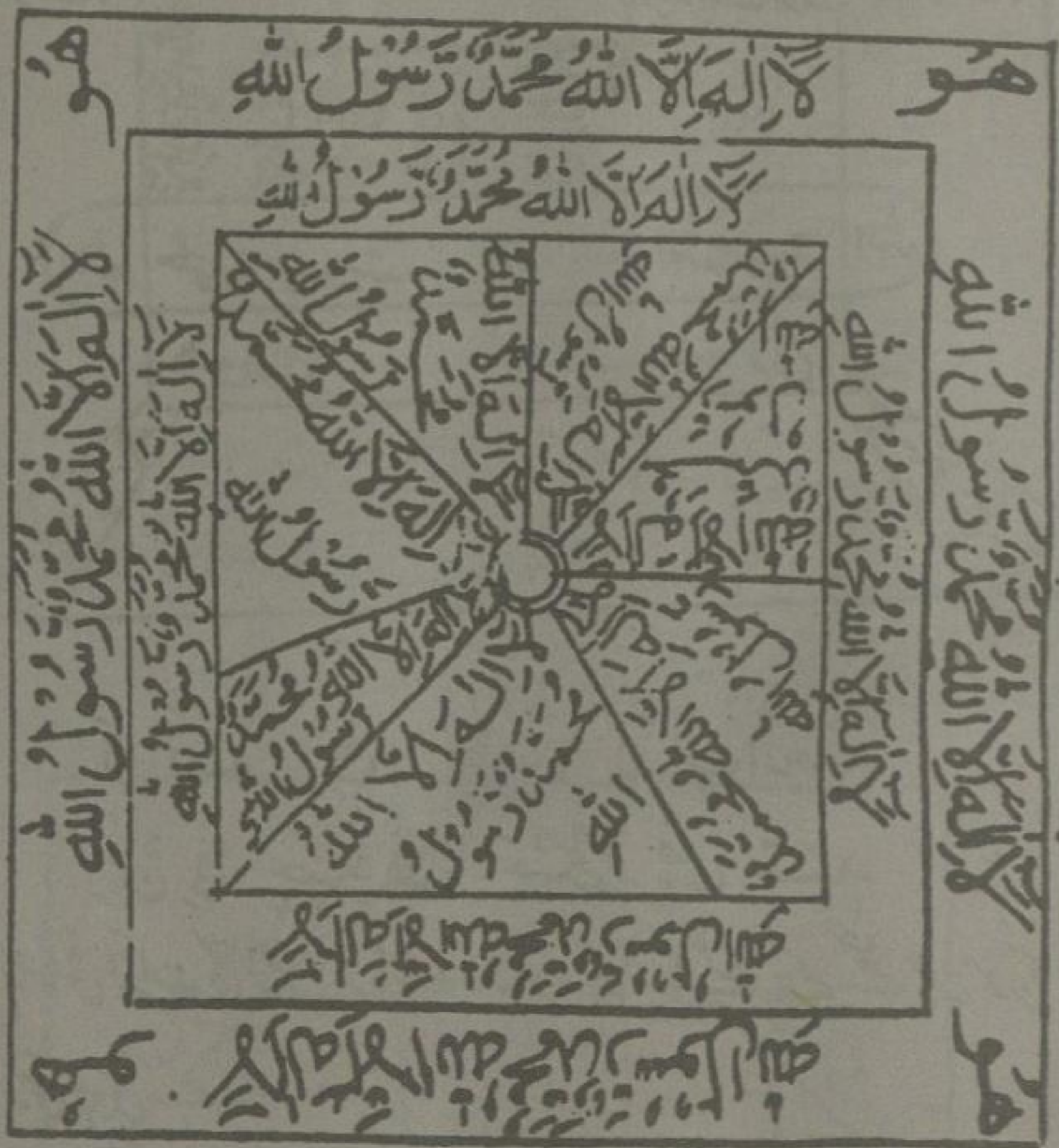
جاننا چاہیئے کہ اسم اللہ ذات اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تصور سے علم روشن اور واضح ہو جاتا ہے علم ظاہری یعنی عبادات و معاملات اور علم باطن یعنی معرفت توحید۔ نور ذات کے

مشاہدات۔ کیونکہ علم دو ہی رہیں :۔

۱۔ علم معاملہ　　　　۲۔ علم مکاشفہ

ان تینوں کے تصوّر کا نقش یہ ہے :۔
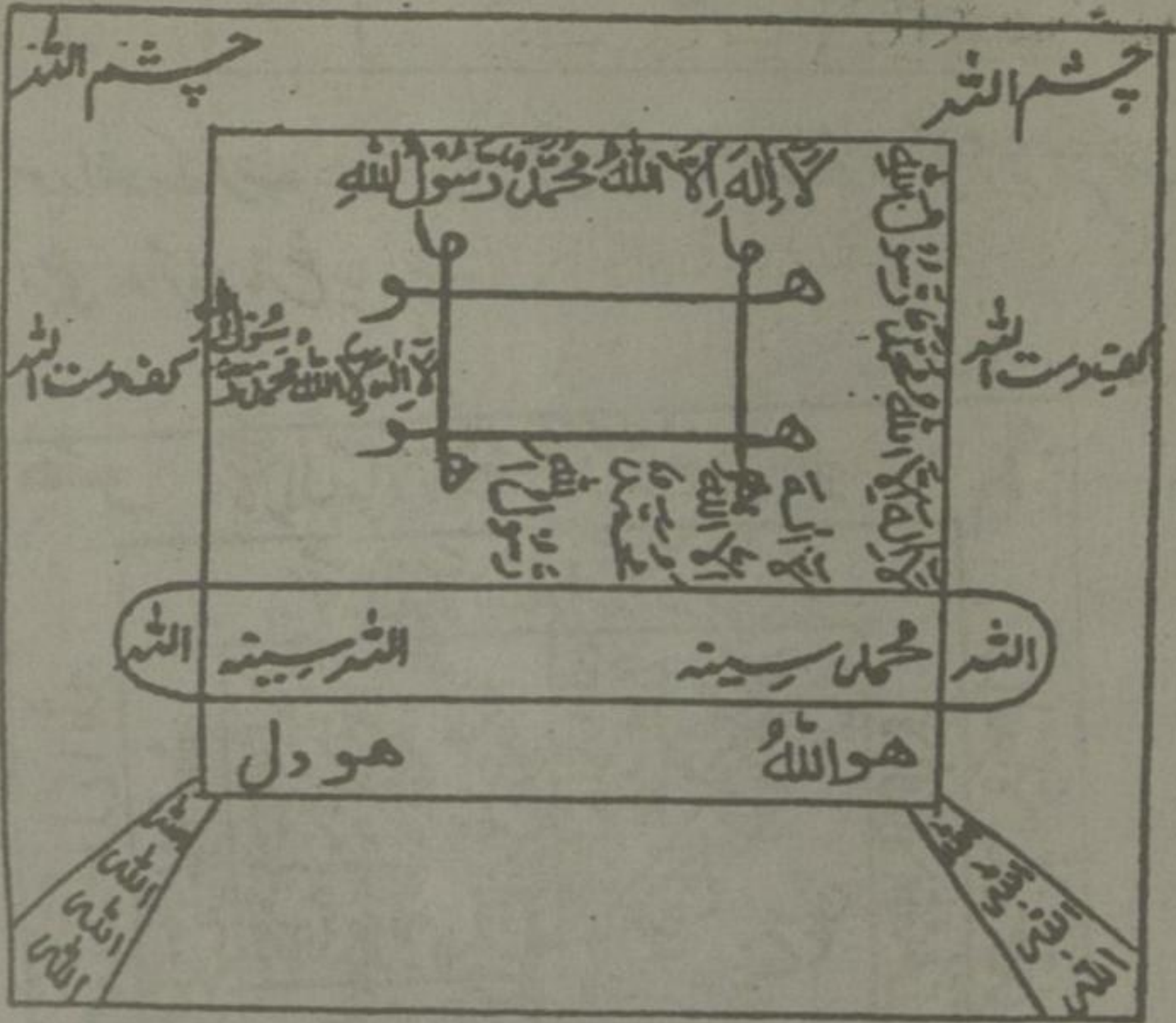
لَا تَقُمْ فِیْ حِرْصِ لَذَّاتِ الْجَسَدِ
اِنَّ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدِ

تمام جسمانی لذّات کی حرص پر آمادہ نہ رہو۔ کیونکہ ایسے کے گلے میں مونج کی رسّی ہوتی ہے۔

اَیُّھَا الْمَذْکُوْرُ فِیْ قَیْدِ الذُّنُوْبِ
اَیُّھَا الْمَحْرُوْمُ مِنْ سِرِّ الْغُیُوْبِ

اے معصیت کی قید میں پھنسے ہوئے اور اے غیب کے رازوں سے محروم۔

قُمْ تَوَجَّهْ شَطْرَ اِقْلِیْمِ النَّعِیْم
وَاذْکُرْ اَلْاَوْطَانَ وَالْعَهْدَ الْقَدِیْم

اُٹھ کر جنتی نعماء کی طرف توجہ کر اور پرانے اقرار اور حقیقی وطن کو یاد کر۔

مختلف اسماء کی مختلف کیفیات

مندرجہ بالا اسماء مبارکہ مختلف کیفیات پر مشتمل ہے :۔

۱۔ اسمِ اَللّٰہ اسم اعظم ہے۔
۲۔ اسم لِلّٰہ اسم اعظم ہے۔
۳۔ اسم لَہٗ اسمِ مکرّم ہے۔
۴۔ اسمِ ھُوْ اسمِ عظمت ہے۔

ان اسمائے مبارکہ سے بیک وقت اللہ تعالیٰ کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ ان سے پہلے ہی روز حضور پُرنور کا منصب حاصل ہوتا ہے۔ جو رجعت وغم سے پاک ہے۔ وہ تمام اسماء مبارکہ دائرہ ہذا میں مرقوم ہیں :۔

جو شخص ان اسمائے مبارکہ کا ذاکر ہے اس کا دل ذکرِ تصدیق سے اس طرح زندہ ہو جاتا ہے کہ وہ موت وحیات دونوں میں زندہ رہتا ہے۔

کیفیاتِ ذکر

مختلف اقسام کا ذاکر مختلف منصب پر فائز ہو جاتا ہے:۔

ذاکرِ رُوح

رُوح کے ذاکر کو اولیائے کرام اور انبیائے عظام علیہم السّلام کی دائمی مجلس حاصل ہوتی ہے۔ ایسا ذاکر نفسانی مجلس سے بیزار ہوتا ہے۔

ذاکرِ سر

سر کے ذاکر پہ ظاہر و باطن میں تجلیاتِ مشاہدہ رحمت کی بارش کی مانند برستی ہے۔

جب چاروں ذکر بیک وقت کھل جاتے ہیں تو عارف باللہ اور خاکسار فقیر ہو جاتا ہے۔

محرم ذات کے کمالات

جاننا چاہیئے کہ جب اسم اللہ ذات کا متصوّر اس کے حروف کے تصوّر میں غرق ہوتا ہے۔ جن میں سے ہر حرف ارض وسماوات، عرش و کرسی، لوح و قلم سے زیادہ وسیع ہے بلکہ دونوں جہان سے زیادہ وسیع ہے۔ اس پر معرفت مطلق، توحید، فنا فی اللہ، بقا باللہ، تجرید اور تصرّفات کے مقامات منکشف ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اسم اللہ ذات کا محرم ہو جاتا ہے اس کی ذات مطلق ذات میں مل جاتی ہے

جو شخص اسم اللہ ذات کی معرفت میں محو ہو جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ اسے بروزِ محشر حساب کا ڈر نہیں رہے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

خبردار! تحقیق اولیاء اللہ کو کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

جو شخص اسم اللہ ذات کی معرفت کا محرم ہو جاتا ہے دنیا و آخرت کی تمام چیزیں اس پر منکشف ہو جاتی ہیں۔ گو مخلوق اسے حقیر اور بُرا خیال کرتی ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اور اسے معرفتِ ربانی حاصل ہو جاتی ہے اور تمام انبیاء و اولیاء کی ارواح اُس کی مشتاق ہو جاتی ہیں۔ ایسا عارف عارف باللہ ہوتا ہے۔

عارف باللہ کون؟

یاد رہے کہ عارف باللہ وہ شخص ہے کہ جو کام وہ کرتا ہے یا جو وہ آرزو کرتا ہے امرِ الٰہی اور حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی اجازت سے کرتا ہے۔ اس کے دینی و دنیوی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتے حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ہر حال میں ہر قال میں، ہر فعل اور ہر قول میں اسے وصالِ معرفتِ خداوندی ہوتا ہے۔ ان کا وصل اسم اللہ ذات کا تصوّر ہے۔ ایسے لوگوں کا ہر فعل اصل مطلق کا وصال ہے۔ اگرچہ ان کا فعل مخلوق کے نزدیک معصیت ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقی میں ثواب کا سبب اور درست ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ کہف میں حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہم السلام

کی حکایت سے ظاہر ہے کہ ظاہری طور پر حضرت خضر علیہ السلام کا کشتی توڑنا، دیوار گرانا اور بچہ کو قتل کرنا معصیت تھا۔ لیکن حقیقت میں بالکل صحیح تھا۔ اسی لیے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اب میری اور تیری نہیں بنتی۔

جاننا چاہیئے کہ مخلوق کی کوئی شے توحید اور آیاتِ قرآنی سے باہر نہیں۔ تمام خشک وتر اسی میں ہے۔

معرفتِ خداوندی سے دُوری

جاننا چاہیئے کہ بعض بزرگوں نے بارہ یا چالیس سال ریاضت کر کے لوحِ محفوظ کا مطالعہ کیا۔ عرشِ اعظم تک رسائی حاصل کی۔ اور اس سے اُوپر ہزاروں مقامات طے کر کے غوثیت و قطبیت کا درجہ حاصل کر لیا۔ پھر ان کے شمار سے باہر مرید ہوئے۔ منصب اور مال و دولت مل گیا۔ کشف و کرامات کا ظہور ہونے لگا۔ موکل اور جن ان کے ماتحت ہو گئے۔ تو اُنہوں نے جان لیا کہ اب ہم عارف ہو گئے۔ بعض بزرگ قلبی ذکر کے باعث لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں اور اسی کو توحید الٰہی اور معرفت کہتے ہیں۔ بعض کا دماغ ذکرِ روحانی کی وجہ سے حرکت میں آتا ہے تو وہ تجلّیٔ رُوح کو ہی توحید الٰہی اور معرفت خیال کرنے لگتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک مرتبہ کے کئی درجات ہیں۔ اور یہ مراتب و درجات اہل تقلید کے ہیں۔ فقرِ محمّدی علیہ الصّلوٰۃ و السّلام اور معرفت اور توحید باری تعالیٰ سے دُور ہوتے ہیں۔

معرفتِ الٰہی کا انکشاف

یاد رہے کہ معرفتِ الٰہی توحید، قربِ توحّد اور مشاہدۂ حضور کا یہ مطلب

ہے کہ جب طالب اللہ اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا تصوّر کرتا ہے تو کلمہ طیبہ اور اسمِ ذات کے ہر ایک حرف سے سورج کی مانند نُور نکل کر اسے خود میں لپیٹ کر حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک میں لے جاتا ہے۔ حضور جس سے مراد لامکان ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدّ نظر ہے۔ وہاں دریائے وحدت لہریں مارتا ہے۔ ان لہروں میں سے وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ کی بلند آواز نکلتی ہے۔ دریائے توحید کے دوسرے کنارے پر نُورِ الٰہی پہنچا ہُوا دیکھ کر عارف ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو حضور نبیؐ کریم رؤف و رحیم شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والتسلیم اپنے مبارک ہاتھ سے ان کی گردن پکڑ کر دریائے وحدت میں پھینک کر غوطہ زن کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو توحید کے غوطہ خور کہتے ہیں۔ ایسے لوگ فنا فی اللہ کے منصب پر پہنچ جاتے ہیں۔ بعض غوطہ زن ہو کر سالک مجذوب ہو جاتے ہیں اور بعض مجذوب سالک صاحب اہلِ توحید ذات اور منصب ذات میں پردے میں رہتے ہیں۔ جو لوگ لامکان تک رسائی حاصل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نُور توحید کے دریا میں ہم غوطہ لگا آئے ہیں۔ جب اس کی مثال ہی نہیں ملتی کیونکہ لامکان ایک غیر مخلوق شے ہے تو پھر اس کا نام لامکان کیونکر رکھ سکتے ہیں۔ صرف اس لیے اسے لامکان کہتے ہیں کہ وہاں نہ دنیا کی گندگی ہے نہ خواہشاتِ نفس۔ وہاں تو دائمی طور پر بندگی (عبادت) میں غرق رہتے ہیں۔ شیطان کبھی بھی لامکان تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

پس تم جدھر دیکھو اللہ ہی نظر آتا ہے۔

لامکان میں جس جانب بھی دیکھو گے نورِ توحید ہی نظر آئے گا۔

یہ مناصب حضور نبیؐ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اور شریعت مطہرہ اور کلمۂ طیبہ لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کی رفاقت و برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ لامکان کی تحقیق ہے۔ جو شخص اس میں شک کرے وہ کافر اور دین سے خارج ہے۔

چہار ذکر کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ جب تک طالب کا وجود چار ذکر، چار فکر، چار مراقبہ سے پختہ نہ ہو جائے۔ اس کا وجود مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قابل نہیں ہوتا۔

چار ذکر مختلف اقسام میں منقسم ہیں:۔

ذکر کی پہلی قسم

ذکر کی پہلی قسم ذکر زوال ہے جس کو شروع کرتے ہی ہر ادنیٰ و اعلیٰ مخلوق کے رجوع کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ طالب و مرید کثیر و بے شمار ہو جاتے ہیں۔ جب ذکر زوال اپنی انتہا تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو تمام مرید و طالب پھر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذکر و فکر سے ہزاروں بار استغفار ہے صرف وہی طالب اور مرید صادق قائم رہتا ہے جو انتہا تک رسائی حاصل کر چکا ہو اور جسے معرفت و وصالِ خداوندی ہو۔

ذکر کی دوسری قسم

ذکر کی دوسری قسم ذکر کمال ہے۔ اس ذکر کو شروع کرتے ہی ملائکہ رجوع

کرتے ہیں کہ فرشتے اور کراماً کاتبین ارد گرد رہتے ہیں اور بُرے بھلے کی اطلاع دیتے ہیں۔ معصیت سے باز رکھتے ہیں۔

ذکر کی تیسری قسم

ذکر کی تیسری قسم ذکرِ وصال ہے، اس ذکر کو شروع کرتے ہی اولیائے کرام اور انبیائے عظام کی باطنی مجلس حاصل ہوتی ہے۔ اس ذکر کے اختتام پر ذکر چہارم۔

ذکر کی چوتھی قسم

ذکر کی چوتھی قسم ذکرِ احوال ہے۔ جب ذکرِ احوال شروع ہوتا ہے تو اس ذکر سے نُورِ تجلیات اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مناصب حاصل ہوتے ہیں۔
پھر چاروں ذکر کے بعد فکر ہوتے ہیں۔ ان کے بعد وجود حضور نبیؐ پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلسِ پاک کے لائق ہوتا ہے۔

اعضاء کا پُر نُور ہونا

جاننا چاہیئے کہ جس شخص پر تلقین تعلیم اور ارشاد کا اثر نہ ہوتا ہو اس کا دِل اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر میں مشغول نہ ہوتا ہو۔ اسم اللہ ذات اس کے قلب پر نہ ٹھہرتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اپنے وجود پر اسم اللہ ذات کے تصوّر کی مشق کرے۔ یعنی آنکھوں، پیشانی، زُبان دونوں کانوں قالب اور سینہ، دونوں ہتھیلیوں ناف اور دائیں بائیں، آگے پیچھے اسم اللہ ذات اور اسم محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم کی مشق کرے۔ سر اور دماغ میں اسمِ ہُو کی مشق کرے۔ اگر اس طرح تمام وجود میں وہ اسمِ ھُوْ کی مشق کرے گا تو اس کے تمام اعضاء پُر نُور ہو جائیں گے۔ اور اس کے

وجود پر اسم اللہ ذات غالب آجائے گا۔ اور اس پر پورا پورا اُترنے لگے گا۔

محبوب خدا کا حقیقی عمل

اگر کسی شخص کا ارادہ ہو کہ مجھ سے ایمان کسی حالت میں بھی جُدا نہ ہو بلکہ بکثرت منور رہے۔ اور بالکل زائل نہ ہو۔ اور ہمیشہ کے لیے معرفت اور مشاہدہ خداوندی حاصل ہو تو اس پر لازم ہے کہ دائمی طور پر اسم اللہ ذات کا تصوّر کرے۔ کیونکہ حضور نبی کریم و ما ارسلناک الا رحمۃً للعالمین سلطان الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمدؐ مصطفیٰ محبوب خدا علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء دائمی طور پر اسم اللہ ذات کے تصوّر میں غرق رہتے تھے۔ اگر کسی شخص کے وجود میں اسم اللہ ذات قرار نہ پکڑے تو اس پر لازم ہے کہ وہ لیل و نہار تفکّر سے اپنے دل، اپنے سینے، اپنے دماغ اور اپنی آنکھوں پر اسم اللہ ذات تحریر کرے۔ چند یوم کے بعد اسم اللہ ذات اس کے ساتوں اعضاء پر غالب آجائے گا۔ اور سر سے پاؤں تک تجلیاتِ ذات لہریں مارے گی۔ تو اسم اللہ ذات وجود میں اس طرح قرار پکڑے گا کہ پھر اس سے کبھی جدا نہ ہوگا۔ جو شخص سر اور دماغ میں یہ مشق کرے گا۔ سر سے پاؤں تک تمام وجود نُور ہو جائے گا۔ اس کا باطن آباد ہو گا۔ جو کچھ دیکھے گا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے دیکھے گا۔ نُور کا مشاہدہ کر سکے گا۔ اسے دائمی حضوری اور آگاہی کہتے ہیں۔ اس مقام تک رسائی حاصل کر کے عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا کا علم ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس قسم کا قربِ حضور اللہ کی توجہ کا عالم ہے۔ اس کی توجہ قیام تک باز نہیں رہتی۔ دماغ کا دائرہ صـ۵۳ـ پر ملاحظہ کیجئے۔

جس شخص کا نفس سرکش ہو۔ اور اس کی خواہشات شیطان کی مرضی کے مطابق ہوں۔ یا ظاہر میں مفلس ہو، دل غنی نہ ہو۔ اسے باطن میں حضور نبی پاک صاحبِ لولاک سلطان الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی مجلس پاک کی حاضری حاصل نہ ہو۔ فقر و فاقہ، گدائی اور درویشی میں گھبرایا ہوا ہو۔ فقر اضطراری میں گرفتار ہو۔ یا جو کوئی کسی کامل کے پاس جائے اور وہ اسے کہہ دے کہ تو اس کے لائق نہیں تو واصل حق نہیں ہو سکتا اور اُس کا دل ٹوٹ جائے۔ یا جو ہمیشہ سے بیمار ہو۔ اور مرض سے گھبرا گیا ہو۔ اسے نیند نہ آتی ہو۔ اور اسے حکیم اور طبیب لاعلاج قرار دیتے ہوں۔ یا کوئی شخص دعوت خوانی سے رجعت میں گرفتار ہو کر دیوانہ ہو گیا ہو یا کوئی فقیر اعلیٰ منصب سے اُدنیٰ منصب پر گر گیا ہو۔ یا سلک سلوک کا دروازہ بند ہو گیا ہو۔ یا کوئی شخص اس کا ایسا دشمن ہو کہ وہ دوست نہ ہوتا ہو۔ اور مخلص نہ بنتا ہو

یا جس طالب پر مرشد ناراض ہو کر اس سے سب کچھ سلب کر لے۔ اور وہ دیوانہ ہو جائے یا کسی سے دعوت رواں نہ ہوتی ہو۔ اور ذکر کی قبض بسط اور سکر و صحو سے نجات نہ ہوتی ہو۔ یا جو خواب اور مراقبہ میں اچھے حالات نہ دیکھتا ہو۔ اور بدعتیوں کی مجلس میں بیٹھتا ہو۔ جس پر نیند غالب ہو۔ اور اس کا قلب بیدار نہ ہوتا ہو۔ یا جو بدکاری اور شراب نوشی نہ چھوڑ سکتا ہو۔ ان مذکورہ بالا باتوں کا صرف یہ ایک علاج ہے کہ اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تصوّر سے ہر ایک کو دُور کرے۔

چہار دریا کی تخلیق

جو شخص دعوت اہلِ قبور جانتا ہے۔ وہ ہر ایک کو اپنے منصب پر پہنچا کر اس کی مطلب بر آری کر سکتا ہے۔ اسے عام الناس حکیم مطلق کے خاص خزانوں اور دین و دنیا کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات کا تصوّر وحدانیت ہے یہ علم باری تعالیٰ ہے۔ ریاضت سے ہاتھ نہیں آتا۔ یہ فیض و فضل خداوندی ہے۔ جو مجاہدہ اور مشاہدہ کے بغیر ہے۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کرم ہے۔ محنت نہیں ہے۔ سراسر معرفت و محبّت ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت ہے۔ یہ راہ ذکر و مذکور سے نہیں بلکہ قربِ حضور ہے۔ یہ راہ اللہ تعالیٰ کا لطف اور اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے۔ فکر سے نہیں، فنائے نفس ہے۔ یہ راہ اولیاء اللہ کا شرف ہے۔ اس سے دنیا طلبی مراد نہیں ہے۔ توحید خداوندی میں مستغرق ہونا ہے۔ یہ راہ دعوت نہیں بلکہ جمعیت ہے۔ اس سے ذات و صفات کے تمام مقامات کا انکشاف ہوتا ہے۔ جب ناف سے قلب و دماغ تک تفکر کی انگشت سے ستّر مشقیں تصوّر کی کرے تو اس سے تمام جزو کل واضح ہو جاتا ہے۔ اور وجود نورِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء سے منوّر ہو جاتا ہے۔ یہی نور جمعیت کا

اصلی مقصد، معرفت و توحید معبود ہے۔

اسم اللہ ذات کے تصوّر سے چار حروف سے چار دریا پیدا ہوتے ہیں:۔

حروف کا پہلا دریا

حروف کا پہلا دریا دریائے توکل ہے۔

حروف کا دُوسرا دریا

حروف کا دوسرا دریا دریائے ترکِ دنیا ہے۔

حروف کا تیسرا دریا

حروف کا تیسرا دریا دریائے معرفتِ خداوندی ہے۔

حروف کا چوتھا دریا

حروف کا چوتھا دریا دریائے توحید ہے۔

جو شخص ان چاروں دریاؤں میں غوطہ زن ہوتا ہے وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب قادری عارف باللہ کے ہیں۔ جو ذاکر ہوتا ہے اور اس میں نور الہدیٰ کی طاقت ہوتی ہے۔ ؎

کسے را تصوّر بتاثیر شُد
کہ غالب بہ کونین او می رشد

جس شخص پر تصوّر کرتا ہے وہ کونین کا غالب سردار اور پیشوا ہو جاتا ہے۔

کہ روشن تصوّر بہ از آفتاب!
جمالش نماید شود بے حجاب

روشن تصوّر سورج سے بہتر ہوتا ہے اور اس سے بے حجاب
جمال نصیب ہوتا ہے۔

تصوّر کے غلبہ سے نفس غلام، مغلوب اور فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ اور وجود میں باتیں کرنے لگتا ہے۔ توجّہ اور تصوّر سے نفس خود کو پہچان کر بود سے نابود ہو جاتا ہے۔

حضور سید العالمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا۔

یعنی جس نے نفس کو فانی سمجھا اس نے اپنے رب تعالیٰ کو باقی سمجھا۔ تصوّر کے غلبہ سے قلب کو قوت قدرت قرب و ہدایت حاصل ہوتے ہیں۔ اور رُوح کو ذاتِ خداوندی کی لذّت نصیب ہوتی ہے۔ نفس کی قید سے رُوح کو رہائی حاصل ہوتی ہے۔ تصوّر کے غلبہ سے تمام انوار الٰہی کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ تصوّر کے غلبہ سے لایحتاج اور بے نیاز فقیر بن جاتا ہے۔

اقسام تصوّر

جاننا چاہیئے کہ تصوّر تین اقسام میں منقسم ہے:۔

تصوّر کی پہلی قسم

اسم اللہ ذات کا تصوّر۔

تصوّر کی دوسری قسم

اسمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور

تصوّر کی تیسری قسم

کلمۂ طیبہ لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ کا تصوّر

تصوّر سے پہلے دو علم واضح ہوتے ہیں :۔

۱۔ علمِ ظاہر یعنی عبادت و معاملات کا علم۔

۲۔ علم باطن یعنی معرفتِ نور ذات کا علم۔

اللہ   لِلّٰہ   لَہٗ   ھُوْ

لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کفِ دست۔

یہ تصوّر مشکلات کا حل ہے۔ جو شخص اس قسم کی توجہ جانتا ہے وہ عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک اپنا ہاتھ پہنچا سکتا ہے۔ اہلِ تصور فقیر ہر ملک ولایت کا سردار ہوتا ہے۔ اور تمام بندوبست اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ وہ مالک الملک اور صاحب اختیار ہوتا ہے جسے چاہے بادشاہی دے۔ جسے چاہے ملک سے نکال دے۔ یہ خدمات اہل ذات کے سپرد ہوتی ہیں۔ جیسا کہ فقیر باہو فنافی ہو۔ فقر کے تمام خزانے اور دولت اس نقش سے معلوم ہوتے ہیں۔ یقین کیجیے یہی نقش تاج الانبیاء ہے۔

تاج الانبیاء کا نقش صہ ۵۸ پر ملاحظہ کیجیے۔
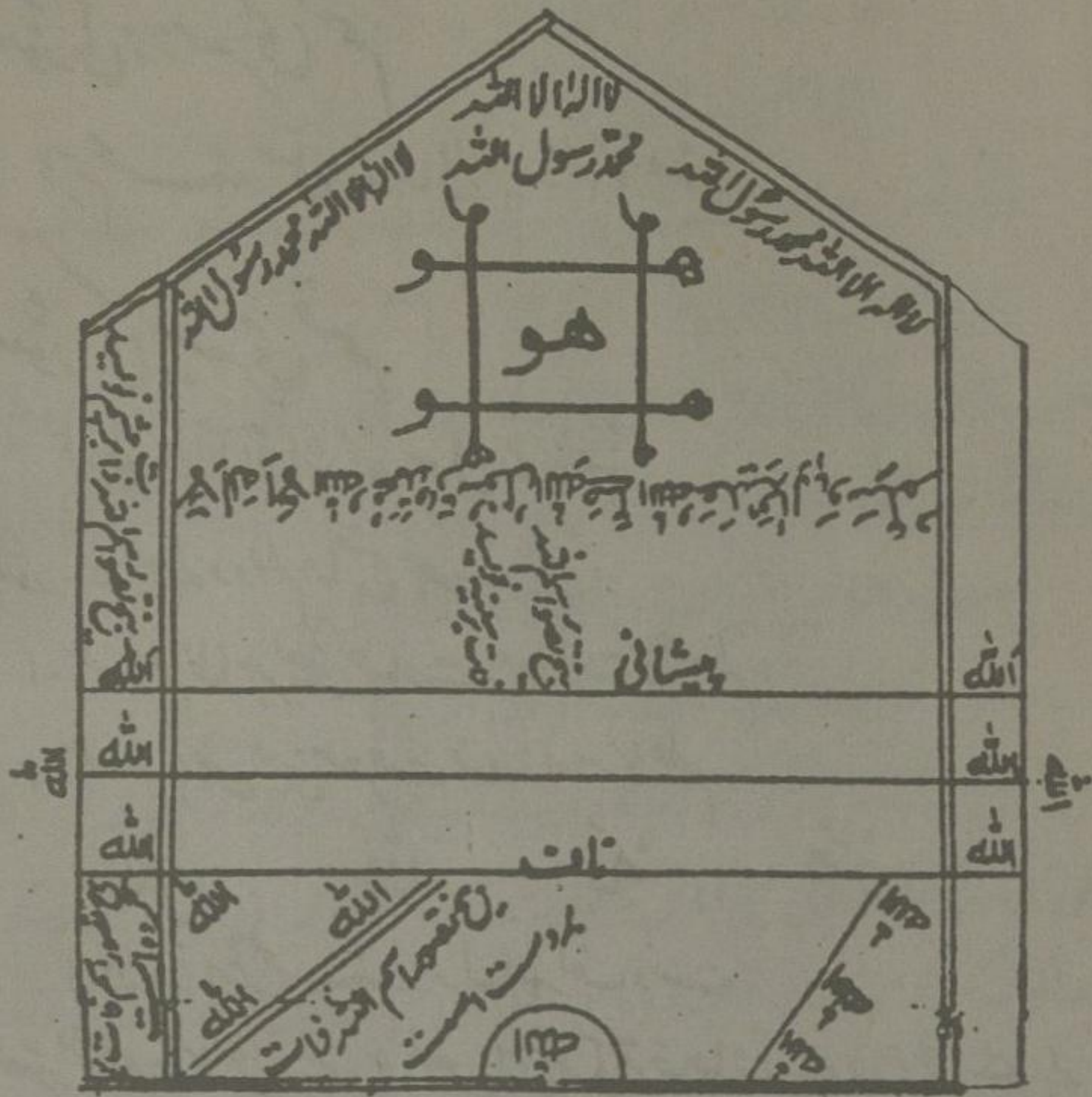
جو شخص تمام عمر یا کم از کم ایک مرتبہ اس نقش کو تفکر و تصوّر سے اپنے وجود میں مرقوم کرتا ہے تو اسم ذات اس کے وجود سے قیامت تک جُدا نہیں ہوتا۔ اور ایسا اثر کرتا ہے کہ اس کی زندگی اور موت برابر ہو جاتی ہے۔ جو شخص اس نقش کو دماغ پر تحریر کرتا ہے اس پر اسرارِ محبت اور مشاہدہ حضوری منکشف ہوتے ہیں۔ اور اسے مراقبہ میں معراج اور ملاقات ہوتے ہیں۔ یہ علم سینہ بہ سینہ ہے۔

اسم اللہ ذات کے اس نقش سے پاکیزگی نفس، صفائی قلب، ضیائے رُوح اور سر کو تجلی ہوتی ہے۔ نقش یہ ہے۔

نقش ص ۵۹ پر ملاحظہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلام قولا من رب الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ لِلّٰہ لہٗ ھو
رجا
سرہ
خوف
تنفقوا مما تحبون

اللہ
ھو
لِلّٰہ

دائرہ دماغ یہ ہے

دماغ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

سینہ
اَللہُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللہِ

قلب
اَللہُ

پہلو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

پہلو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

شکم
اللہُ

زیرناف
اَللہُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

چوتھا باب

حقیقتِ مراقبہ

مراقب اور مراقبہ میں امتیاز

مراقبہ قلب کی نگہبانی کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ قلب میں غیر حق یعنی ماسوی اللہ کچھ بھی داخل نہ ہو۔ نفسانی خطرات اور شیطانی حیرانی و پریشانی کا سبب ہوتے ہیں۔ غرضیکہ ماسوی اللہ جو کچھ بھی ہے اس سے حیرانی و پریشانی لاحق ہوتی ہے۔
مراقبہ سے انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے اور اسے مشاہدہ خاص ہوتا ہے۔
مراقب وہ شخص ہوتا ہے جو غیر حق کو محو کر کے یعنی خطرات کی نفی کر کے اللہ تعالےٰ کے ذاتی نام کا تصور کرے۔

مراقبہ سے انسان محبوب و محرم راز ہو جاتا ہے۔ اگر حضور پُر نُور صاحبِ یوم النشور احمدِ مجتبیٰ حضرتِ محمدؐ مصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ والثناء کی مجلسِ پاک کا مراقبہ کیا جائے تو انسان کو تجلیاتِ ذات حاصل ہوتی ہیں۔

مراقبہ کی تشریح

جب کوئی شخص علم مراقبہ کا مطالعہ کرتا ہے تو اس میں محبّت بڑھتی ہے۔ اور

اس پر سات مجالس کا انکشاف ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے لے کر حضور سیّد عالم نُور مجسم شفیع معظم حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا تک کی تمام اَرواح دکھائی دیتی ہیں۔ یہ علم مراقبہ کا پہلا سبق ہے۔

مراقبہ کی مندرجہ ذیل اہم خصوصیات یہ ہیں،۔

مراقبہ کی پہلی خصوصیّت

مراقبہ سے انسان محرمِ اسرار ہو جاتا ہے۔

مراقبہ کی دوسری خصوصیّت

مراقبہ اسم اللہ ذات کے حضور کے مشاہدات دکھاتا ہے۔

مراقبہ کی تیسری خصوصیّت

مراقبہ لامکان میں پہنچاتا ہے۔

جو شخص ذکر و فکر میں دم کو رو کے وہ حیوان پریشان اور نادان ہے۔ اسے مراقبہ کی قدر ہی نہیں۔

جو شخص اسم اللہ ذات کا تصوّر، توجّہ اور مراقبہ کرتا ہے۔ موت کے منصب کے حالات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی وقت نزع۔ منکر نکیر کے سوال و جواب، بروز محشر کا حساب و کتاب، پل صراط پر سے گذرنا، جنّت میں داخل ہونا، حور و قصور کا دیکھنا، اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہونا۔ اہلِ مراقبہ کو حق الیقین کا منصب عطا ہوتا ہے ؎

گر بگویم شرح ایں احوال را
ہر یکے عبرت خورد مردِ خدا

اگر میں ان احوال کی شرح کروں تو ہر ایک اللہ کے بندے کو عبرت ہو جائے۔

مراقبہ کی چوتھی خصوصیّت

مراقبہ ایمان کا جوہر ہے۔ اس سے اہل مراقبہ مقربِ خداوندی ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ مراقبہ چہار اشیاء سے تعلق رکھتا ہے جو صرف چار میم ہیں:۔

مراقبہ کی پہلی شے

پہلا مراقبہ محبت ہے۔ اس سے اسرارِ خداوندی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ بات بھی اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاصل ہوتی ہے۔

مراقبہ کی دوسری شے

دوسرا مراقبہ معرفت ہے۔ اس سے توحیدِ الٰہی کا نُور ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بات بھی اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاصل ہوتی ہے۔

مراقبہ کی تیسری شے

تیسرا مراقبہ معراج ہے۔ اس سے دلی نماز منکشف ہوتی ہے۔ اور ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ ذوق و فرحت حاصل ہوتی ہے۔ تمام جسم زندہ ہو جاتا ہے۔ ہر بال یَا اَللہ یَا اللہ پکارنے لگتا ہے۔ یہ بات بھی اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاصل ہوتی ہے۔

مراقبہ کی چوتھی شے

چوتھا مراقبہ مجموعۃ الوجود ہے۔ اس مراقبہ سے تمام وجود سر سے لے کر پاؤں تک مشاہدہ میں گِر جاتا ہے اور مراقِب نفس اور شیطان پر غالب آجاتا ہے۔

یہ مراقب جب تک ہر ایک ولی اور نبی سے ملاقات نہیں کر لیتا تب تک مراقبہ نہیں چھوڑتا۔ خواہ عوام النّاس کی نظروں میں وہ وقت ایک لمحہ ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ ستّر سال کے مساوی ہوتا ہے۔ اس قسم کے مراقب کے وجود کے ہر عضو سے ستّر ہزار نورانی صورتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتی ہوئی ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ جب مراقب مراقبہ ترک کرتا ہے تو وہ اشکال پھر اپنے حقیقی مقام پر چلی جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ شخص مراقبہ کر رہا ہے۔ اور بعض کو پتہ ہوتا ہے کہ مراقبہ نہیں کر رہا۔ یہ مراقبہ اسم ھُوْ سے تصوّر سے ہوتا ہے۔

چہار ذکر کا انکشاف

یاد رہے کہ اسمِ ھُو سے چار ذکر کھلتے ہیں جنہیں غرق حضور کہتے ہیں:-

پہلا ذکر

پہلا ذکر۔ ذکرِ حامل ہے۔ یہ مرشدِ کامل سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا ذکر

دوسرا ذکر۔ ذکرِ سلطانی ہے۔ اس سے انسان نفسانی خواہشات سے نکل کر لاہوتِ لامکانی میں پہنچ جاتا ہے۔

تیسرا ذکر

تیسرا ذکر قربانی ہے۔ اس ذکر کے باعث انسان شیطانی خطرات سے بچ جاتا ہے۔

چوتھا ذکر

چوتھا ذکر۔ ذکر خفی ہے۔ اس ذکر باعث ذاکر مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں دائمی طور پر مشرف ہو جاتا ہے۔

جو ان اذکار کا عالم نہیں اس کا مراقبہ مردود ہے۔ اور اس کا مراقبہ مردود ہے اور اس کا طالب مردار۔ دنیاوی خطرات کے باعث اس کا دل سیاہ ہوتا ہے دنیادار کو قربِ خداوندی حاصل نہیں ہوتا خواہ دنیا میں وہ کتنا ہی صاحب مرتبہ ہو اور صاحب روضہ اور صاحبِ خانقاہ ہو۔

جس شخص کی نظر آخرت کے ملک پر ہوتی ہے۔ وہ نفس اور شیطان سے فارغ ہو جاتا ہے۔ وہ صاحب وصفِ کریم ہے۔ اللہ کافی ہے باقی خواہشات ہے۔

مراقبہ کے مراتب کا عالم صاحب مراقبہ ہی ہوتا ہے۔ اس کے مراتب بہت بڑے ہیں چنانچہ یہی صراطِ مستقیم اور ہدایت کا راستہ ہے۔ یہی راستہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے۔

اسم اللہ ذات کے بغیر مراقبہ صحیح نہیں ہے۔ یہی مراقبہ خاص الخاص اور اصلی بنیاد ہے۔ یعنی اسم اللہ ذات کا مراقبہ۔ اگر یہ مراقبہ ذکر فکر اور تسبیح سے کیا جائے تو اس سے معرفتِ خداوندی اور مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے ملاقات ہوتی ہے۔ جس میں یہ دو وصف

نہ ہوں سمجھ لیجیئے کہ اس کا مراقبہ غلط ہے۔ اسے مراقبہ کرنا ہی نہیں آتا۔

مراقبہ کے کمالات

مراقبہ مندرجہ ذیل کمالات کا حامل ہے:۔

۱۔ مراقبہ نفس و شیطان سے بچاتا ہے۔

۲۔ مراقبہ دنیاوی پریشانی اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے۔

۳۔ مراقبہ منزل بہ منزل لے جاکر مقامِ غرق الا اللہ اور مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پہنچا دیتا ہے۔

۴۔ اگر مراقبہ درست طریقہ سے کیا جائے تو آپ جس وقت چاہیں مجلسِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵۔ مراقبہ سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

۶۔ مراقبہ سے باطن آباد ہوتا ہے۔

پوشیدہ چیزوں کا راز

جاننا چاہیئے کہ تین چیزیں کبھی پوشیدہ نہیں رہتیں۔ خواہ انھیں ہزاروں پردوں میں پوشیدہ کیا جائے۔

پہلی چیز

پہلی چیز سورج ہے۔

دوسری چیز

دوسری چیز دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو ہے۔

تیسری چیز

تیسری چیز معرفتِ خداوندی ہے۔

مراقبہ کی حقیقی منازل سے دستبرداری

جاننا چاہیئے کہ:۔

۱۔ جو شخص مراقبہ یا خواب میں جا کر بہشتی کھانا کھائے۔

۲۔ جو شخص جنّتی نہر سے پانی پیئے۔

۳۔ جو شخص حور و قصور کا مشاہدہ کرے۔

تو جب صاحب مراقبہ مراقبہ سے فارغ ہوگا تو تمام عمر اسے خورد و نوش کی حاجت نہ ہوگی۔

صاحبِ مراقبہ کے وجود میں بھوک و پیاس کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ تمام عمر اس کی آنکھوں میں نیند نہیں آئے گی۔ خواہ لوگوں کو دکھانے کے لیے آنکھیں بند کرے۔ تمام عمر ایک ہی وضو سے گزار دے گا۔ اس کے بدن میں بندگی کی ایسی قوت و طاقت پیدا ہو جائے گی کہ شب و روز مسلسل اس میں مصروف رہے گا۔ صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے خورد و نوش کرے گا۔ اس کے لیے سردی اور گرامی مساوی ہوں گے۔ دونوں ہی سے اسے لذّت حاصل ہوگی۔ یہ درویش کے نہایت اَدنیٰ اوصاف ہیں۔ فقیر ایسے اوصاف و مناصب سے شرماتا ہے۔ یہ باتیں فقرِ محمّدی صلّی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہیں۔ یہ خواہشاتِ نفسانی کا نتیجہ ہے۔ فقر کا انتہائی منصب یہ ہے کہ مراقبہ یا خواب میں دیدارِ خداوندی سے مشرف ہوتا ہے۔ اس کے وجود میں توحید و معرفت اور اسم اللہ ذات کے

ذکر و تصور کی بنار پر ایسی آگ پیدا ہو گی کہ شب و روز مساوی رہے گی۔ ایسا شخص نفس پر قہر و غضب کرے گا۔ بدن پر شریعت کا لباس زیب تن کرے گا۔ اور یہ حدیث پڑھے گا:

تَفَکَّرُوْا فِیْ لِقَآءِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

اس کے دیدار کے بارے میں تفکر کرو۔ اس کی ذات کے بارے میں تفکر نہ کرو۔

معرفت و توحید کی حقیقت

اللہ تبارک و تعالیٰ کی معرفت اور توحید نعمتِ عظمیٰ ہے۔ بے مثل و بے مثال ہے۔ ذکر کی آگ سے وجود نور کی طرح ہو جاتا ہے۔ جو اعضار کو اسطرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ خشک ایندھن کو جلا دیتی ہے۔ اگر اس جلالیت حضوری کی آگ ایک ذرہ زمین و آسمان پر نظر کرے تو سب کچھ جل جائے۔ انسان کی ہمت پر آفرین ہے کہ جلتا ہے اور دم نہیں مارتا۔ اور محشر تک اس آگ میں جلے جاتا ہے۔ اس محنت سے بڑھ کر کوئی سخت محنت نہیں۔ بعض انسان مراتب پر پہنچ کر کافر و مشرک ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنوں، دیوانے اور بعض مجذوب۔ لیکن جو شخص اس بوجھ کو اُٹھا لیتا ہے۔ وہ شریعت کا لباس زیبِ تن کر کے باخبر اور ہوشیار رہتا ہے۔ مخلوق کو تکلیف نہیں دیتا۔ ہزاروں اس آگ میں جلتے ہیں۔ ان میں سے شاذ و نادر کوئی ایک آدھ معرفت الٰہی بارانِ رحمت سے سرد ہوتا ہے اور محبوب کے منصب تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ یہ قال میرے حال پر صادق آتا ہے۔ اللہ کافی ہے باقی خواہشات ہے۔

اللہ کی پاکیزگی بیان کرنا

جاننا چاہیئے کہ زمین و آسمان کا ہر طبقہ بغیر سہارے کھڑا ہے۔ یہ قیامت تک اسم اللہ ذات کی طرف متوجہ رہیں گے۔ ارض و سماوات میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے :۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

جو کچھ ارض و سماوات میں ہے وہ قدوس صاحب حکمت بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہے۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

تحقیق ہم نے امانت کا بوجھ زمین و آسمانوں اور پہاڑوں کے پیش کیا تو انہوں نے مارے خوف کے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ لیکن انسان نے اس بوجھ کو اٹھالیا۔ بیشک یہ ظالم و جاہل ہے۔

سنیئے! یہ امانت کا بوجھ واقعی بہت بھاری ہے۔ اسے وہی اٹھاتا ہے جو اس کا اہل ہے۔ پس جبکہ زمین و آسمان اور پہاڑ اس کے اٹھانے سے عاجز آ گئے تو بیچارے کمزور انسان کی ہمت تھی کہ اس بوجھ کو اٹھاتا۔ اس نے اگر اٹھایا تو

صرف اسم اللہ ذات کی طاقت کے سہارے اُٹھایا۔

ارشاد گرامی ہے:۔

لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَاْوٰی اِلَّا اِلَی اللّٰہ

ماسوی اللہ کوئی جائے بازگشت اور جائے پناہ نہیں۔

سے ظاہر ہے۔

سر تن سے جُدا ہونا

جاننا چاہیئے کہ خواب کے حالات سے مراقبہ کے حالات زیادہ درست اور پُر زور ہوتے ہیں۔ خواب سے تو انسان بیدار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جس پر مراقبہ غالب ہو وہ مقامِ مشاہدہ میں ایسا مستغرق ہوتا ہے کہ اگر اس کا سر تن سے جُدا کر دیا جائے تو بھی اسے خبر نہیں ہوتی۔ اس لیے پتہ چلا کہ مراقبہ بمنزلہ موت ہے۔ جس میں حضور میں جواب باصواب ملتا ہے۔ مراقبہ اور معرفت ان عارفین کو حاصل ہوتی ہیں جن کے ہر فعل سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔

اے نفس مطمئنہ! تو راضی خوشی اپنے رب کی جانب لوٹ آ۔ میرے بندوں میں شامل ہو کر جنت میں داخل ہو۔

اسرارِ الٰہی سے محرم ہونا

مراقب اسرارِ الٰہی کا محرم ہوتا ہے۔ مراقب کے لیے سونا جاگنا برابر ہے

وہ ماسوی اللہ دیکھنے سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ محبانِ صادق کو مراقبہ سے معرفت و محبتِ خداوندی اور حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔

مراقبہ کے سبب مردہ دل مردود اور محروم شخص بھی زندہ دل اور رازدان ہو جاتا ہے۔

مراقبہ سے اہلِ ایمان کو حضور سیدِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم احمد مجتبیٰ حبیبِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی ہمیشہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ ؎

دوم مداد گر اید کسے بخدمت شاہ
سوم بر آئینہ دروے کند بلطف نگاہ

اگر کوئی شخص دو دن بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو تو تیسرے روز کسی شک و شبہ کے بغیر اس پر نگاہِ لطف و کرم کرے۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

نماز اہلِ ایمان کے لیے معراج ہے۔ دل کی حضوری نماز کے بغیر صحیح نہیں ہے۔

عارف باللہ کے لیے مراقبہ اور معرفتِ خداوندی دو پر اور بازو ہیں۔ اس کی نظر دائمی طور پر اللہ تعالیٰ پر رہتی ہے۔

مراقبہ کی بہت سی اقسام ہیں۔ ان سب کی غرض و غایت اور طریقہ یہ ہے کہ جب انسان آنکھ بند کر کے اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو باطن میں دار الفناء سے پرواز کر کے دار البقاء میں اس طرح پہنچتا ہے کہ گویا جان کنی کی حالت اس پر طاری ہوتی ہے اس وقت غاسل اسے آکر غسل دیتا ہے۔ لوگ جمع ہو کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد سر میں ایک سفید ہڈی ہے جو زمین و آسمان سے وسیع ہے۔ اس ہڈی میں وسعتِ روحانی لاکر فرشتوں کے ستر ہزار سوالات کے جواب ہوتے ہیں پھر قبر میں اُتار کر لحد میں رکھا جاتا ہے۔ اور لحد زمین و آسمان سے کشادہ ہوتی ہے۔ منکر نکیر اُٹھا کر بٹھاتے ہیں۔ اس سے سوال کرتے ہیں۔ ان کے جواب دے کر ان سے نجات پاتا ہے تو منکر نکیر کہتے ہیں۔ آرام و سکون سے سو جا۔ پھر رومان نامی ایک فرشتہ آکر اسے بیدار کرتا ہے۔ انگشت کو قلم کف کی سیاہی اور منہ کو دوات بنا کر کفن کے کاغذ پر اس کے اعمال درج کر کے تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال کر غائب ہو جاتا ہے۔ قبر میں ہزاروں سال رہ کر جب اس کے کان میں اسرافیل کی کرنا کی آواز آتی ہے۔ تو تمام مخلوق گھاس کی طرح زمین سے اُگ کر میدانِ محشر میں جمع ہوتی ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں اعمال نامہ ہوتا ہے۔ اعمال کا وزن ہو جانے کے بعد پلصراط سے گزر کر بندگانِ الٰہی کے ساتھ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ وہاں حضور سید العالمین شفیع المذنبین علیہ افضل التحیۃ والتسلیم کے مبارک ہاتھ سے شراباً طہورا کا ساغر پی کر کلمہ طیّبہ پڑھتا ہے۔ پھر پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجدہ میں رہ کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ اللہ ربّ العزۃ تبارک و تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف و معزّز ہوتا ہے۔ جب دیدارِ خداوندی سے مشرف ہو جاتا ہے تو بیہوشی سے ہوش میں آجاتا ہے۔ وہ بے مثل و بے مثال غیر مخلوق کی مثال نہیں ہو سکتی۔ پھر جب باطن میں متوجہ ہوتا ہے تو دیدار کی لذّت سے مشرّف ہوتا ہے۔ ایک لحظہ کے لیے بھی دیدار سے نہیں رکتا۔ اگرچہ ظاہر میں عام لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ یہ مراتب قبل ان تموتوا والے شخص کے ہیں جو مرنے سے پہلے مر گیا ہو۔ اور واصل اور عارف باللہ ہو۔ اور فقر کے انتہائی مراتب پر رسائی حاصل کر چکا ہو۔ اور فقر میں جب انتہائی مراتب پر

پہنچ جاتا ہے۔ تو ذات میں ذات مل جاتی ہے۔ یہ مرتبہ کلامِ الٰہی اور شریعت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

جو شخص اپنے رب کو پہچان لیتا ہے اُس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

جو شخص یہاں اندھا ہے وہ عقبیٰ میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

یہ مرتبہ اُن علماء کا ہے جو فقراء کے طالب و مرید ہیں۔ ؎

خندہا بر سینۂ صافاں می زنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خند خود کند

تو صاف باطن لوگوں کا مذاق اڑاتا ہے۔ ذرا ہوش سے کام لے۔ کیونکہ جو شخص شیشہ پر ہنستا ہے وہ گویا خود پر ہنستا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

قوم کا سردار فقراء کا خادم ہوتا ہے۔

جب قوم کے سردار کی یہ حالت ہو تو دوسروں کی کیا ہستی ہے کہ فقراء کے سامنے دم مار سکیں۔ اگر ایسا کریں گے تو دونوں جہان میں خراب ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور بندوں کے مابین صرف پیاز کے چھلکے کے برابر پردہ ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے ورنہ ذات خداوندی تجھ سے بے پرواہ ہے۔

جاننا چاہیئے کہ انسان اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا۔ اس لیے کوئی کام اس

کی مرضی و خواہش کے مطابق نہیں ہوتا۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے :۔

فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ

حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

اس لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے تمام اُمور سپردِ الٰہی کر دو۔ اور خود اپنا دخل چھوڑ دو۔

ارشادِ باری تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم ہے :۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

میں اپنا کام سپردِ الٰہی کرتا ہوں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظر رکھتا ہوں۔

خاموشی کی مہر لگانا

جاننا چاہیئے کہ اللہ رب العالمین جلّ مجدہ الکریم بے مثل و بے مثال ہے۔ زندہ اور قائم ہے۔ اس لیے انسان اللہ ربّ العزت تبارک و تعالیٰ کو اپنی صورت میں سمجھ کر پوجا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مخلوق نہیں ہے۔ جو شخص خواب یا مراقبہ میں رویت دیکھ کر مجذوب ہو جائے تو جب بیدار و ہوشیار ہو گا تو رویتِ خداوندی کے نُور سے اس کے وجود میں ایسی گرمی پیدا ہو گی کہ جل کر خاک ہو جائے گا۔ یا اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگ جائے گی۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے :۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

جس نے اپنے رب کو پہچانا اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

یا شب و روز سجدہ سے سر نہیں اُٹھائے گا۔ بدن پر شریعت کا لباس زیبِ تن کرے گا

اور شریعت میں کوشش کرتا رہے گا۔

اللہ کا کافی ہونا

یاد رہے کہ رویت الٰہی کے وقت عارف باللہ اور واصل کو اللہ تعالیٰ کو اس قدر نعمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ جو وہم و فہم میں نہیں سما سکتیں، یہ مرتبہ اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ کے حاضرات سے حاصل ہوتا ہے۔ کلمہ طیبہ کا طریقہ ایک مسلّمہ اور محقق بات ہے۔ قلب کا راز، آواز، مقام، سوال اور ہے اور حال اور ہے۔ اور روح کا مقام اور حال اور ہے۔

نفس کی آوازہ دنیا کا علم ہے۔ اس کا مقام لالچ ہے۔

قلب کی آواز ذکر اس کا علم شوق و محبتِ الٰہی۔ اس کا مقام باطن صفا ہے۔

اب علم، مقام اور آوازہ سے اندازہ کرنا ہے کہ نفس والا ہے، قلب والا ہے یا روح والا ہے۔ اللہ ہی کافی ہے باقی سب خواہشات ہے۔

پانچواں باب

مقاماتِ فنا

فنافی الشیخ فنافی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فنافی اللہ

تین مراتب کا انکشاف

مرید تین مناصب سے گزرتا ہے:۔

۱۔ فنافی الشیخ ۲۔ فنافی محمد ۳۔ فنافی اللہ

۱۔ فنافی الشیخ

فنافی الشیخ: جب شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو جس جانب نظر کرتا ہے شیخ ہی شیخ نظر آتا ہے۔

۲۔ فنافی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرتا ہے تو اللہ کے سوا سب کو ترک کر دیتا ہے۔ جس جانب نظر کرتا ہے اُسے مجلسِ محمدی

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظر آتی ہے۔

۳۔ فنا فی اللہ

فنا فی اللہ۔ جب اللہ کا تصوّر کرتا ہے تو نفس سراسر مردہ ہو جاتا ہے۔ جس طرف نظر کرتا ہے۔ اسم اللہ کی تجلیّات سے مشرف ہوتا ہے اسے لامکان کہتے ہیں اللہ تبارک کو مقام یا مکان سے تشبیہہ دینا کفر و شرک کا سبب ہے۔

قرب کے منصب

جاننا چاہیئے کہ قرب تین مناصب پر مشتمل ہے۔ جو تین صورتوں سے حاصل ہوتے ہیں:۔

پہلی صورتِ قرب

پہلی صورتِ قرب فنافی الشیخ ہے۔

دوسری صورتِ قرب

دوسری صورتِ قرب فنافی اسم اللہ جل جلالہٗ ہے۔

تیسری صورتِ قرب

فنافی اسم محمّد سیّد کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مسئلہ تخلیق محمّدی و کائنات

جاننا چاہیئے کہ تمام مخلوقات نور محمّدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا

ہوتی ہے۔ اور نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نورِ الٰہی سے پیدا ہوا ہے۔

جو مرشد اوّل روز ہی طالب کو حضورِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء کے نورِ وحدانیت میں غرق نہیں کرتا وہ مرشدِ حقیقی نہیں ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے اوّل روز ہی طالب کا نفس پاک، دل صاف، رُوح اور سر مجلّا ہوتا ہے۔ چاروں ایک اور اور متفق ہو کر اصل کی جانب لوٹ آتے ہیں۔ کیونکہ ہر چیز اپنی اصل کی جانب لوٹتی ہے۔

مَردُود و خبیث کون؟

جاننا چاہیئے کہ راہِ سلوک کا آغاز فنا فی الشیخ، متوسّط فنا فی اللہ اور منتہی فنا فی محمّد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے۔ جسے محمّدی حضوری حاصل ہوتی ہے وہ امر بالمعروف بجالاتا ہے۔ جو شخص اَمر بالمعروف بجا نہیں لاتا وہ مردود و خبیث ہے۔

نُور کے شعلہ کا تخلیق ہونا

جاننا چاہیئے کہ جب بلتدی طالب اسم اللہ ذات کو تصوّر و تصرّف میں لاتا ہے اور اسم اللہ ذات کا نقش دل پر جما کر دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دِل کے گرد نور کی شکل کا ایک آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ طالب اسی شعلہ کو تجلی حضور خیال کرتا ہے۔ اس آگ کے شعلہ سے شیطان آواز دیتا ہے کہ میں تیرا ہمراہی ہوں اور تو میرا ہمراہی ہے۔ اب ظاہر و باطن میں عبادت ترک کر دے۔ مجھے اسی تجلّی میں دیکھ۔ اس کے بعد وہی شیطانی آگ ایک بچے کی شکل اختیار کرتی ہے۔ پھر جوان اور پھر بوڑھے کی شکل۔ پھر وہ شیطانی

صورت کہتی ہے کہ یہی بھید ہیں۔ اور یہی فقیر کے مراتب ہیں۔ وہ شیطانی صورت ہر سوال کا جواب دیتی ہے۔ ماضی (گزرا ہوا) حال اور مستقبل (آنے والا) کے بارے میں مفصّل حالات بتاتی ہے۔ لوگ خیال کرنے لگتے ہیں کہ فلاں فقیر کو کشف حاصل ہے یہ استدراج ہے۔ جب ایسی صورت سامنے آئے تو کلمہ طیبہ لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ کا ذکر کرنا اور لاحول پڑھنا چاہیئے۔ اس طرح سے وہ شیطانی صورت دُور ہو جائے گی۔

اس صورت کے دُور ہونے پر اسم اللہ کے حروف میں ایک صورت پیدا ہو گی جو نورانی ہو گی اور قرآن وحدیث کے مطابق ہو گی۔ آمنّا وصدقنا لیکن جس کا ظاہر شریعت اور قرآن حکیم کے موافق نہ ہو گا۔ وہ کذّاب ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

جو باطن ظاہر سے مخالف ہے وہ باطل ہے۔

نسبتِ فنا فی الشیخ

یاد رہے کہ فنا فی الشیخ کا تعلق اسم اللہ ذات، نُور حضور، تجلیات کے مشاہدات اور حضور نبیٔ پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلس پاک سے ہے۔

ہاں فنا فی الشیخ سراسر وساوس واوہام اور خطرہ ہے۔ لیکن فنا فی الشیخ بکثرت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ناقص، نفس پرست اور مغرور شیخ کے مرید ہوتے ہیں۔ اور فنا فی الشیخ مرید بہت کم ہوتے ہیں۔ یہ لوگ روشن ضمیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب حضوری ہوتے ہیں۔ شریعت میں ہوشیار ہوتے ہیں۔

فنا فی الشیخ کی تشریح

شیخ کے تصوّر کی کثرت سے وجود میں ایک نُورانی صورت ظاہر ہوتی ہے۔

وہ صورت کبھی تو شب و روز آیاتِ کریمہ کی تلاوت کرتی ہے۔ کبھی انہیں حفظ کرتی ہے۔ کبھی وہ صورت ذکرِ الٰہی اور کلمہ طیبہ میں مشغول رہتی ہے۔ کبھی علم کی فضیلت بیان کرتی ہے۔ چنانچہ ہمہ قسم کے علوم مثل قرآن وحدیث، تفسیر، فقہ، فرض، واجب، سنّت، مستحب وغیرہ، کبھی ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتی ہے اور ذکر کی آواز صاف صاف سنائی دیتی ہے:۔

سِرُّ هُوَ سِرُّ هُوَ هُوَ الْحَقُّ لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ اِلَّا هُوَ

کبھی وہ صورت ماضی حال اور مستقبل کی حقیقت ظاہر کرتی ہے۔ اکثر وہ صورت شب و روز نماز اور عبادت میں مشغول رہتی ہے۔ دائماً شرع کی پابند رہتی ہے۔ اگر غلطی سے کوئی غیر شرعی بات ظاہر ہو جائے۔ شرک۔ کفر یا بدعت کا کوئی کام کر بیٹھے تو فوراً اس سے استغفار کر لی ہے۔ کبھی وہ صورت معاملات میں نفس کا محاسبہ کرتی ہے۔ اسے کہتی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

جس نے اپنے نفس کو پہچانا گویا اس نے اپنے رب کو پہچانا

جس نے اپنے نفس کو باقی سمجھا اس نے اپنے رب کو باقی سمجھا۔

فنافی الشیخ میں وہ صورت وجود میں غائب ہو جاتی ہے اور گناہ سے توبہ کرتی ہے۔ ایسی صورت صرف تصویر کی صفائی ہے۔ ابتدائی آواز یہ ہوتی ہے:۔

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

یہ صورت نفس کو ملامت کرتی ہے۔ جس سے نفس سرکشی اور ٹیڑھا پن ترک کر دیتا ہے۔ یہ مراتب بھی بچوں کے ہیں۔

یشیخ کامل پر اعتبار کرنے سے الہام و پیغام ہوتا ہے۔ ان سے معرفتِ خداوندی حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی ان علامات سے فقر کی تکمیل ہوتی ہے۔ تو ان پر مغرور نہ ہو۔ اصل راہ اور آگے ہے۔ جسے قربِ خداوندی حاصل ہو اُسے حضوری نُور حاصل ہوتا ہے۔ اس کا باطن آباد ہوتا ہے۔ اور اسے مرشد کامل سے سرور اور شوق نصیب ہوتا ہے۔ ناقص مرشد عورت کی خصلت کا ہوتا ہے۔ بے اثر اور بدعتی ہوتا ہے۔ کسی کام کا نہیں ہوتا۔ نفس کا پجاری ہوتا ہے۔ حرص و ہوا میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایسا مرشد، مرشدِ حقیقی نہیں ہوتا۔ جسے فنانی الشیخ ہونے کا مرتبہ حاصل ہو۔ اگر وہ گناہ کا مرتکب ہونا چاہے تو مرشد کامل کی صورت اسے گناہ سے باز رکھتی ہے۔ قوت کی وجہ سے غلبۂ شہوت کو دُور کر دیتی ہے اور فنانی الشیخ کے مناصب والا ہو جائے تو وہ صورت اسے بحالتِ خواب الّا اللہ کی توحید و معرفت میں غرق کرتی ہے۔ اگر وہ مراقبہ کرے تو وہ صورت اس کا ہاتھ پکڑ کر حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مجلس پاک میں لے جا کر مناصب دلاتی ہے۔ مذکورہ بالا مراتب اُس شخص کے ہیں جو فنانی الشیخ کا درجہ رکھتا ہو۔ ایسے شخص کا باطن صاف ہوتا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ
وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ
لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ
وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَرِضْوَانَكَ۔

وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ مراتب صاف باطن فنا فی الشیخ کے ہیں۔

فنا فی الشیخ کا حقیقی مقام

جب طالب شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو اُسی وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفتِ خداوندی یا مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لے جاتی ہے ایسے شیخ کو یُحیِی وَ یُمیت ۔ زندہ بھی کرتا ہے اور مردہ بھی کرتا ہے۔ کہتے ہیں ۔

فنا فی اسمِ محمد کا حقیقی مقام

جب شیخ فنا فی اسمِ محمد کے مقام پر پہنچا تا ہے تو حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رُوح مبارک صحابہ کرام کی ارواح کے ساتھ نہایت لطف و کرم سے تشریف لاتی ہے۔ صاحب تصور کو حضور نبیٔ غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

خُذْ بِیَدِیْ

میرا ہاتھ پکڑ

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑتے ہی دل معرفت خداوندی سے روشن ہو جاتا ہے۔ جس سے آدمی صاحب ارشاد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے اہل طلب کو مرید بناتا ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے ۔

مَیں اُن لوگوں پہ متعجب ہوں جنہوں نے معرفتِ خداوندی کے نُور کی باطنی لذت کبھی تک نہیں اور فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ ۔ اللہ کی طرف بھاگو ۔ کو فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ

یعنی اللہ کی طرف سے بھاگو۔ جان لیا ہے۔

فنا فی اللہ کا حقیقی مقام

یاد رہے کہ فنا فی اللہ کا حقیقی مقام یہ ہے کہ جو شخص اسم اللہ کا تصوّر کرتا ہے تو اس سے اسے الا اللہ کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کے دل کو غیر حق کا خیال بالکل دُور ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہ توحید و معرفت کے دریا سے پانی پیتا ہے۔ اور سر سے پاؤں تک لباس شریعت زیب تن کرتا ہے۔ دائمی طور پر شریعت و امر بالمعروف میں سعی کرتا ہے۔ جو معرفتِ خداوندی کے اسرار اسے نظر آتے ہیں وہ جہلا کو نہیں بتاتا۔ خبردار ہوتا ہے، بے خبر نہیں ہوتا۔ اور غرور و تکبر کرتا ہے ؎

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفان کے بود ایں خود فروش

جہانتک ہو سکے تو مخلوق سے خود کو پوشیدہ رکھ۔ خود فروش اور خود نما لوگ عارف باللہ نہیں ہو سکے۔

چھٹا باب

مجلسِ مُصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

تجلیاتِ انوارِ الٰہی کا ظہور

جاننا چاہیئے کہ حضور سید العالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ والثناء کی مجلسِ پاک میں داخل ہونے کا یہ منہاج ہے کہ جب طالب اپنے دل پر اسم اللہ کا نقش لکھتا ہے اور نقش بہتر طور پر دل پر قائم ہو جاتا ہے۔ اور باطن میں دل پر اسم اللہ واضح در واضح دکھائی دینے لگتا ہے۔ تو اس سے سورج کی مانند انوارِ الٰہی کی تجلیات کا ظہور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس نور سے نفسانی و شیطانی باطل رات کی تاریک اندھیرا اور سیاہی قلب سے دُور ہو جاتی ہے۔ اس وقت مرشد کے لیے ضروری ہے کہ طالب اللہ کو کہے کہ باطنی تفکر و تصور سے دل کے گرد اسم اللہ کو دیکھ کر بتا کہ اس میں تو کیا دیکھتا ہے۔ اگر طالب دیکھتے ہی باطن میں غرق ہو جائے اور کہے کہ دل کے گرد اسم اللہ ذات کا ایک نہایت وسیع میدان ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ اس میدان میں ایک روضہ نما گنبد ہے۔ جس کے دروازے پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرقوم ہے۔ جب طالب اسمِ اللہ پڑھتا ہے تو اسم اللہ کلمہ طیّبہ کی کلید بن کر اس قفل کو کھول دیتا ہے۔ جب طالب اس روضہ نما گنبد کے اندر داخل ہوتا ہے تو اسے ایک خاص الخاص مجلس دکھائی دیتی ہے۔ اس مجلس میں قرآن مجید، حدیث شریف کا تذکرہ ہوتا ہے۔

مجلسِ محمدی کے سات مقامات

جاننا چاہیئے کہ مجلسِ محمدی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سات مندرجہ ذیل مقامات پر مشتمل ہے:۔

پہلا مقام

مجلسِ محمدی کا پہلا مقام، مقامِ ازل ہے۔

دوسرا مقام

مجلسِ محمدی کا دوسرا مقام، مقامِ اَبد ہے۔

تیسرا مقام

مجلسِ محمدی کا تیسرا مقام، مقامِ دنیا ہے۔
دنیا میں بھی مجلسِ محمدی چار مقامات پر مشتمل ہے:۔

چوتھا مقام

مجلسِ محمدی کا چوتھا مقام حرمِ مدینہ ہے۔

پانچواں مقام

مجلس محمدی کا پانچواں مقام حرمِ کعبۃ اللہ ہے۔

چھٹا مقام

مجلس محمدی کا چھٹا مقام عرش اعظم ہے۔

ساتواں مقام

مجلس محمدی کا ساتواں مقام سمندر میں ہے۔ جسے توحید مطلق کا دریا کہتے ہیں۔ اس میں معرفتِ الٰہی کا نور موجزن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مجلس محمدی لامکان میں بھی ہوتی ہے۔ یہ ہے ذکر کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس قسم کا صاحبِ تصور طالب جس مجلس میں بھی حاضر ہو۔ اس کے باطن پر مراقبہ کے وقت ذکرِ الٰہی ایسا غالب آتا ہے کہ گویا وہ شخص مردہ ہے۔ مجلس میں داخل ہو کر مبتدی کی عام طور پر یہی حالت ہوتی ہے۔ جب ظاہر و باطن دونوں کُھل جائیں تو وہ عارف باللہ منتہی ہو جاتا ہے۔

کامل مرشد کا حقیقی کام

جاننا چاہیئے کہ حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلس پاک ہر جگہ سورج کی طرح منوّر ہے۔ جب تک کوئی باطن والا اور مرشدِ کامل راہنمائی نہ کرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس پاک میسّر نہیں ہو سکتی۔ خواہ تمام عمر وردو وظائف اور محنت و ریاضت میں مشغول رہے۔ مرشدِ کامل بیک لحظہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں پہنچا دیتا ہے۔

حقیقی فقیر کون؟

جاننا چاہیئے کہ اُمت وہ ہے جو پیروی کرے۔ اور پیروی اسے کہتے ہیں کہ حضور سیدِ عالم نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چل کر آپ کی مجلس پاک میں پہنچ جائیں۔ میں اُن لوگوں پر حیران ہوں جو حضوری کی راہ سے واقف نہیں۔ نفس کے پجاری اور خود نما ہیں۔ غرور و تکبر میں رہ کر کسی عارف باللہ سے یہ راہ معلوم نہیں کرتے۔ جاننا چاہیئے جو ھُوْ کا منظور نظر نہیں وہ مومن، مسلمان، فقیر، درویش عالم فقیہہ اور پیر نہیں ہو سکتا۔

سنیئے! حضور پُر نور شافع یوم النشور حبیب خدا احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ والثناء کی حضوری کما حقہٗ ہدایت ہے۔ یہ ہدایت شروع ہی سے ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرَّجُوْعُ اِلَى الْبَدَايَةِ

نہایت کی لوٹ آنے کو بدایت کہتے ہیں۔

پھر ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری مثل نہیں ہو سکتا۔

سنیئے! جو شخص باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پُر نور میں کسی دینی یا دنیوی کام کے لیے عرض کرے اور حضور عالی سے حکم ہو جائے اور صحابہ کرام بھی دعائے خیر پڑھیں۔ اور پھر بھی وہ کام ٹھیک نہ ہو۔ تو جانتے ہو اس

ہیں کیا حکمت ہے۔ سبب یہ ہے کہ طالب خود ابھی انتہائی مراتب پر نہیں پہنچا۔ ابھی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ وہ باطنی نعمت سے خوش وقت ہوگا۔ اس کے لیے قرب کے درجات کی ترقی مبارک ہو۔ اگر طالب جاہل ہے یا مردارِ دنیا کی طلب کرتا ہے تو اسے حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلسِ پاک سے کھینچ کر نکال دیا جاتا ہے۔ یا اسے منصب سے گرا دیا جاتا ہے۔ لیکن جس کا ظاہر و باطن برابر ہو، وہی اس کا منصب ہے۔ وہ ترقی نہیں کرتا۔ جو شخص توحید میں آیا ہے اس پر مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء منکشف ہوتی ہے۔

مقاماتِ مجلسِ محمدی

جاننا چاہیئے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسبِ ذیل نو مقامات پر ہوتی ہے۔

پہلا مقام

مجلسِ محمدی کا پہلا مقام، مقامِ ازل ہے۔

دوسرا مقام

مجلسِ محمدی کا دوسرا مقام، مقامِ ابد ہے۔

تیسرا مقام

مجلسِ محمدی کا تیسرا مقام، مقامِ حرم روضہ مبارک مدینۃ المنورہ ہے۔

چوتھا مقام

مجلسِ محمدی کا چوتھا مقام، مقامِ جبلِ عرفات ہے۔

پانچواں مقام

مجلسِ محمّدی کا پانچواں مقام، مقامِ عرش ہے۔

چھٹا مقام

مجلسِ محمّدی کا چھٹا مقام، مقامِ قابَ قوسین ہے۔

ساتواں مقام

مجلسِ محمّدی کا ساتواں مقام، مقامِ جنّت ہے۔ جو شخص اس مقام پر کچھ خورد و نوش کر لیتا ہے وہ تمام عمر بھوک اور پیاس سے محفوظ رہتا ہے۔ اور نہ اسے نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔

آٹھواں مقام

مجلسِ محمّدی کا آٹھواں مقام، مقامِ حوضِ کوثر ہے۔ جو شخص اس مقام پر حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات کے ہاتھ مبارک سے شرابًا طہورًا پی لیتا ہے تو اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ اور اسے ترک، توکل، توحید، تجرید اور تفرید کا منصب عطا ہوتا ہے۔

نواں مقام

مجلسِ محمّدی کا نواں مقام، مقامِ مشرفِ دیدار غرق فی الانوار۔ جو شخص خود سے فانی ہوتا ہے اسے معرفتِ خداوندی اور فقر کا انتہائی منصب عطا ہوتا ہے۔

جو شخص ان مذکورہ بالا نو مقامات پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلسِ پاک میں دنیا یا اہلِ دنیا کی غرض کے لیے عرض کرے وہ اس مجلس کے منصب سے گرا دیا جاتا ہے اور پھر اسے دنیا دار ہی کر دیا جاتا ہے۔ جس کسی عارف باللہ کو یہ منصب عنایت ہوتا ہے تو اس کی رُوح خوش ہوتی ہے۔ اس کا نفس مٹ جاتا ہے۔

چہار نگاہ کے اثرات

جب کوئی شخص حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلسِ پاک میں داخل ہوتا ہے تو اس کے وجود پر حسبِ ذیل چار نگاہوں کی مندرجہ ذیل تاثیرات ہوتی ہیں:۔

پہلی تاثیر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نگاہِ پاک سے اس کے وجود میں صدق پیدا ہوتا ہے۔ جھوٹ اور نفاق کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

دوسری تاثیر

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ پاک سے اس کے وجود میں نفسانی خواہشات و خطرات بالکل دُور ہو جاتی ہیں۔

تیسری تاثیر

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ پاک سے اس کے وجود میں اَدب و حیا پیدا ہوتے ہیں۔

چوتھی تاثیر

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ پاک سے طالب کے
وجود میں علم ہدایت اور فقر پیدا ہوتے ہیں۔ جہالت اور محبتِ دنیا کا قلع قمع
ہو جاتا ہے۔
اس تمام تاثیرات کے حصول کے بعد طالب اللہ تلقین کے قابل ہو جاتا ہے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے بیعت فرماتے ہیں۔ پھر اسے بے خوف و خطر
اور لازوال مرشدی کا منصب نصیب ہوتا ہے۔

حقیقتِ مجلسِ محمدی

سنیے حضور نبیٔ غیب دان حبیب کردگار، نبیٔ مختار، حبیب لبیب احمد مجتبیٰ
حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء کی مجلسِ پاک ایک قسم کی کسوٹی ہے
بعض طالب جب آپ کی مجلسِ پاک سے مشرف ہوتے ہیں تو وہ اہلِ صفا ہو جاتے
ہیں۔ ان کے صغیرہ وکبیرہ تمام مطالب پورے ہو جاتے ہیں۔ ترک و توکّل اختیار
کرتے ہیں۔ ہمہ وقت توحید میں غرق رہتے ہیں۔ مجلسِ محمدی میں ہمیشہ ادب و
یقین سے حاضر رہتے ہیں۔ بعض کذّاب جب اس مجلس میں حاضر ہوتے ہیں تو
جب اس میں ورد و وظائف قرآن وحدیث کا ذکر ہوتا ہے تو منافق پن کی وجہ
سے اس پر یقین نہیں کرتے اس لیے وہ منکر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
اپنی پناہ میں رکھے۔

وجودِ طالب کی کیفیت

جب مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے طالب کے وجود میں

یہ نیک حالات اور خصائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو وجود کا تانبا اکسیر بن جاتا ہے اور طالب کا وجود مجلسِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبضہ وتصرّف میں ہوتا ہے اس کے تمام کام حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رضا کے مطابق ہوتے ہیں۔ تمام ناپسندیدہ کام ترک کر دیتا ہے۔ تمام ظاہر و مخفی مناصب اس پر منکشف ہوتے ہیں۔ جب عارف باللہ ان مناصب پر پہنچتا ہے تو پھر بڑی دعا کے لیے ہونٹ نہیں ہلاتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے شرم کرتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ اہلِ حضور کو اس قسم کی عرض ومعروض سے کیا تعلق۔ یہ لوگ تو کشف وکرامات کے اظہار سے ہزاروں بار توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ ان کی نظر دائمی طور پر اسم اللہ ذات پر ہوتی ہے۔ اہلِ حضور کو ہمہ وقت مقام توحید ووحدانیت کا خیال رہتا ہے۔ صرف خیال کرتے ہیں۔ مشکل کام حل ہو جاتے ہیں اور واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ خواہ وہ ظاہر ہے یا مخفی ہے۔ اہلِ حضور کو معرفتِ خداوندی، قرب ووصال سے یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ یہ خیال کبھی طالب کو آجائے تو وہ بہت جلد پورا ہو جاتا ہے۔

اہلِ حضور کی نشانی

اہلِ حضور کی نشانی یہ ہے کہ ان کا دل نورِ ذکر میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور دل رب تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے حضور میں رہتا ہے۔ جس کام کا خیال کرتے ہیں وہ بہت جلد ہو جاتا ہے۔ صاحبِ باطن عارف باللہ ہر لحظہ ہر گھڑی حضور میں مستغرق رہتا ہے۔ وہ یادِ خداوندی میں مشغول رہتا ہے۔ ہمیشہ ذوق وشوق میں خوش وخرم رہتا ہے۔ اس کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مومن، مومن ہوتا ہے، اور مومن، مومن کا شیشہ ہوتا ہے۔

صاحبِ قرب کی کیفیت

جاننا چاہیئے کہ باعمل عالم یا ان کے شاگرد ہر شب یا شب جمعہ یا مہینہ میں کسی شب یا سال میں ایک دفعہ حضور سیّد العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دیدارِ پُرانوار سے مشرف ہوتے ہیں۔ بعض اس بات سے واقف ہیں اور بعض ناواقف ہیں۔ عالم اور حافظِ قرآن کا ادب کیا کرو۔ اہلِ ایمان کا یہی طریقہ ہے کہ وہ علماء اور حفاظ کی عزت کرتے ہیں۔ صاحبِ قرب اہلِ معرفت مشاہدہ نورِ حضور میں مستغرق رہتے ہیں۔ جو فقیر اسمِ اللہ ذات کی مشق کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں مشرف رہتے ہیں۔

علاماتِ مجلسِ نبوی

مجلسِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات علامات میں منقسم ہے:۔

پہلی علامت

مجلسِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی علامت یہ کہ حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ وافضل الصلوٰۃ والتسلیم کے بدن مبارک سے کستوری جیسی خوشبو آتی ہے۔ کیونکہ آپ کے بدن مبارک میں نفسِ امارہ بالکل نہیں تھا اس لیے طمع، لالچ اور حرص وہوا مطلق نہیں تھے۔ آپ دائمی طور پر فنا فی اللہ میں مستغرق رہتے تھے۔ آپ عام لوگوں کی طرح پیدا نہیں ہوئے بلکہ آپ کی ولادت باسعادت بھی بے مثل و بے مثال ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نور کے درخت کا ایک پھل حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ کو لاکر دیا تھا۔ اس کے باعث آپ کے بدن پاک

میں خوشبو کا ظہور ہوا۔

دوسری علامت

مجلسِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوسری علامت یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں دل غنی ہو جاتا ہے۔

تیسری علامت

مجلسِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تیسری علامت یہ ہے کہ ہر ایک بات قرآن وحدیث کے مطابق کرتا ہے۔

چوتھی علامت

مجلسِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چوتھی علامت یہ ہے کہ وہ شریعت کا لباس زیبِ تن کرتا ہے۔

پانچویں علامت

مجلسِ نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پانچویں علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت وجماعت پر کاربند رہتا ہے۔

چھٹی علامت

مجلسِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی علامت یہ ہے کہ وہ اہلِ اسلام کو نفع پہنچاتا ہے۔ بے مثل سخاوت کرتا ہے۔

ساتویں علامت

مجلسِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساتویں علامت یہ ہے کہ وہ ظاہر میں لوگوں سے کلام کرتا رہتا ہے لیکن باطن میں فنا فی اللہ میں مستغرق رہتا ہے۔

باہو! ہر کرا از دل کشاید چشمِ نُور
شد حضوری مصطفیٰ دُور از غرور

اے باہو! جس کی دل کی آنکھ نُور حضور سے روشن ہو جاتی ہے اُسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے اور وہ مغرور نہیں رہتا۔

شد حضوری دید روئے مصطفیٰ
شد حضوری غرق فی اللہ باخُدا

وہ حضوری ہو کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھتا ہے۔ اور حضوری ہو کر فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔

عرش کرسی در دل لوح و قلم
ہر کہ دل را یافت آں را نیست غم

عرش کرسی لوح و قلم دل میں ہے۔ جس نے دل کو پا لیا اُسے کوئی غم نہیں۔

فکر را تو اندروں دل گمار
ہر مطلب دین و دنیا بدست آر

تو جب دل کے اندر غور و فکر کرے گا تو دینی اور دنیوی تمام مطالب اس میں سے حاصل کر لے گا۔

ذکرِ دل را نیک تمکیں می کند
انتشارِ قلب را تسکیں دہد

ذکر دل کے منصب کو بڑھاتا ہے۔ اور دل کے انتشار کو تسکین دیتا ہے۔

شو مراتب با تفکر جانِ من
تا شوی حاضر بدرگاہ ذوالمنن

میری تفکر سے مناصب حاصل ہوتے ہیں تو اسی سے بارگاہ ذوالمنن میں حاضر ہو سکے گا۔

حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلسِ پاک سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ سب سے بڑا رکن اور حقیقی قوام مناصب میں ارشاد و تلقین ہے۔

○

ساتواں باب
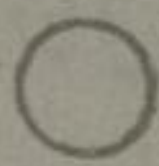
دعوتِ قبور کا اِنکشاف

دعوت کی تشریح

وہ کونسی دعوت ہے جس سے دونوں عالم قبضے میں آجائے۔ وہ کونسی دعوت ہے جس کے پڑھنے سے کافروں، ڈاکوؤں اور دارحرب (لڑائی کا گھر) کا لاکھوں کی تعداد میں لشکر حیران و شکستہ دل ہو جاتا ہے اور دست بستہ حاضر ہو جاتا ہے۔ اور حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کو قبول کرتا ہے۔ وہ کونسی دعوت ہے کہ جس سے قرآن مجید کے پڑھنے سے انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی تمام ارواح اس کے اردگرد حصار باندھ کر اس کی بہبودی کے لیے تیار ہوتی ہیں۔ اس قسم کی دعوت سے تمام سلیمانی ممالک مشرق سے مغرب تک طالب کے قبضے میں آجاتے ہیں۔ ایسے شخص کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں۔ جو شخص زبانِ نور سے اسم اللہ کی دعوت پڑھتا ہے۔ بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رُوح مبارک صحابہ کرام کی اَرواح کے ساتھ پڑھنے والے کے اردگرد

حلقہ باندھ کر اس کی رفاقت و بہتری کے لیے قرآن کی آیات پڑھتے ہیں - ایسی دعوت اگر عمر میں ایک بار بھی پڑھی جائے تو کافی ہے ۔

دعوت کی مزید تشریح

وہ کونسی دعوت ہے کہ جس کو عمل میں لانے دونوں عالم قبضے میں آسکتے ہیں۔ وہ کونسی دعوت ہے کہ قرآن مجید اور اسم اللہ ذات کے پڑھنے سے کفار کے ہزاروں لشکری اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور صلح کر کے خدمت میں حاضر ہو کر بینا ہو جاتے ہیں ۔ وہ کونسی دعوت ہے کہ جس کے پڑھنے سے دین کے تمام دشمن پاگل ہو جاتے ہیں ۔ تمام لشکر کو اپنے آپ کی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ نہ اسے ہتھیار یاد رہتے ہیں نہ گھر بار یاد رہتا ہے ۔ نہ منہ سے بول سکتے ہیں حیران و پریشان اور خستہ حال ہو جاتے ہیں ۔ جب تک دعوت پڑھنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ لیتے ان کی آنکھیں صحیح نہیں ہوتیں۔ وہ کونسی دعوت ہے کہ قرآن خوانی سے غیبی خزائن الٰہیہ زمین سے نکال کر ان پر قبضہ ہو سکتا ہے۔ مشرق سے مغرب تک تمام عالم اور ساتوں ولایتوں کے بادشاہ حلقہ بگوش غلام اور تابع ہو جاتے ہیں۔ وہ کونسی دعوت ہے کہ جس میں اسم اعظم پڑھ کر کسی پتھر کے ٹکڑے یا ڈھیلے پر دم کریں تو سیم و زر بن جائیں۔ اگر کوئی چاہے کہ علم دعوت میں آئے اور ورد و وظائف رواں ہوں ۔ اور فرشتے اور موکل محکوم اور فرمانبردار ہو جائیں اور وجود میں کلام اللہ سرایت کرے ۔ بجز کامل کے دعوت عمل میں نہیں آسکتی ۔ جب تک صاحب قبور اہل حضور کامل عامل کا حکم اور اس کی اجازت نہ ہو ۔ اگر ناقص لوگ دعوت پڑھیں تو وہ ہمیشہ رجعت اور تکلیف میں رہتے ہیں ۔ اگر کامل پڑھیں تو انہیں اس دعوت سے

محمدی حضوری جمعیت اور خزانہ نصیب ہوتا ہے. جو صاحب دعوت کامل ہے اسے زکوٰۃ، نصاب، قفل، دور مدور، بذل، ختم، وقت پہچاننے، جگہ مقرر کرنے، رجعت، عدد، حساب، نیک و بد اور حیوانات جمالی و جلالی کے کھانے کو چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے. یہ تمام وساوس ناقصوں کے لیے ہیں. اس لیے کہ انھیں دعوت کی ابتدائی، انتہائی ترتیب یاد نہیں ہوتی. اور نام الٰہی رضائے الٰہی کے لیے نہیں پڑھتے.

اللہ کی دوستی کا بھید

جاننا چاہیے کہ دعوت کل و جز، دعوتِ ذکر، دعوتِ فکر، اور دعوتِ نہی کا تعلق اس آیۂ مبارکہ سے ہے:۔

فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ

اللہ کی طرف بھاگو

جو شخص اللہ کی طرف آتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کے ہر کام کو جاری کرتا ہے. ان دو آیۂ کریمہ کی برکت سے توجُّہ، وہم اور خیالِ وصال ہی وصال ہے.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اللہ اہل ایمان کا دوست ہے. انھیں اندھیرے سے نکال کر نُور کی طرف لے جاتا ہے.

مقامِ ظُلمات

مندرجہ ذیل چار مقامات ظلمات پر مشتمل ہیں:۔

پہلا مقام

ظلمات کا پہلا مقام، مقامِ ازل ہے۔

دوسرا مقام

ظلمات کا دوسرا مقام، مقامِ ابد ہے۔

تیسرا مقام

ظلمات کا تیسرا مقام، مقامِ دنیا ہے۔

چوتھا مقام

ظلمات کا چوتھا مقام، مقامِ آخرت ہے۔

یہ چہار مقامات ظلمات میں ہیں۔ خواہ ظلمات (تاریکی) میں آب حیات ہے۔ بالآخر مرنا ہے۔ عارف وہ ہے جو ان ظلمات کی لذّات کو ترک کر کے الا اللہ کی معرفت حاصل کرے اور ذاتِ وحدت میں غرق ہو جائے۔ یہ مراتب اُن لوگوں کے ہیں۔ انسان کے لیے اس سے بہتر کوئی بات نہیں کہ اپنا رُخ اللہ کی طرف کرے۔ اور اپنے دین و دنیا کے کام سپردِ الٰہی کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم ہے:۔

اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

میں اپنا تمام کام سپردِ الٰہی کرتا ہوں۔ تحقیق اللہ اپنے بندوں کی نگہبانی کرتا ہے۔

عارف کی سات علامات

جس عارف کو معرفت الٰہی حاصل ہو اُس کی سات علامات ہیں :۔

پہلی علامت

عارف کی پہلی علامت لا الٰہ کی نفی ہے۔

دوسری علامت

عارف کی دوسری علامت الا اللہ کا اثبات ہے۔

تیسری علامت

عارف کی تیسری علامت محمد رسول اللہ کو باتصدیق پڑھنا ہے۔

چوتھی علامت

عارف کی چوتھی علامت آیاتِ قرآنیہ کا پڑھنا ہے۔

پانچویں علامت

عارف کی پانچویں علامت ورد و وظائف اور دعائے سیفی کا پڑھنا ہے۔

چھٹی علامت

عارف کی چھٹی علامت اسم اللہ اعظم معظم و مکرم ہر دم پڑھتا ہے

ساتویں علامت

عارف کی ساتویں علامت اسم اللہ ذات کی وحدانیت میں غرق ہونا ہے۔

یہ سات خزانے ہیں۔ ہر ایک خزانے سے ستر ستر ہزار خزانوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ آمنا و صدقنا۔

نگاہ کامل کا کمال

جاننا چاہیئے کہ ماسوی اللہ کسی دوسرے پر یقین کرنا کفر ہے۔ جو شخص اس انتہا تک پہنچتا ہے وہ کامل عامل عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ کامل کی زبان سے زبان بمنزلہ سیف یعنی تلوار ہو جاتی ہے۔ کامل کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ ابھی کسی کام کے لیے لب تک ہلانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہر مطلب پورا کر دیتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

فقرار کی زبان رحمٰن (اللہ) کی تلوار ہے۔

زبان عارف

یاد رہے کہ عارف کی زبان ہرگز سیف (تلوار) نہیں ہوتی۔ جب تک کہ صاحب دعوت اولیاء اللہ کی قبر کا ہم نشین ہو کر دعائے سیفی نہ پڑھے۔ اور دعوت خوانی کی ترتیب سے واقف نہ ہوئے

شہسوار قبر کامل شد فقیر
شہسوار قبر عالم ملک گیر

کامل کی قبر کا شہسوار فقیر کا منصب حاصل کرتا ہے۔ اور عالم کی قبر کا شہسوار ملک فتح کرتا ہے۔

ہر یکے را قوت بود اہل القبور
صاحب دعوت چنیں باشد حضور

قبروں والوں میں سے ہر ایک کو طاقت حاصل ہے۔ ایسا صاحب دعوت حضوری والا ہوتا ہے۔

ہر کہ واقف می شود دعوت قبر
ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

جو شخص قبر پر دعوت پڑھنے کا عالم ہے۔ وہ زیر و زبر کے تمام حقائق کا عالم ہوتا ہے۔

دعوتِ تیغ برہنہ

جاننا چاہیئے کہ تیغ برہنہ کی دعوت والا ملک کو قبضے میں کر لیتا ہے۔ فقیر فی اللہ نفس موذی کو قتل کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص قبر پر سوار ہو کر قرآن مجید پڑھے تو کلام اللہ شریف کی برکت سے صاحبِ قبر سے روحانی مرتبہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص اولیاء اللہ کی قبور پر قرآن مجید پڑھتا ہے تو اس کا عمل دریا کی طرح جاری ہو جاتا ہے اور محشر تک نہیں رکتا۔ بشرطیکہ حسب ذیل تین اُمور کے لیے پڑھے:۔

پہلا امر

پہلا امر یہ کہ بادشاہِ اسلام کی مہم کے واسطے جو دار الحرب والوں سے جنگ کرتا ہو۔

دُوسرا اَمر

دوسرا اَمر یہ کہ خاص و عام اہل اسلام کو نفع پہنچانے کی نیت سے ہو۔

تیسرا اَمر

تیسرا اَمر یہ کہ بے دین اور بدعتی کو دفع کرنے کے لیے ہو۔

اگر تینوں اُمور کے لیے دعوت پڑھنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ بوقتِ شب تنہا کسی قبر کے پاس جائے لیکن وہ قبر با عظمت اور پُر دہشت ہو۔ مثلاً کسی غوث، قطب، شہید یا ولی کی قبر ہو۔ پڑھنے والا پہلے اپنے گرد ایک گول لکیر کھینچ لے۔ پہلے وہ قبر کے گرد اذان کہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اخیر تک۔ اذان کہتے ہی قبر والے کی روحانیت فوراً موجود ہو جائے گی۔ اور آواز دے گی۔ اگر قاری بہت غالب ہے تو قبر کو ٹھکرا کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ کہے:۔

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ

اللہ کے حکم سے اُٹھ

یہ کہہ کر جب ذکر کرنے لگے گا تو بیہوش ہو جائے گا۔ اگر قبر کے گرد اذان کہنے یا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہنے پر قبر والے کی روحانیت حاضر نہ ہو اور جواب باصواب نہ دے۔ اور قید میں نہ آئے تو جان لو کہ قبر کی روحانیت غالب ہے۔ یا اس لیے حاضر نہیں ہوتی کہ وہ قرآن خوانی سے دولت و نعمت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اس لیے اس کے کام میں کاہلی کرتا ہے۔ اس لیے دعوت خواں پر لازم ہے کہ روحانی کو قید میں لا کر عاجز کرے۔ اس مقصد کے لیے اسے چاہیئے کہ قبر کی

پائنتی کی طرف یا قبر پر سوار ہو کر قرآن مجید پڑھے۔ یہ دونوں عمل سخت ہیں۔ روحانی فوراً حاضر ہوگا۔ جب اس طرح قاری قرآن مجید پڑھتا ہے تو عرش کے اُٹھانے والے چاروں مقرب ملائکہ یعنی :۔

۱۔ جبریل علیہ السلام ۲۔ عزرائیل علیہ السلام

۳۔ میکائیل علیہ السلام ۴۔ اسرافیل علیہ السلام

چاہیں گے کہ زمین کا تختہ اُلٹ دیں۔ تمام روحانی مقدس دعا کے لیے ہاتھ پھیلائیں گے کہ یا اللہ! اس قسم کی دعوت پڑھنے والے کی دعوت قبول کر۔ اور اس کا مقصد پورا کر۔ اور اس کا مقصد پورا کر۔ تاکہ اس کی قید سے ہم نجات حاصل کریں گے۔ اس دعوت سے بڑھ کر اور کوئی سخت دعوت نہیں ہے۔

دعوت خوانی کا دوسرا طریقہ

دعوت خوانی کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دریا کے کنارے اولیاء اللہ کی قبر پر پڑھیں۔ اس کے پڑھنے سے پہلے زمین اس طرح ہلے گی جیسا کہ مشرق سے مغرب تک زلزلہ آتا ہے۔ اور اس کے بعد سو موکل فرشتے آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک اشرفی پڑھنے والے کے روبرو رکھ کر چلا جائے گا۔ اسی طرح دوسرے دن ایک لاکھ فرشتوں میں سے ہر ایک ایک اشرفی اس کے سامنے رکھ کر غائب ہو جائے گا تیسرے دن ایک کروڑ ملائکہ آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک مہر رکھ کر آواز دے کر غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد شمار سے باہر ملائکہ اس کی کاربرآری کے لیے آئیں گے۔ یہ علم دعوت لایحتاج کی آزمائش ہے۔ علم دعوت کیمیا اور اکسیر سے کہیں بہت زیادہ ہے۔ اس دعوت میں سورۃ مزمل پڑھنی چاہیئے تاکہ کامل اور مکمل ہو جائے۔ علم دعوت کو علم کیمیا سے بھی افضل جانیے۔

دعوت کی شرح عجوبہ

اگر کوئی شخص چاہے کہ کفار کو مسلمان کرے یا رافضی و خارجی کو جڑ سے اکھیڑ کر وطن سے نکال دے یا دینی دشمن کی بیک وقت جان قبض کرے۔ یا ایسا بیمار کر دے کہ پھر تندرست نہ ہو سکے۔ یا مغرب سے مشرق تک تلقین کرنا چاہے یا حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی حضوری سے بہرہ ور ہو۔ یا بادشاہ اور حاکم اس کے محکوم و فرمانبردار ہوں یا دونوں جہان اس کے قبضہ میں آجائیں، کہ جس طرح چاہے کرے۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مردہ کو زندہ کرے۔ تو اسے ضروری ہے کہ وہ اسم اللہ اور اسم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصوّر کرے۔ جب یہ جاری ہو جائیں گے تو مذکورہ بالا مطلب بھی آسانی سے حاصل ہو جائیں گے۔

تصوّرات کی کیفیتِ عجوبہ

جب اسمِ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصوّر کرتا ہے تو حضور سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں۔

جب شیخ کی صورت کا تصوّر کرتا ہے تو وہ صورت آکر امداد کرتی ہے۔

جب حضرت جبریل علیہ السلام کے نام تصوّر کرتا ہے تو وہ آکر خبر دیتے ہیں۔

جب اسمِ فقر کا تصوّر کرتا ہے تو سلطان الفقراء فوراً آموجود ہوتا ہے۔

جب حضرت میکائیل علیہ السلام کے نام کا تصوّر ہوتا ہے تو بارانِ رحمت

ہوتی ہے۔

جب حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے نام کا تصوّر کرتا ہے وہ آکر سخت ناراض ہو کر کرنا پھونکتے ہیں جس کی وجہ سے ایسا فنا ہوتا ہے کہ پھر قیامت تک آباد نہیں ہوتا۔

جب حضرت عزرائیل علیہ السّلام کے نام کا تصوّر کرتا ہے تو وہ فوراً آکر اطّلاع کر دیتے ہیں۔ اور دشمن کی جان کو قبض کر لیتے ہیں۔ یا وہ دشمن ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ پھر صحت یاب ہی نہیں ہوتا۔

کذاب ولاف زن کون؟

سنیئے! موت وحیات میں بدن کی پاکیزگی کی بنیاد یہ ہے کہ اسمِ اللہ ذات کو باطنی تصوّر سے دل پر لکھے۔ جب یہ اسم بکثرت لکھا جائے تو زندہ ایسا زندہ ہو جائے گا کہ پھر کبھی نہیں مرے گا۔ پھر حضور سید خیر الانام صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک محمّد کو اسی طرح لکھے۔ تو اس سے جمعیّت کا ہر ایک مقام حاصل ہو گا۔ یہ بات صرف کامل کو نصیب ہوتی ہے۔ ناقص وخام مرشد تو بے دین، کذّاب اور لاف زن ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

اہلِ دعوت کی استعانت کرنا

یاد رہے کہ حضور سید خیر الانام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو حکم دیتے ہیں کہ جاؤ اہلِ دعوت کی استعانت کرو۔ چنانچہ فوراً اس کا مطلب پورا کیا جاتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَلْیَسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

جب تم کسی امر میں حیران رہ جاؤ تو اہلِ قبور سے استعانت کرو۔

انشاء اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے ہر مشکل آسان ہو گی۔ موت کی حالت میں بھی دعوت کا عمل جاری رہے گا۔ کسی ولی اللہ کی قبر پر ایک رات قرآن مجید پڑھنا یا جنت کے چالیس چلوں سے بہتر ہے۔

اگر کوئی شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ دولت، نعمت اور بزرگی حاصل ہو اور خزائن الٰہیہ دینی و دنیوی بغیر کسی محنت و مشقت کے ہاتھ آجائیں۔ نفس امّارہ قابو میں آجائے۔ شیطان دفع ہو جائے۔ تمام جہان محکوم ہو جائے۔ ہر قسم کی مخلوق قابو میں آجائے۔ قرآن مجید میں سے اسم اعظم معلوم ہو جائے۔ علم تکسیر، علم تاثیر، علم روشن ضمیر، علم کیمیا حاصل ہو جائیں۔ موکل مفصل آواز دیں۔ تعلیم و تربیت کریں۔ ہر کام کے لیے نقش اللہ لکھ کر ہاتھ میں دیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلسِ پاک سے مشرف ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے سرفراز فرمائیں۔ تو اسے چاہیئے کہ پہلے اپنا وجود پاک کرے ماسوی اللہ کو اپنے وجود میں نہ رہنے دے۔ حوصلہ پختہ رکھے تاکہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے بھید نہ بتائے۔ صرف مرشد کی بارگاہ میں بیان کرے۔ جو زمین میں خزائنِ الٰہیہ چھپے ہوئے ہیں ہر ایک واضح ہو جائے۔ بحکم الٰہی وہ تمام خزانے اس کے قبضے میں آجائیں گے۔ جو شخص فقر کا یہ منصب حاصل کر لیتا ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں رہتا۔ ایسا شخص دعوت خوانی کے لائق ہوتا ہے۔

قبر کی ہم نشینی کا راز

جو شخص اولیاء اللہ کی قبر کا ہم نشین ہونا چاہے تو صرف پہلے اپنا وجود پاک کرنا چاہیئے۔ سو موت و حیات میں وجود اس طرح پاک ہو سکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اسم مبارک دل کو حاصل ہو جائے۔ چنانچہ بلند آواز سے پکار کر یا حیُّ

یاقیوم کہے۔ اور اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دل پر لکھے۔ پھر وہ شخص قبر پر دعوت پڑھنے کے لائق ہو گا۔

جب اس طریقہ سے دعوت خوانی ہو گی تو توجہ اور فقر سے تمام جہان مسخر کر لیا جائے گا کیونکہ جب صاحب دعوت، دعوت ختم کرتا ہے تو چار باطنی لشکر اس کی حفاظت کے لیے اس کے ارد گرد رہتے ہیں۔ گو وہ بظاہر نظر نہیں آتے۔ وہ چار لشکر مندرجہ ذیل ہیں:۔

پہلا لشکر

پہلا لشکر اللہ تبارک و تعالیٰ کا منظورِ نظر۔

دوسرا لشکر

دوسرا لشکر حضور سید الرسل امام السبل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا منظورِ نظر۔

تیسرا لشکر

تیسرا لشکر موکل ملائکہ اور جنات کا لشکر۔

چوتھا لشکر

چوتھا لشکر شہداء کی ارواح کا لشکر۔

ایسا ولی اللہ صاحبِ دعوت اگر کسی پر ناراض ہو جائے تو اس شخص کو غیب سے زخم لگتا ہے اگر پھر بھی دشمنی سے باز نہ آئے تو مر جاتا ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ مخلوق کے ظلم و ستم سہے اور انھیں کچھ نہ کہے انھیں بالکل نہ ستائے۔ مسلمان کو نفع پہنچائے۔

آٹھواں باب

متفرقات

جمعیّت کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ جمعیت مندرجہ ذیل پانچ حروف پر مشتمل ہے :-

پہلا حرف

جمعیت کا پہلا حرف ج ہے ۔

دوسرا حرف

جمعیت کا دوسرا حرف م ہے ۔

تیسرا حرف

جمعیت کا تیسرا حرف ع ہے ۔

چوتھا حرف

جمعیت کا چوتھا حرف ی ہے۔

پانچواں حرف

جمعیت کا پانچواں حرف ت ہے۔

ان پانچ حروف میں سے ہر ایک حرف نعمت کا ایک مقام، ایک تصوّر ایک تصرّف بخشتا ہے۔ صاحب جمعیت ان پانچ مقامات پہ قابض ہو جاتا ہے۔ طالب کے دل میں کسی شے کی حاجت یا کسی قسم کا افسوس باقی نہیں رہتا۔ جو کچھ چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ حی وقیوم کی تحقیق سے جمعیت کے مقام میں تمام علوم جمع ہوتے ہیں۔ اس کے تصرف میں پانچ خزانے اور پانچ مقام آتے ہیں یہی تمام نعمت ہے۔ مقامِ ازل، نعمتِ ازل، خزانۂ ازل اور تصرف ازل۔ نعمتِ ابد، مقامِ ابد، خزانۂ ابد اور تصرّف۔ اسی طرح دنیا کی نعمت اور دنیا و مافیہا کا تصرّف۔ خزینۂ آخرت، نعمتِ آخرت اور تصرّفِ آخرت۔ نعمتِ تصرف گنج قرب وحدانیت فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے یہی پانچ مراتب ہیں۔ یہاں پر جمعیت ختم ہو جاتی ہے۔ جو مرشد پہلے روز اسم اللہ ذات کے حاضرات اور اسم محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اور کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے کامل مرشد طالب کو جمعیت تک پہنچاتا ہے۔ خام اور ناقص مرشد بے دین اور لاف زن ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

پشتِ ناخن پر نظارہ کرنا

کیا تم جانتے ہو کہ رحمانی، شیطانی اور انسانی کام کی تاثیر و تاخیر میں کیا فرق

ہے۔ میں اُن لوگوں پر حیران ہوں کہ جن کی زبان پہ نامِ الٰہی جاری ہے یا قرآن کے حافظ ہیں، تلاوت کرتے ہیں اور فقہ کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ زبان سے دروغ گوئی کرتے ہیں۔ ان کے دل میں نفاق ہوتا ہے۔ ان کے بدن سے حرص وحسد کیوں دُور نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نامِ الٰہی اخلاص سے نہیں لیتے۔ رضائے الٰہی کے لیے کلامِ الٰہی نہیں پڑھتے۔ یونہی ہوا کی طرح ھُوَ اللہ ھُوَ اللہ ان کی زبان پہ جاری ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات یا کلامِ خداوندی کی کنہ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے اس کا نفس مر جاتا ہے اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اسے دائمی طور پر حضور نبیؐ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلس پاک کی حضوری نصیب ہو جاتی ہے۔ اس کی رُوح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ دونوں عالم کا پشتِ ناخن پر نظارہ کرتا ہے۔ جو شخص نامِ الٰہی سے آشنا ہو جاتا ہے اور اسے اخلاص سے پڑھتا ہے وہ دونوں عالم میں بازی جیت جاتا ہے۔ نامِ الٰہی بڑا اور برکت والا ہے۔ اس کے پڑھنے سے خوشی، مشاہدۂ نُور، حضور حاصل ہوتا ہے۔ اوراقِ کتاب شہپروں کی مانند ہیں۔ ؎

بر در درویش رو ہر صبح شام
تا ترا حاصل شود مطلب تمام

تو ہر صبح و شام درِ درویش پر جا تا کہ تجھے کما حقہٗ مطلب حاصل ہو جائے۔

گر ترا دو سر زند پیش پیر نہ
آنچہ داری ملک خود با درویش دہ

اپنے پیشوا کے آگے اپنا سر جھکا۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ درویش کو دے۔

دادہ درویش ماند جاوداں!
از نظر درویش شد شاہِ جہاں

جو درویش کو دیا جائے وہ ہمیشہ کے لیے رہتا ہے۔ درویش کی نظر کی تاثیر سے انسان جہان کا شہنشاہ بن جاتا ہے۔

ہر کہ مقبول است درویش از نظر
شد مراتب او ز عرش بالاتر

جو درویش کا منظورِ نظر ہے۔ اس کا مرتبہ عرش سے بھی بالاتر ہے۔

علاماتِ جوہر

جوہرِ جمعیت دو علامات پر مشتمل ہے:۔

پہلی علامت

جوہرِ جمعیت کی پہلی علامت شریعتِ مطہرہ میں ظاہر میں ہوشیار رہونا۔

دوسری علامت

جوہرِ جمعیت کی دوسری علامت باطنی طور پر مراقبہ میں مستغرق اور تجلی انوار کے مشاہدہ میں مستغرق ہونا۔

ارض و سماوات کی مخلوق کو قیامت تک پہنچنے میں پچاس ہزار برس کا عرصہ درکار ہے جسے شبِ دنیا کہتے ہیں۔ اور پھر میدانِ محشر میں پچاس ہزار سال کا عرصہ گزرے گا جسے یوم محشر کہتے ہیں۔ دونوں مل کر ایک سال ہوئے۔ شبِ دنیا میں لباس ہے اور بروزِ محشر میں معیشت ہے۔ لباس کا تعلق عبودیت سے ہے اور معیشت کسب کو کہتے ہیں۔ کسب کا تعلق ذکر فکر، معرفتِ خداوندی، شغل الٰہی

اور ربوبیت سے ہے۔ علما صاحبِ عبودیت ہیں۔ اور فقراء صاحبِ ربوبیت ہیں۔

اللہ ربُّ العالمین جلّ مجدہ الکریم نے ارشاد فرمایا:۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

ہم نے رات سکون کے لیے بنائی اور دن معاش کے لیے بنایا۔

پس جنّت والوں کی نظر دنیا پر رہتی ہے کیونکہ ظاہری اعمال دنیا میں ہیں اور اہلِ روز کی نظر محشر پر رہتی ہے ماسوا حق کے اور کچھ نہیں پڑھتے اور نہ ہی کسی دوسری شے کا نام لیتے ہیں۔

علماء و فقراء میں امتیاز

علماء و فقراء میں یہ امتیاز ہے کہ علمائے کرام غصہ کے وقت علم کی جلالیت کے موجب تکبر و غرور کرتے ہیں۔ لیکن فقراء جلالیت و معرفتِ الٰہی کے موجب غرور چھوڑ دیتے ہیں۔ علماء کی انتہا فقراء کی ابتداء ہے۔

سنیئے! علم و عمل دونوں میں ع ہے۔ دونوں عین کا ایک جگہ جمع ہونا مشکل ہے۔ اگر ہو جائیں تو وہ شخص کامل عارف و فقیر ہو جاتے ہیں۔ جو شخص علم کو اپنی قید میں لے آتا ہے اس کے وجود میں چار علم آجاتے ہیں۔

غیب الغیب کیا ہے؟

غیب الغیب اس بات کو کہتے ہیں کہ:۔

۱۔ عالم علم کے حجاب سے نکلے۔ عالم کا خلق خلقِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو جائے۔ اور علم کے سبب دل سے الہام پیدا ہو۔ قرب سے قدرت سبحانی میسر ہو۔

۲۔ اسمِ محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تصوّر سے سچّی آگاہی ہوتی ہے۔
۳۔ تمام اصحاب عبادت وصواب کی راہ دکھاتے ہیں۔
۴۔ کراماً کاتبین اور تمام فرشتے نیک یا بد کام کے متعلق ماضی حال اور مستقبل کی مفصل حقیقت باوازِ بلند بتاتے ہیں۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے :۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

صالحین کی نیکیاں مقربین کے لیے برائیاں ہیں۔

مراتب میں فرق ہونا

یاد رہے کہ صاحبِ فقہ وحدیث عالم وفاضل کا مرتبہ اور ہے اور صاحبِ وردو وظائف اور صاحب ذکر کا مرتبہ اور ہے۔ حق تعالیٰ کی رہنمائی کے متعلق تفکر کرنے سے دل میں حیا پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید کا تفکر کرنے سے توحیدِ الٰہی کا نور دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور دنیا کے متعلق تفکر کرنے سے دل پر سیاہی جمع ہو جاتی ہے۔ اور شیطانی منصوبہ بازی بڑھ جاتی ہے۔ دنیا دار سے بڑھ کر کوئی بُرا نہیں۔

میں اُن لوگوں پر حیران ہوں جو دنیا کو اسم اللہ اور دینِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہتر جانتے ہیں۔ مومن مسلمان تو وہ شخص ہے جو رب تعالیٰ کو ہمہ وقت حاضر و ناظر جانے۔ یہ فرض تمام فرائض سے بڑھ کر ہے۔ اسم اللہ ذات کی تاثیر بہت بڑی ہے اور اس کے فائدے بھی بہت زیادہ ہیں۔ اس سے جمعیت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ کی تمام مخلوق رجوع کرتی ہے اور بغیر تکلیف اُٹھائے قبضے میں آجاتی ہے۔ مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ ہر ایک مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ تمام خزانے بغیر محنت کے ہاتھ آتے ہیں۔

نواں باب

دعوتِ تیغ برہنہ کے لیے چاہیئے کہ پہلے وضو کریں۔ پھر غسل کریں۔ پھر ایک مرتبہ درود پاک اور ایک دفعہ سورۃ فاتحہ۔ ایک دفعہ آیت کرسی تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھ کر بدن پر دم کریں۔

یہ زکوٰۃ کا شروع ہے۔ عامل کے لیے ضروری ہے کہ تنہا جنگل میں ایسے مقام پر آجائے جہاں ریت یا پاک مٹی ہو۔ وہاں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی عمارت خلوصِ نیت اور اعتقاد سے پہلے روضۂ مبارک کی چار دیواری بنائے پھر اس کے اندر روضہ مبارک۔ قبر کے اوپر اپنی اُنگلی سے نہایت خوشخط محمد بن عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھے۔ شروع میں یہ آیۂ کریمہ پڑھے۔ اس کے بعد روضہ کے گرد یہ لکھے:۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ پھر تین دفعہ یہ پڑھے اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلِکِ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ اور تین دفعہ کہے عند اللہ محمد بن عبداللہ حاضر شو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ انشاء اللہ روح مبارک حاضر ہو گی

پھر سورہ ملک یا سورہ مزمل یا سورۂ یٰسین یا سورہ انا فتحنا پڑھے۔ اور دل پر تین بار کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی ضرب لگائے۔ اس کے بعد درود پاک اور لاحول پڑھ کر آنکھ بند کر کے مراقبہ کرے۔ اس وقت خواب و بیداری کے مابین حالت طاری ہو گی۔ جو باطن ظاہر کے مخالف ہے وہ باطل ہے۔ اس حالت میں حضور نبی کریم و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ والتسلیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ قاری کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کریں گے۔ اور اُسی وقت اس کی مہم کو پورا کریں گے۔ اس دعوت کو تیغِ برہنہ کہتے ہیں۔

جُہد کُن کہ کار سرانجام شود

جب کوئی کامل صاحب دعوت کسی ولی اللہ کی قبر کے قریب جا کر پہلے وضو کر کے دوگانہ پڑھتا ہے اور پھر قبر کے نزدیک بیٹھ کر قرآن مجید میں سے سورۂ ملک یا سورۂ یٰسن یا سورہ مزمل یا قرآن مجید میں سے جو کچھ جانتا ہے پڑھ کر روحانی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو پڑھتے وقت روحانی ہاتھ باندھ کر سامنے مودب کھڑا رہ کر قرآن مجید سنتا ہے۔ شرط یہ ہے قاری غالب ہو۔ اگر ناقص ہو تو روحانی

ایک باتھ کے قریب پرے بیٹھ کر مودب ہو کر قرآن مجید سنتا ہے۔ اُس وقت قاری بالترتیب روحانی کو اپنی قید میں لاتا ہے جو تمام عمر اس کا فرمانبردار رہتا ہے۔ جہاں چاہے حاضر ہو سکتا ہے۔ کسی صاحب باطن عارف باللہ ناظر کے لیے ایک ولی اللہ کی روحانیت اس سے اچھی اور مفید اور پر زور ہے کہ دنیا جہان کے جن و انس اور ملائکہ ایک جگہ جمع ہوں۔ تمام زندوں پر ولی اللہ کی روحانیت غالب آتی ہے۔ اگر صاحب دعوت، دعوت کو ترتیب کے ساتھ پڑھے تو انبیائے کرام، صحابہ کرام اولیائے کرام، غوث، قطب، شہید، ابدال، اوتاد، فقیر، درویش، عارف، فاضل ولی، مومن۔ تمام کی اَرواح حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور نبیٔ پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات تک بلکہ محشر تک کی تمام اَرواح قاری کے اردگرد صفیں باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ پھر اس سے ہاتھ ملاتی ہیں۔ تمام حیاتی اور پھر مرنے پر بھی اس کے ہمراہ رہتی ہیں۔ عین العیان کے لیے یہ دعوت کافی ہے۔ کیونکہ اس کے لیے دعوت کا پڑھنا اور قرآن مجید کی برکت سے تمام اَرواح کو قید میں لانا یقینی امر ہے۔ جو اہل دعوت اہلِ قبور کی اَرواح کو کسی نفسانی خواہش کے لیے تکلیف دے وہ دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے۔ کامل شہسوار تیغ برہنہ ہاتھ میں لے کر ذوالفقار کی طرح بحکم الٰہی کفار کو قتل کرتا ہے۔

اقسام دعوت

جاننا چاہیئے کہ دعوت خوانی پانچ اقسام میں منقسم ہے:۔

دعوت خوانی کی پہلی قسم

دعوت خوانی کی پہلی قسم وسیلہ ازل کی دعوت ہے جس سے مقام ازل پر پہنچتا ہے۔

دعوت خوانی کی دوسری قسم

دعوت خوانی کی دوسری قسم وسیلۂ اَبد کی دعوت ہے جس سے مقامِ اَبد پر پہنچتا ہے۔

دعوت خوانی کی تیسری قسم

دعوت خوانی کی تیسری قسم وہ دعوت ہے جس سے دنیا کی شہنشاہی حاصل ہوتی ہے۔

دعوت خوانی کی چوتھی قسم

دعوت خوانی کی چوتھی قسم وسیلۂ عقبیٰ کی دعوت ہے جس سے آخرت حاصل ہوتی ہے۔

دعوت خوانی کی پانچویں قسم

دعوت خوانی کی پانچویں قسم معرفتِ مولیٰ کی دعوت ہے جس سے نفس فانی ہوکر مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام معرفتِ الٰہی اور نورِ نامتناہی کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔

دعوت خواں کون؟

جاننا چاہیئے کہ دعوت خوانی کے قابل وہ شخص ہے جو عامل کامل مکمل عارف باللہ اور صاحب قرب ووصال ہو۔ اور صاحب جمعیت لازوال ہو۔ دعوت خوانی اور رجعت سے سلامت رہنا کسی غائب ولی اور اہلِ حضور کا کام ہے۔ نہ کہ مغرور وحریص اور لالچی کا۔ جو شخص ترتیب کے ساتھ وضو کر کے ایک رات میں دو رکعت کے

اندر قرآن مجید ختم کرے۔ اگر اس طرح تین دن رات مسلسل پڑھے تو محشر تک اس کا عمل نہیں رکے گا۔ اس قسم کا شخص اولیاء اللہ میں سے غالب اور دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے۔ لیکن دعوت بغیر کسی کامل عامل کے جاری نہیں ہوتی۔ جو شخص رکعت نہیں پڑھتا اور قرآن بھی اسے حفظ نہیں ہوتا تو وہ صرف سورۃ مزمل پڑھے۔ تو ایک ہفتہ میں کامل مکمل ہو جائے گا۔

دعوت کی ابتدائی وانتہائی ترتیب

دعوت کی ابتدائی وانتہائی ترتیب یہی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی دعوت دونوں جہان کا پیشوا اور معتبر وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام ظاہری و باطنی خزانے، خشکی تری، جنگل و سمندر کل مخلوق کی حقیقت، توحید ذات وصفات چھ اطراف سب کچھ قرآن مجید میں ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ

خشک و تر سب کچھ کتاب مبین یعنی روشن کتاب میں ہے۔

اگر کسی کو کوئی مشکل درپیش ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ چالیس دن تک ہر رات ایک دفعہ سورۂ یٰس اولیاء اللہ کی قبور میں پڑھے۔ اسی وقت مقصد بر آئے گا۔ لیکن ہر ایک آیۂ کریمہ کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک دینی یا دنیاوی کام کے لیے گنتی، خاصیت و ترتیب منفرد ہے۔ چنانچہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر قصص الانبیاء، وعدو وعید، ناسخ و منسوخ۔

بعض دعوت خواں عامل و کامل ہیں۔ اور بعض اجازت کے حکم میں کامل ہیں لیکن اجازت میں ناقص اور پڑھنے میں بھی ناقص۔ بہتر یہ ہے کہ اجازت میں بھی

اور پڑھنے میں بھی کامل و عامل ہو۔ کامل اگر دعوت پڑھیں تو انھیں نہ رجعت ہوتی ہے نہ زوال ہوتا ہے۔ کار بہ آری کے لیے شروع دعوت میں حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ والتسلیم کے حضور سے حکم ہوتا ہے۔ یہ کام یا تو اسم اللہ ذات کے حضور سے یا اولیاء اللہ کی قبر سے حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ان دونوں اُمور سے خبردار نہیں وہ دعوت خوانی کے قابل نہیں۔ علم اکسیر علم تکبیر میں بھید ہے۔

حروف دعوتِ لفظی

یاد رہے کہ علم تکبیر دعوت ہے اور دعوت مندرجہ ذیل چہار حروف پہ مشتمل ہے:۔

د ع و ت

حرف "د" کی حکمتِ عجوبہ

حرف د سے دل پاک ہوتا ہے۔

حرف د سے دل ہمیشہ ذکرِ خداوندی میں مشغول ہوتا ہے۔

حرف د سے مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔

حرف "ع" کی حکمتِ عجوبہ

حرف ع سے علم غیبی مفصل حاصل ہوتا ہے۔

حرف ع سے روحانی الہام ہوتا ہے۔

حرف ع سے عالمِ غیب میں سے ہر ایک موکل معلوم ہوتا ہے۔

حرف "و" کی حکمت عجوبہ

حرف و سے ورد و وظائف پڑھا جاتا ہے۔

حرف و سے کلام اللہ کو باترتیب پڑھا جاتا ہے۔

حرف و سے قرآن مجید کو باترتیب، باادب، باعزت اور بااعتقاد پڑھا جاتا ہے۔

حرف "ت" کی حکمتِ عجوبہ

حرف ت سے حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

حرف ت سے صحابۃ النّبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

حقیقتِ دنیا

اس قسم کی دعوت بلندی کا کام ہے۔ یقین ہے کہ فی سبیل اللہ گھر لٹانا بہت بڑی سنت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ یہ فرض و سنت اولیاء اللہ بجالاتے ہیں۔ جو شخص مردہ دل اہلِ دنیا سے جدا رہتا ہے اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اس کا نفس بالکل مر جاتا ہے۔ نفس کے مرنے سے یہ مراد ہے کہ وہ شرک و کفر، تکبر اور خصائل بد چھوڑ دے۔ گو مردہ نفس کا تزکیہ نیک اعمال سے ہو جاتا ہے۔ پھر دنیا اور دنیا داروں کی مجلس سے توبہ کرتا ہے۔ انسان کا دل صاف ہو جاتا ہے اور عبادت و معرفت مولیٰ میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جب یہ حالت

ہو تو نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ دنیا کمان ہے اور اس کے حادثات تیر ہیں اور انسان نشانہ ہے۔ تو دنیا میں اس طرح زندگی گزار کہ گویا تو مسافر ہے۔ اور خود کو اہل قبر خیال کر۔ ہم نے علم ظاہر اور علم باطن، مجموعہ فقر و معرفتِ الٰہی سب کچھ ایک بات میں بیان کر دیا ہے اور ایک بات صرف ایک حرف یعنی نیک نیت کے نون میں ہے۔ اور طمع حرص و حسد کا ترک کرنا ہے۔ جب ان تینوں کو ترک کر دیا جاتا ہے تو کامل علم اور مشکل معرفت دونوں ہاتھ آجاتے ہیں۔ اور طالب دائمی طور پر ذاکر ہو جاتا ہے۔ ان تینوں سے فقراد کو معرفت کا انتہائی مراتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

صاحب قلب کی منزلِ عجوبہ

میں کہتا ہوں کہ صاحب قلب کو سات فتح حاصل ہیں۔ ہر ایک فتح سے ستر ہزار قسم کا فیض و روشنی حاصل ہوتی ہے۔ یہ بات وہی شخص جانتا ہے جو اس فیض اور روشنی سے فیض یاب ہو۔ اس مقام پر جس قدر صاحب یقین طالب ہوگا وہ قرار سے نہیں بھاگے گا اور خوار نہیں ہوگا۔ اس کا درجہ سلب نہ ہوگا کیونکہ تجلّی ذات اور ہے اور اسمائی اور ہے۔ اور تجلّی حروف اور ہے۔ اور تجلی ربانی اور ہے۔ تجلی چار طرح کی ہے جسے محض فیض و عطا کہتے ہیں۔ طالب جو کچھ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے دیکھتا ہے وہ محض وحدانیت مطلق ہے۔ اسے قرب و معرفتِ الٰہی کا نور کہتے ہیں۔ جو کچھ تجلی اسماء سے دیکھتا ہے اسے نہ تجلی ذات کہتے ہیں اور نہ تجلی صفات کہتے ہیں۔ جو کچھ آیات قرآنی، قرآن و حدیث سے دیکھتا ہے ایسی تجلی کو جہادِ نفس کہتے ہیں۔ اور جو حروف تہجی یعنی ا ب ت ی سے دیکھتا ہے ایسی تجلی کو قلب المکشوف کہتے ہیں۔ تصوّر و تفکّر کی مشق کرنے سے ہر ایک تجلی یقیناً عین بعین دکھائی دیتی ہے۔ آنکھ بند کرنے پر اور تجلّی ہوتی ہے۔ اور

آنکھ کھولنے پر۔ اور تمام عمر ریاضت سے تجلی کو دیکھنا اور فنا فی اللہ میں غرق ہونا بہتر ہے۔ جو مراتب کے لیے کرے وہ خام ناتمام ہے۔ حقیقی مقصد یہ ہے کہ خود سے گزر جائے اور قربِ حق حاصل کرے یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے نور کا جام پئے اللہ بس باقی ہوس۔

مُرشدِ ناقص کون؟

جو مرشد طالب اللہ کو معرفتِ الٰہی کے بجز کسی اور مقام کا سبق دے اور معرفت کے مراتب اس پر افشاں نہ کرے اور نہ دکھائے وہ ناقص و لافزن ہے ہے

در تجلی ذات سوزم سر بسر سر الٰہ
ایں تجلی ذات رہبر با خدا

میں ذات کی تجلی میں سر بسر جلتا ہوں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے راز حاصل ہوتے ہیں۔ اس ذات کی تجلی سے خدا کی راہ ہاتھ آتی ہے۔

از ازل تا اَبد بودم غرق نُور
از ازل تا اَبد باشم در حضور

میں ازل (شروع) سے ابد (ہمیشہ) تک نور میں غرق تھا۔ اور ازل سے اَبد تک حضور میں رہوں گا۔

از ازل تا اَبد از خود شدم جدا
از ازل تا اَبد بودم با خدا

اَزل سے اَبد تک میں خود سے الگ رہا۔ ازل سے اَبد تک میں اللہ کے ساتھ رہا۔

باہو ہر دم بہ مولیٰ شد وصالش
کہ دنیا اہل دنیا شد وبالش

باہو کو ہر ساعت وصالِ مولیٰ حاصل ہے۔ اہلِ دنیا کے لیے دنیا وبال ہے۔

خاک را بانظر کردم سیم و زر
ایں مراتب چیست یعنی گاؤ خر

میں تو نگاہ سے خاک کو سیم و زر بنا دیتا ہوں۔ یاد رہے کہ یہ مراتب تو گائے اور گدھے کے بھی ہیں۔

اربع عناصر شد اندر حکم من
مردگاں را جاں دہم با یک سخن

اربعہ عناصر بھی میرے حکم میں ہیں۔ میں ایک سخن میں مردوں میں جان ڈال دیتا ہوں۔

ایں مراتب چیست یعنی عبث دار
زود باید رفت زیں ہیچ کار

یہ فضول سے مراتب ہیں۔ اس ہیچ کام سے جلدی بھاگ جانا چاہیئے۔

کردہ ام تحقیق ایں ہمہ ہیچ ہیچ
کشف کراماتش ہمہ در ہیچ ہیچ

میں نے اچھی طرح تحقیق کر لیا ہے کہ یہ سب کچھ ہیچ ہے۔ کشف و کرامات سراسر ہیچ ہیں۔

جز بہ مولیٰ نیست در دل جائے من
ہر چہ بینی غیر مولیٰ راہزن

میرے دل میں بجز مولیٰ کے اور کوئی جگہ نہیں۔ ماسویٰ اللہ جو کچھ بھی دیکھے گا وہ تیرا ڈاکو ہوگا۔

باہو ذکر فکرش پاک کردہ تن مرا
در تنم غیرش نماندہ چون چرا

اے باہو! ذکر فکر نے میرے تن کو پاک کر دیا ہے۔ اب میرے تن میں چون وچرا ابھی نہیں رہا۔

باہو ز شہ رگ نزدیک اللہ ہم جلیس
ہر کہ اسم اللہ نداند آن خبیث

اے باہو! اللہ شہرگ سے نزدیک اور ہم جلیس ہے۔ جو شخص اسم الٰہی سے واقف نہیں وہ خبیث ہے۔

بشنوی اے دوست طالب دردمند
کے تواند کرد نفس را بہ بند

اے دردمند طالب دوست نفس کو کیسے قابو میں لا سکتے ہیں۔

نفس مرشد پیر نفس رہنما
نفس شیطان است فرعونی خدا

نفس ہی مرشد ہے نفس ہی پیر ہے نفس ہی راہ دکھانے والا ہے۔ نفس ہی شیطان ہے اور نفس ہی خدا ہونے کا دعویدار ہے۔

گر کنم ہم شرح نفس را تمام
کے تواند یافت مردم خاص وعام

اگر میں نفس کی تمام تشریح کروں۔ تو خاص وعام لوگ اسے کیسے معلوم کریں گے۔

باہو گر ترا نفس باہم یار غار
تاہم نباید کرد بر نفس اعتبار

اے باہو! خواہ نفس تیرا غار کا دوست ہی ہو۔ تو پھر بھی نفس پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔

حقیقت پسندی کا راز

جاننا چاہیئے کہ شب و روز میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ اور انسان شب و روز میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔ تو ہر سانس سے باخبر ہو جا۔ چودہ تجلیات ہیں چودہ الہام ہیں اور چودہ علم ہیں یعنی رحمانی، شیطانی، نفسانی، حوادث دنیاوی پریشانی، جنونیت کا علم، موکل ملائکہ کا علم، قلبی، روحی اور سیری۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو اور مرشد آگاہی دے تو ہر ایک مقام کی تحقیق کرتا ہے اور سلامت رہتا ہے ورنہ اس کا تمام حال سلب ہو جاتا ہے۔ اس راہ میں لاکھوں گمراہ ہو گئے اور رجعت کھا کر خلافِ شریعت ہو کر مر گئے ہیں۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ

جو صاف ہو اسے لے لے اور جو گدلا ہے اسے چھوڑ دے۔

کیفیاتِ ارواح

اے میرے عزیز! جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے چاہا کہ وہ جہان کو پیدا کرے کیونکہ وہ مخفی خزانہ تھا اور چاہتا تھا کہ وہ کسی طرح پہچانا جائے۔ تو بائیں جانب قہر و جلالیت کی نظر کی تو اس سے نار شیطانی پیدا ہوئی۔ دائیں طرف لطف و کرم اور لطف و کرم اور شفقت و مرحمت سے دیکھا تو نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوا جو سورج کی روشنی سے بڑھ کر روشن تھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کُنْ ہو جا۔ تو تمام اَرواح و موجودات درجہ بدرجہ گروہ در گروہ جا بجا صفیں باندھ کر مؤدب کھڑی ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ اس کے ارشادِ باری تعالیٰ ہُوا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ تمام اَرواح نے کہا بَلٰی۔ ہاں۔ بعض اَرواح یہ کہہ کر پریشان ہوئیں، مثلاً کفار، مشرکین منافقین اور کذّاب کی اَرواح۔ بعض ہاں کہہ کر بہت خوش ہوئیں۔ ان ارواح کو رب تعالیٰ نے فرمایا۔ اے اَرواح مانگو کیا مانگتی ہو تاکہ عنایت کروں۔ تمام اَرواح نے کہا یا اللہ! ہم تجھ سے تجھے ہی چاہتی ہیں۔ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے بائیں جانب والی اَرواح کے سامنے دنیا، دنیا کی زینت، دُنیا کی آرائش۔ دنیا کا تماشا پیش کیے۔ پہلے شیطان نفس امارہ کی توفیق سے دنیا میں داخل ہوا۔ جب دنیا میں پہنچ کر شیطان نے بلند آواز سے چوبیس بار بانگ دی تو یہ آواز سُن کر نو حصے اَرواح شیطان کے پاس آگئیں اور بعض اَرواح شیطان کی مرید ہو گئیں۔

شیطانی بانگیں

شیطانی کی چوبیس بانگیں مختلف اقسام میں منقسم ہیں:۔

بانگ کی پہلی قسم

خوش آوازی اور سرود کی بانگ۔

بانگ کی دوسری قسم

حسن پرستی کی بانگ۔

بانگ کی تیسری قسم

حرص پرستی کی بانگ۔

بانگ کی چوتھی قسم

شراب نوشی کی بانگ۔

بانگ کی پانچویں قسم

بدعت کی بانگ۔

بانگ کی چھٹی قسم

ترکِ نماز کی بانگ۔

بانگ کی ساتویں قسم

طنبور، رباب، سرنا، دف، ڈھول، ستار کی بانگ۔

بانگ کی آٹھویں قسم

ترکِ جماعت کی بانگ۔

بانگ کی نویں قسم

غفلت کی بانگ۔

بانگ کی دسویں قسم

خودپسندی کی بانگ۔

بانگ کی گیارہویں قسم

ریا کی بانگ۔

بانگ کی بارہویں قسم

حرص کی بانگ۔

بانگ کی تیرھویں قسم

حسد کی بانگ۔

بانگ کی چودھویں قسم

تکبّر کی بانگ۔

بانگ کی پندرھویں قسم

نفاق کی بانگ۔

بانگ کی سولھویں قسم

غیبت کی بانگ۔

بانگ کی ستارھویں قسم

شرک کی بانگ۔

بانگ کی اٹھارھویں قسم

کفر کی بانگ۔

بانگ کی انیسویں قسم

جہالت کی بانگ۔

بانگ کی بیسویں قسم

کذب کی بانگ۔

بانگ کی اکیسویں قسم

بدظنی کی بانگ۔

بانگ کی بائیسویں قسم

افعالِ بد کی بانگ۔

بانگ کی تئیسویں قسم

شیطانی غصّہ کی بانگ۔

بانگ کی چوبیسویں قسم

لالچ کی بانگ۔

جو شخص ان صفات کا حامل ہو وہ انہی لوگوں میں سے ہے جو شیطانی بانگ پر مائل ہوئے تھے۔ سو اب تک ان کی یہی حالت ہے۔

اللہ ربُّ العالمین جلّ مجدہ الکریم نے اپنی لاریب و مقدس کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ

بیشک شیطان تمھارے لیے فقر تیار کرتا ہے اور تمھیں فحش کاموں کا حکم دیتا ہے۔

جن لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی تو انھوں نے دنیا اور منصب دنیا پسند کیے۔ وہ نو حصے تھے۔ باقی دسواں حصہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہے۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرمایا کہ مانگو کیا مانگتے ہو ان میں سے نو حصوں نے کہا ہم تجھ سے تجھے ہی چاہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دائیں جانب جنّت اور حور و قصور اور جنتی نعمات نہایت عمدگی سے سجا کر ان اَرواح کے پیش کیں۔ ان میں سے نو حصہ اَرواح جنّت کی جانب چلی گئیں۔ سب سے پہلے اہلِ تقویٰ لوگوں کی اَرواح جنت میں آئیں تو انھوں نے تقویٰ کی بانگ دی۔ اس بانگ کو سن کر تمام اہلِ تقویٰ جنّت میں گئے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی شریعت پاک کے پابند ہوئے۔ چنانچہ عالم فاضل، متّقی، پرہیزگار۔ سب کے سب جنّت کی طرف گئے۔ باقی صرف دسواں حصہ جو سامنے کھڑا رہ گیا وہ لوگ تھے جنھوں نے نہ دنیا کا خیال کیا اور نہ

دنیا کا خیال کیا، نہ آخرت کیا۔ وہ نورِ الٰہی کے مشتاق کھڑے رہے۔ وہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے اشتیاق میں محور ہے اور مجلسِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضوری ہوئے۔ یہی لوگ فقیر عارف باللہ تھے۔ جن کے بارے میں حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

پھر ارشاد نبوی ہے:۔

اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی

اللہ کے طالب پر دنیا حرام ہے۔

پھر ارشاد گرامی ہے:۔

مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

جس کا خدا اُس کا سب کچھ ہے۔

خلاصۂ وجود کا انکشاف

نقل ہے کہ ایک دن ایک مرید نے اپنے پیر سے دریافت کیا کہ خلاصہ اپنی قدرت سے جیسا کہ ہے باقی ہے۔ کسی چیز کو اس کی طرف راہ نہیں اور موجودات مٹی اور پانی سے بنی ہوئی ہے۔ جو سوائے خلاصہ کے حل نہیں سکتی۔ تو پھر جہان اور اہلِ جہان کی تخلیق کس چیز سے ہوئی؟ مرشد نے جواب دیا کہ جس چیز کی ابتدا و انتہا نہیں فی الواقعہ اس کا کوئی وجود نہیں۔ اس پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ اگر تو یہ سوال کرے کہ جہان کی جنبش و حرکت دکھائی دیتی ہے۔ یہ کیا ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں ایک وہمی صورت ہے۔ جو عین عدم میں وجود دکھائی دیتی ہے۔ لیکن حقیقت میں کچھ

بھی نہیں۔ سو اس طرح اس جہان کا وجود انسان کی لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ جیسا
کہ طلسمات کا کچھ بنایا جاتا ہے۔ تو اس کا نام کچھ نہیں رکھا جاتا۔ اسی طرح خلاصہ وجود
کی آمیزش و ملاوٹ میں گم ہو گیا ہے کہ لوگوں کو خلاصہ کی خبر تک نہیں رہی۔

پیشانی
اَللّٰہُ
دماغ
گوش اَللّٰہُ　چشم　چشم　اَللّٰہُ گوش
اَللّٰہُ　زبان　اَللّٰہُ
بازو اَللّٰہُ　اَللّٰہُ　اَللّٰہُ بازو
سینہ
اَللّٰہُ
قلب
ران اَللّٰہُ　اَللّٰہُ　اَللّٰہُ ران
شکم
اَللّٰہُ
زیر ناف
اَللّٰہُ

دائرہ مشق وجودیہ

بجز وجود ظاہریہ کے انہیں کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ اسی لیے
یہاں پر زندگی اور موت کے لائق ہے اور جہان ظاہر میں موجود ہے لیکن

حقیقت میں یہ خُلاصہ کا ظہور ہے۔ جب خُلاصہ خود ظاہر ہو تو نہ وجود رہتا ہے نہ حواس اور نہ جہان، نہ آدم مثلاً آگ لکڑی سے جل جاتی ہے اور اسی لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَزِيْنَةِ فَرْشِهٖ وَمَالِكِ مُلْكِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ وَمَظْهَرِ لُطْفِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

الفقیر

ابو الطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی پیرو والی
حال فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

رشحات

آں روز یاد کن کہ یارے تو کس نباشد
جز عمل او ایماں او دیگر بکس نباشد

قیامت کے دن کو یاد کر کہ اس دن تیرا کوئی مددگار نہ ہو گا ایمان اور عمل کے سوا تیرا کوئی ساتھی نہ ہوگا۔

با فضل بار حمت درویش کو
ہر کہ باشد غیر حق از دل بشو

اس کے فضل اور رحمت سے اے درویش کوشش کر۔ اللہ کے سوا جو کچھ دل میں ہے اس کو دھو ڈال۔

رو سیاہی بہتر آں درویش را
بہر لقمۂ نان دو اند خویش را

اس درویش کا منہ کالا ہونا بہتر ہے جو روٹی کے ایک نوالہ کے لیے دوڑتا پھرتا ہے۔

بہر درویشاں خلق قائم مقام
ایں بمظلوم اند لائق دہ طعام

درویشوں کے نزدیک مخلوق اس کے قائم مقام ہے۔ یہ درویش مظلوم ہیں ان کو کھانا دے یہ اسی کے لائق ہیں۔

زاں علم عالم شوی صاحب شعور
علم یک حرف است روشن ہم چو نُور

عقل مند اس علم کو پڑھ کر حاضر ہوتا ہے۔ علم ایک حرف ہے اور وہ نور کی مثل روشن ہے۔

نظر مولیٰ می برد با مصطفیٰ
واقف اسرار گردد از اللہ

مولیٰ کی نظر کرم سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی پاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اسرار کا واقف کار ہو جاتا ہے۔

ختم گرد علم و حلم ہر مقام
ایں چنیں تحصیل عارف شد تمام

جس مقام پر علم و حلم ختم ہو جاتے ہیں ان مقامات کو حاصل کر کے عارف کامل ہوتا ہے۔

رفت عمرش در مطالعہ با رقم
معرفت حاصل نہ شد افسوس ہم

لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ میں تیری تمام عمر گزر گئی۔ افسوس اس پر ہے کہ معرفت خداوندی حاصل نہیں ہوتی۔

خاصۂ خلوت خانہ باشد قبور
از جُدائی خلق با خالق حضور

خواص کے لیے خلوت کا گھر قبر ہوتی ہے کہ وہ مخلوق سے دُور اور خالق کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

عارفاں را قبر از حق شد خبر
شد وجودی ذکر عارف سربسر

قبر کی خبر عارفین کو اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔ عارف کا وجود مکمل ذکر ہو جاتا ہے۔

حیرت اندر حیرت است حیرت چہ چیز
حیرت برحق بردہ اے جانِ عزیز

حیرت کیا چیز ہے یہ حیرت در حیرت ہے۔ اے پیارے دوست حیرت حق کے ساتھ واصل کر دیتی ہے۔

حدیث دل اگر گویم بصد دفتر نمی گنجد
کمالِ وصفِ دل ہرگز بہ بحر و بر نمی گنجد

اگر میں دل کی حقیقت بیان کروں تو سو دفتروں میں تحریر نہیں ہو سکتی۔ دل کے اوصاف و کمال تری خشکی میں نہیں سما سکتے۔

دل کہ از اسرارِ خدا غافل است
دل نباید گفت کہ مشتے گل است

جو دل اللہ کے اسرار سے بے خبر غافل ہے اس کو دل نہیں کہنا چاہیئے وہ ایک مشت مٹی ہے۔

ہر کہ دارد ملک خود دنیا تمام
قدم دنیا می برد دوزخ مقام

جو مکمل دنیا کو اپنی ملکیت میں رکھتا ہے تو یہ دنیا اس کے قدم کو دوزخ کے اندر لے جاتی ہے۔

از نام باہو دنیا بگریزد دوام
زانکہ باہو غرق باہو ہر مدام

باہو کے نام سے دنیا ہمیشہ بھاگتی ہے اس لیے کہ باہو ہمیشہ باہو میں فنا رہتا ہے۔

رحمت و غفران بود بر راستی
راستی از راستی از راستی

رحمت اور مغفرت سچائی پر منحصر ہے۔ سچائی سچائی سے زینت حاصل کرتی ہے۔

باہو را شد دست بیعت از ازل
گشت فارغ ترک دادہ از خلل

باہو نے یوم ازل میں بیعت کی ہے وہ فارغ ہو گیا ہے اور نقصان اس سے دُور ہے۔

ذکر و فکرش در دلم پُر نُور شد
رفت ذکرش معرفت مذکور شد

اس کے ذکر و فکر سے میرا دل نورانی ہو گیا۔ اس کا ذکر گزر گیا مذکور کی معرفت حاصل ہو گئی۔

ایں مقام عین را زاں راز بین
عین را زاں عین ہست حق الیقین

اس خاص مقام کو رازوں میں سے ایک راز جان۔ تیری ذات اس کی ذات سے وابستہ ہے یہ یقیناً حق ہے۔

باہوا چوں شد یقین عین الوجود
روز ازلش کردہ ام باحق سجود

باہو جب عین الوجود کا یقین ہو گیا تو یومِ ازل میں میں نے اللہ کو سجدہ کیا ہے۔

ہر کہ دارد ملک خود نامِ خدا
نامِ اللہ می برد مصطفٰے

جو کہ اپنی ملک میں صرف اللہ کا نام ہی رکھتا ہے تو اللہ کا نام مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا دیتا ہے۔

عشق دانی چیست کشتن نفس خویش
روز و شب سورش بود دل راز ریش

تو جانتا ہے عشق کیا ہے۔ سن وہ اپنے نفس کو مارنا ہے۔ دن رات اس کا شور رہتا ہے دل اس سے زخمی رہتا ہے۔

می شناسد مرد را از راہِ راز
چوں شناسد شاہ دراز بے نیاز

راستہ کے رازوں کو مردِ حق پہچانتا ہے جیسے بادشاہ ان لوگوں کو پہچانتا ہے جو اس سے بے نیاز ہیں۔

نہ قبائے حق بہ درویش و فقیر
می شناسد چشم زاں روشن ضمیر

درویش اور فقیر کے لیے جبہ و دستار یا چولہ کا ہونا ضروری نہیں۔ روشن دل والا ان کو ان کی آنکھوں سے شناخت کرتا ہے۔

دل ز دل سختش بود باہم سخن
عارفاں را زیں سخن شد انجمن

عام آدمیوں کا دل بحث مباحثہ سے سخت ہو جاتا ہے۔ عارفوں کی گفتگو سے محفل جم جاتی ہے۔

دل چو جنید می جنباند عرش را
عرش را دل فرش سازد زیر پاء

حضرت جنید بغدادی جیسا دل عرش کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ اولیاء کا دل عرش کو مسند کی طرح پاؤں کے نیچے کر دیتا ہے۔

تو نمی دانی کہ صاحب دل عظیم
عرش را عزت بود از دل سلیم

تو نہیں جانتا اہل دل زندہ دل والا کتنی عظمت رکھتا ہے۔ سلامتی والے دل سے عرش کو عزت حاصل ہوتی ہے۔

عارفاں را خواب از بیدار بہ
خواب ایشاں جنت دیدار بہ

عارفوں کی نیند دوسروں کی شب بیداری سے بہتر ہے اور ان کا خواب جنت کے دیدار سے بہتر ہے۔

سیاہی سر درونت نور گردد
دو چشمے یک نظر منظور گردد

تیرے اندر کی سیاہی نور میں تبدیل ہو جائے گی۔ دونوں آنکھوں کی ایک نظر ہوتی ہے اگر منظور ہو جائے۔

کہ بے کاغذ سیاہی دل کتاب است
مطالعہ دل کتاب بے حجاب است

بغیر کاغذ اور سیاہی کی کتاب دل ہے۔ دل کی کتاب کا مطالعہ کر جس پر کوئی پردہ نہیں ہے۔

کسے زاں علم عالم علم خواند
بہر دو عالمے آں زندہ ماندہ

جس کسی نے اس عالم کے علم کو پڑھا وہ دونوں عالم دنیا و آخرت میں زندہ رہتا ہے۔

دلِ با حضوری شکم پر طعام
کہ ایں است معراج واصل تمام

دل اس کے حضور حاضر ہے اور پیٹ کھانے سے پُر ہے کہ واصل باللہ کی یہ معراج ہے۔

دل پُر خطر شکم بے طعام
ریاضت بناموس کفر است تمام

دل وسوسوں اور تفکّرات سے لبریز ہے اور پیٹ کھانا سے خالی ہے تو ایسا مجاہدہ و ریاضت جو نیک نامی حاصل کرنے کے لیے ہو وہ مکمل اور سراسر کفر ہے۔

با کسے گردد محبت حق مدام
موت آنجا ئے نیاید والسلام

جس کسی کو اللہ کی محبت میں ہمیشگی و دوام حاصل ہو گیا اُس کو موت نہیں آتی وہ سلامتی والا ہے۔

مردم شد اہلِ دعوت حق حضور
مرشد خود بیں بود اہل الغرور

اہلِ دعوت آدمی اللہ کی حضوری والے ہوتے ہیں۔ خود پسند پیر مغرور لوگوں میں سے ہوتا ہے۔

باہوا بہرِ خدا بہر رسول
اطلاع زیں مدہ اہل الوصول

باہو خدا اور رسول کے واسطے اہل وصول کو ایسی خبر مت دے۔

ملک و فلک بہ زیر پایہ فقیر
جاودانی بر زیر سایہ فقیر

زمین و آسمان و فرشتے فقیر کے پاؤں کے نیچے ہیں۔ فقیر کے سایہ میں ہمیشہ رہنا بہتر ہے۔

ہر کہ را رخصت نباشد از رسول
ایں مراتب کے رسی وحدت وصول

جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت نہ ملے وہ ان وحدت و وصل کے مرتبے تک کب پہنچ سکتا ہے۔

بر در درویش رو ہر صبح و شام
تا ترا حاصل شود مطلب تمام

ہر دن صبح و شام کو درویش کے دروازے پر پڑا رہ تاکہ تجھ کو تیرے تمام مطلب حاصل ہو جائیں۔

در جہانش کم بود بے غم بود
غم مرا غم می برد غم غم خورد

جہاں میں ایسے آدمی بہت کم ہوتے کہ جن کو کوئی غم نہ ہو۔ میرا غم غموں کو دور کرتا ہے۔ میرا غم غموں کو کھاجاتا ہے۔

ایں جہاں و آں جہاں است یک نفس
کے تواند کشت نفس بد ہوس

ایک یہ دنیا ہے دوسری آخرت ہے نفس ایک ہے۔ ہوس پرست نفس کو تو کیسے مار سکتا ہے۔

کار مرداں است تقویٰ باطنی
ہر کہ ایں تقویٰ نداند رہزنی

کامل لوگوں کا کام باطن کا تقویٰ ہے۔ جو یہ تقویٰ نہیں جانتا وہ ڈاکو ہے۔

(تخریج از محک الفقراء)

ترجمہ:۔ دوزخ کی آگ اور شیطان لعین سے کیسا خوف وڈر۔ اے دل جس کی زبان پر لاالٰہ الا اللہ جاری ہے۔

نبود ملک دو عالم نبود چرخ کبود
کہ بود قبلِ زماں لَا الٰہ الاَّ اللہ

ترجمہ:۔ دونوں جہان اور نیلا آسمان نہیں تھا کہ زمانہ سے پہلے لَا اِلٰہ الاَّ اللہ تھا۔

شد مزدری کشتنِ آں خویش داد
شوق وحدت خویش را درویش داد

ترجمہ:۔ عاشق کے قتل کا بدلہ خود اُس کو اُس کے سپرد کرنا ہے۔ اپنی وحدت کے شوق کو درویش کے دل میں پیدا کرتا ہے۔

گشت فارغ آئینہ اند ہر مقام
نام اللہ ختم شد بر من تمام

ترجمہ:۔ آئینہ دل ہر اُس مقام میں فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ کا نام مجھ پر مکمل طور پر ختم وظاہر ہو گیا۔

آں سرودِ بے دیگر است سنّت رسول
قتل سازد نفس را اہل الوصول

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے سوا ہر بات وگانا بجانا بے ہودگی ہے نفس کو قتل کردے اے اللہ کے ساتھ واصل ہونے کی اہلیّت رکھنے والے۔

عارفاں بے نغمہ مطرب مست حال
مستیٔ اُو خاص از وحدت وصال

ترجمہ:۔ عارف گانے والے کے نغمہ کے بغیر ہی اپنے حال میں مست رہتے ہیں اس کی مستی وحدت کے وصال کی خصوصیت سے ہے۔

دست مردے گیر تا مردے شوی
جز بمردان نیست راہ راہبری

ترجمہ:۔ کامل مرد کا ہاتھ پکڑ مرید ہوتا کہ تو بھی کامل مرد ہو جائے۔ راستہ کی راہبری کامل مردوں کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔

یک قدم بر نفس خود نہ داں وگر نہ بر ہوا
یا رضائے دوست باید یا رضائے خویشتن

ترجمہ:۔ ایک قدم اپنے نفس پر رکھ اور دوسرا قدم خواہشات پر رکھ یا تو دوست کی رضا حاصل کرے یا اپنی مرضی چلا لے۔

ہر کہ طالب عقل و نقل و سیم و زر
معرفت مولیٰ نہ بیند یک نظر

ترجمہ:۔ جو کوئی عقل اور نقل اور سونے چاندی کا طلب گار ہے وہ مولیٰ کی معرفت بالکل نہیں پا سکتا ہے۔

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بُتاں
بیت المقدس است مکن جائے دیگراں

ترجمہ:۔ دل بہت بڑا کعبہ ہے اس کو بتوں سے خالی کر یہ پاکیزہ گھر ہے اس میں کسی اور کو جگہ مت دے۔

مردانِ خدا خدا نباشد
لیکن ز خدا جُدا نباشد

ترجمہ:۔ اللہ والے لوگ اللہ نہیں ہوتے لیکن اللہ سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

ہر کہ دارد خبر از باطن فقر
قہر قہرش قہر حق زیر و زبر

ترجمہ:۔ جو فقر کے باطنی راز کی خبر رکھتا ہے اُس کا قہر اللہ کا قہر ہے جو زیر و زبر کر دیتا ہے۔

سادہ لوحانِ جنوں از بیم محشر غافل اند
بیم رسوائی نباشد نامۂ ننوشتہ را

ترجمہ:۔ سادہ دل مجنوں محشر کے خوف سے غافل ہیں خط نہ لکھنے والے کو رسوائی کا خوف نہیں ہوتا۔

رازِ حق اندر جہاں بر زد آواز
خود صدائے کے نگہدارد ز راز

ترجمہ:۔ اللہ کا راز جہان میں آواز دیتا ہے وہ خود آواز ہے تو اس راز پر کون نگاہ رکھ سکتا ہے۔

ازاں حرفے بشرفے مصطفٰی است
کہ بیروں از کتب سرِّ الٰہ است

ترجمہ:۔ ان مشرف حروف میں سے ایک حرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اللہ کے اسرار کتابوں میں نہیں سما سکتے کتابیں ان کے لیے ناکافی ہیں۔

نہ آنجا قطرہ باشد از سیاہی
سراسر وحدت است سرِّ الٰہی

ترجمہ:۔ اس جگہ سیاہی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہوتا اللہ کے رازوں میں سے وحدت بھی ایک راز ہے۔

وحی نامحرم است زاں دل نوشتہ
مقامے کے رسد بادل فرشتہ

ترجمہ:۔ اس دل پر لکھا ہُوا ہے کہ وہ وحی سے محروم ہے جس مقام تک کہ فرشتہ
کے دل کی رسائی ہے۔

درختے کہ اکنوں گرفت اسپ پا
بہ نیروے شخصے بر آید زجا

ترجمہ:۔ جس درخت نے ابھی جڑ پکڑی ہے وہ ایک آدمی کی ایک طاقت سے
اُکھڑ جاتا ہے۔

ہر کرا قدرت نماید باظہور
غرق فی اللہ گشت وحدت باحضور

ترجمہ:۔ جس کسی پر قدرت اپنا اظہار کرنا چاہتی ہے وہ فوراً فنا فی اللہ ہو جاتا
ہے اور وحدت میں حاضر ہوتا ہے۔

دیدہ از دل می کشاید راز تن
روز باحق جلیس و ہم سخن

ترجمہ:۔ جب دل کی آنکھ کھُل جاتی ہے تو وہ جسم کے راز کو جان لیتا ہے۔ ایک
دن اللہ کا مصاحب اور اُس سے ہم کلام ہوتا ہے۔

ہر کہ را شد از مربی التفات
بے حجاب غرق فی اللہ شد نجات

ترجمہ:۔ جس کسی کی اپنے مربی کے ساتھ خاص توجہ ہے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے
آناً فاناً فنا فی اللہ ہو کر نجات پا لیتا ہے۔

دل کہ جنبد می جنباند عرش را
دل بجنبد با سرود و سرہوا

ترجمہ:۔ جب دل متحرک ہوتا ہے تو عرش کو ہلا دیتا ہے دل حرکت کرتا ہے نغمہ

سے یا آرزؤں کی فکر میں۔

چناں کن اسم را در جسم پنہاں
کہ می گردد الف در بسم پنہاں

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کو جسم میں اس طرح پوشیدہ کر لے جیسے کہ الف بسم میں پوشیدہ ہے کہ اصل میں باسم اللہ ہے۔

رو نماید بہرِ مشتاقی
رفت فانی چو یافتم باقی

ترجمہ:۔ وہ اپنے چاہنے والوں کے لیے اپنی رُونمائی کرتا ہے، جب میں نے باقی کو پالیا تو فانی فنا ہو گیا۔

خوش آں رُوئے کہ از چشم بد اندیشاں نہاں باشد
خوش آں خاکے کہ چوں خرما بجیبِ استخواں باشد

ترجمہ:۔ وہ چہرہ بہتر ہے جو بُرا چاہنے والوں سے چھپا ہوُا ہے وہ مٹی بہتر ہے کہ جو کھجور کی گٹھلی کی طرح ہڈیوں کے اندر چھپی ہوئی ہے۔

پردہ بود مرا شعلہ چو انگر گشتہ
خوش نشینم بہ سرا پردہ خاکسترِ خویش

ترجمہ:۔ مجھ پر پردہ تھا جو چنگاری کے شعلہ نے جلا دیا میں بخوشی اپنے جلے ہوئے پردہ کے پاس بیٹھتا ہوں۔

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملکِ سلیمانی

ترجمہ:۔ خاقانی پر تیس سال کے بعد اس معنی کی حقیقت ظاہر ہوئی کہ ایک گھڑی واصل باللہ ہونا سلطنت سلیمانی سے بہتر ہے۔

عمر بہار عارف ہم دم بود خدا
عمر خزاں آنکہ بود از خدا جُدا

ترجمہ :۔ عارف کی زندگی کی بہار کا وہ وقت ہے جب وہ واصل باللہ ہے۔ عارف کی زندگی کا موسم خزاں اُس وقت ہوتا ہے جب وہ جدائی میں ہوتا ہے۔

ہر کہ ایں جا نہ دید محروم است
در قیامت ز لذّتِ دیدار

ترجمہ :۔ جس نے اس جہان میں دیدار نہیں کیا وہ محروم ہے قیامت میں دیدار کی لذت و ذائقہ سے۔

کور مادر زاد کے بیند صفا
روز و شب با خود پرستی سر ہوا

ترجمہ :۔ مادر زاد اندھا صاف کب دیکھ سکتا ہے وہ تو دن رات اپنی پوجا اور نفسانی خواہشات میں ہے۔

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم
پروانہ وار سوزم و دم بر نیاورم

ترجمہ :۔ میں بلبل نہیں کہ نعرے مار مار کر میں درد کر لوں میں پروانہ کی طرح جل جاؤں گا اور میری آواز باہر نہیں آئے گی۔

پروانہ نیستم کہ بیک شعلہ جاں دہم
مرغ سمندرم کہ در آتش نشستہ اَم

ترجمہ :۔ میں پروانہ نہیں ہوں کہ ایک شعلہ پر جان دے دُوں میں سمندر کا پرندہ ہوں اور آتش عشق میں بیٹھا ہوں۔

ہر کہ شد گمنام باحق نام شد
ترک غوغا غیرتش آرام شد

ترجمہ:۔ جس نے اپنے نام کو مٹا دیا اُس کا نام اللہ کے نام کے ساتھ منسوب ہو گیا وہ اُس کے غیر کا ذکر و شور مچانے سے آرام میں ہو گیا۔

چوں آب و شیر یک شود آں آب و شیر
ایں چنیں عرفش بود فی اللہ اُمیر

ترجمہ:۔ جب پانی دودھ میں مل جائے تو وہ پانی بھی دودھ ہے وہ اس پہچان سے اللہ کی طرف سے امیر و حاکم ہو جاتا ہے۔

مردانِ خدا خدا نباشد
لیکن ز خُدا جُدا نباشد

ترجمہ:۔ خدا رسیدہ بندے خدا نہیں ہوتے لیکن خدا سے جُدا بھی نہیں ہوتے۔

طواف کعبۂ دل کن اگر دلے دارد
دلے است کعبہ اعظم تو گل چہ پنداری

ترجمہ:۔ دل کے کعبہ کا طواف کر اگر تو ایسا دل رکھتا ہے دل سب سے بڑا کعبہ ہے تو اس مٹی کو کیا جان سکتا ہے۔

نہ عرش و کرسی و لوح و قلم فزوں باشد
دلے خراب کہ اُو را ہیچ نہ شماری

ترجمہ:۔ عرش کرسی لوح محفوظ اور قلم دل سے بڑھ کر نہیں ہیں اور جو دل خراب ہے اُس کا کسی میں شمار نہیں۔

دل یکے خانہ ایست ربّانی
خانہ دیو را چہ دل خوانی

ترجمہ:۔ دل اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے جو دل شیطان کا گھر ہے اس کو دل مت کہو۔

قلب از نور وحدت گشت پیدا
نہ از مادر پدر باشد ہویدا

ترجمہ:۔ دل اللہ کے نور وحدت سے پیدا ہوا ہے۔ ماں باپ کے ملاپ کے ملاپ سے ظاہر و پیدا نہیں ہوا ہے۔

قدم بر جسم خاکی نہ سرفرازی تماشا کن
با ایں پل چوں بر آئی آسمان در زیر پا باشد

ترجمہ:۔ خاکی جسم پر اپنا قدم رکھ اور سرداری کا تماشا کر۔ جب تو اس پل سے گزر گیا تو آسمان تیرے پاؤں کے نیچے ہو گا۔

چہ حاجت رَبِّ اَرِنِی آیت اللہ
کہ ظاہر باطنم شد غرق فی اللہ

ترجمہ:۔ آیت رَبِّ اَرِنی کہنے کی مجھے کیا ضرورت ہے جبکہ میرا ظاہر و باطن فنا فی اللہ ہو چکا ہے۔

تا نہ گردد عین تو باعین تو
کے رسی با معرفت حق جستجو

ترجمہ:۔ جب تک تیری ذات ذات میں فنا نہیں ہو گی تو اللہ کی جستجو اور معرفت تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔

خود نمائی پردہ خود را ببین
خود نمائی رفت با حق شد یقین

ترجمہ:۔ شیخی اور اپنے آپ کے اظہار کو درمیان میں پردہ جان جب تو

اپنا اظہار کرنا چھوڑ دے گا تو یقیناً اللہ سے واصل ہو گا۔

لام را رُوئے چو باشد ذوالفقار
قتل سازد نفس گبرو اہلِ نار

ترجمہ:۔ جب لام (یعنی لاالٰہ) کی تلوار تیرے سامنے ہو گی تو تُو آتش پرست نفس اور دوزخی کو قتل کر دے گا۔

ہر انکو غافل از وئے یک زمانہاست
در آندم کافر است و دُور آنہاست

ترجمہ:۔ جو اس سے ایک گھڑی کے لیے بھی غافل ہُوا وہ اُسی وقت کافر ہو گیا اور اس سے دُور ہو گیا۔

حضوری بخش اے پروردگارم
کہ با غائب شدہ طاقت نیارم

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار تو مجھے حضوری کی نعمت عنایت فرما دے کہ میں تجھ سے دور و غائب رہنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

باہو قتل کُن فرعونِ نفس خویش را
ایں مراتب می بود موسیٰ ز حق درویش را

ترجمہ:۔ اے باہو تُو اپنے اس فرعون نفس کو قتل کر دے یہ مرتبہ ہوتا ہے اللہ کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو اور اللہ کے درویش کو۔

جان بجاناں بدہ اے جانِ من
عارفاں را بس بود ایں یک سخن

ترجمہ:۔ اے میری جان تو اپنی جان محبوب پر قربان کر دے۔ عارفوں کے لیے بس یہ ایک بات ہی کافی ہے۔

ہر کہ سخن بہ سخن ضم کند
پارہ خونِ جگر کند

ترجمہ:- جو بات کو بات سے ملا دے۔ وہ اپنے جگر کے خون کے ٹکڑے کرتا ہے۔

کعبہ را در دل بہ بینم بروئے خُدا
در مدینہ دائم ہم صحبتے با مصطفیٰ

ترجمہ:- میں کعبہ کو دل میں دیکھتا ہوں اور اللہ کے سامنے حاضر ہوں۔ ہمیشہ مدینہ میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہتا ہوں۔

خلق ظاہر خویش و اندومن بباطن رسول
عارفاں را راہ ایں است بشنوائے اہلِ وصول

ترجمہ:- بظاہر مخلوق مجھ کو اپنے ساتھ جانتی ہے اور میں باطن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں۔ اے واصلانِ حق سنو اصل میں عارفوں کی یہ راہ وروش ہے۔

دو چشمِ خویش را بر بند چوں باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

ترجمہ:- اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لے تو دل کی آنکھ کھلے گی اور تجھے گمشدہ آواز اپنے اندر سنائی دے گی جس کو آواز الست کہتے ہیں۔

آدمی را می شناسد با آواز
معرفت معلوم گردد ہر ز راز

ترجمہ:- آدمی گفتگو سے پہچانا جاتا ہے۔ معرفت رازداری سے معلوم

آدمی را می شناسد باخموش
ذکر و فکر و خلوت و خون جگر نوش

ترجمہ:۔ تو آدمی کو اُس کی خاموشی سے پہچان لے گا کہ وہ ذکر اور فکر کرتا اور خلوت وتنہائی میں اپنے جگر کا خون پیتا ہے۔

آدمی آنست ہم صحبت نبی
آدم نبی شافع بود بادے شفیع

ترجمہ:۔ آدمی وہ ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مصاحب ہو اور آدم علیہ السلام اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔

با آدمی بادل زبان و رُوح دراز
آدمی آنست سجدہ با نماز

ترجمہ:۔ آدمی دل اور زبان اور رُوح کے ساتھ رازداری رکھتا ہے۔ آدمی وہ کہ جو سجدہ اور نماز میں مشغول ہوتا ہے۔

بے نمازاں بود آدم کجاست
از سگاں بدتر خوک و خراست

ترجمہ:۔ بے نماز آدمی کب ہو سکتے ہیں وہ کتوں سے بُرے سؤر اور گدھے ہیں۔

آدمی آنست زد بر عرش چنگ
کے شناسد آدمی از رُوئے رنگ

ترجمہ:۔ اصل میں آدمی وہ ہے کہ عرش پر پنجہ مارے آدمی کو اس کے رنگ اور صورت سے کون پہچان سکتا ہے۔

ہر کہ از خود می بر آید آدمی

ترجمہ:۔ جو اپنی خودی کو ترک کر دے وہ آدمی ہے وہ مٹی اور راکھ ہو جائے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

رُوئے خنداں خیر طلبش با رضا
طلب مولیٰ می بر آرد از ہَوا

ترجمہ:۔ خندہ پیشانی اور رضا و رغبت سے اس کی خیر کا طلب گار ہو نفسانی خواہشات سے آزاد ہو کر مولیٰ کا طلب گار ہو۔

آدمی سریست باسرارِ حق
آدمی بودست کم اندر خلق

ترجمہ:۔ اللہ کے اسرار میں سے آدمی ایک راز ہے۔ مخلوق میں آدمی بہت ہی کم ہوتے ہیں۔

مشکل آدم شناسی از قیاس
کے شناسد آدمی را از لباس

ترجمہ:۔ تو آدمی کو قیاس سے مشکل ہی پہچان سکتا ہے۔ آدمی کو لباس سے کون پہچان سکتا ہے۔

چشم می باید شناسی دل صفا
می شناسد عارفاں مرد خدا

ترجمہ:۔ صاف دل والوں کی شناخت کرنے کے لیے چشم بینا درکار ہے اللہ والے عارفوں کو پہچان لیتے ہیں۔

آدمی از نُور نُور از نُور بین
نور با نورش رسد صدق و یقین

حاصل کر لیتا ہے صدق و یقین کے ساتھ۔

نیست آدم آنکہ با عقل و شعور
آدم آں است آنکہ با حق شد حضور

ترجمہ:۔ جو عقلمند اور باشعور ہے وہ درحقیقت آدمی نہیں ہے اصل میں آدمی وہ ہے جو بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوتا ہے۔

گرچہ آدم صورتِ سیرت بخر
نیست آدم آنکہ از حق بے خبر

ترجمہ:۔ اگرچہ وہ شکل وصورت میں آدمی ہے لیکن سیرت میں گدھا ہے وہ آدمی نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے بے خبر ہے۔

غیب داں گر غیب بخشد غیب نیست
ہر چہ بینی چشم خود آں غیب نیست

ترجمہ:۔ غیب جاننے والا اللہ اگر کسی کو علم غیب عنایت کرے تو وہ غیب نہیں جو کچھ تو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے وہ تیرے لیے غیب نہیں ہے۔

غیب آں باشد کہ گوئی سر ہوا
دل ضمیرش آئینہ با حق صفا

ترجمہ:۔ غیب وہ ہوتا کہ تو اپنی خواہش نفسانی سے کہے دل پر جو بات وارد ہو تو دل اللہ کا صاف آئینہ ہے۔

مرشد آں باشد قوی در راہ اِلٰہ
طالباں را باز داد از گناہ

ترجمہ:۔ اللہ کے راستہ پر چلانے والا وہ پیر طاقت ور ہے کہ مرید دل کو گناہوں سے دُور رکھے۔

تو نہ نمی دانی کہ آں با تو قریب
نفس راہزن را بود با تو رقیب

ترجمہ:- تو نہیں جانتا کہ وہ تجھ سے قریب ہے تیرا اڈا کہ نفس ہی تیرا رقیب و دشمن ہے۔

گنج را بے رنج از دل یافتم
صد ہزاراں گنج در دل ساختم

ترجمہ:- خزانہ کو بغیر تکلیف کے دل کے اندر میں نے پایا ہے اور ایک لاکھ خزانے دل سے پیدا کیے ہیں۔

و ز ہزاراں چلہ یک دم سوز بہ
از خدائے معرفت تحقیق شد

ترجمہ:- ایک گھڑی کا سوزشِ عشق ہزار ہا چلوں سے بہتر ہے اللہ کی طرف سے معرفت کی یہ تحقیق ہوئی ہے۔

عارفاں را تقویٰ از توفیق شد
از خدائے معرفت تحقیق شد

ترجمہ:- عارفوں کو پرہیز گاری اللہ کی توفیق سے ہوتی ہے اور خدا کی معرفت جستجو سے ہوتی ہے۔

عارفاں را تقویٰ شد از صدق دین
تقویٰ غوغا ظاہر و خلقش مبین

ترجمہ:- عارفوں کو تقویٰ دین کی صداقت سے حاصل ہوتا ہے تقویٰ کو مخلوق میں ظاہری شہرت سے مت دیکھ۔

دل بہ دریائے محیط است کبریا
موج دم دُرّے است تُو تُو بے بہا

ترجمہ:۔ دل کبریا کے دریا کو احاطہ کیے ہوئے ہے سانس کی آمدورفت بے قیمت موتی ہے۔

مذکور طلب چہ خواہی از ذکر
ایں است ہمہ خلاصہ فکر

ترجمہ:۔ مذکور ذکر کی طلب کب چاہتا ہے یہ اصل میں فکر کا خلاصہ ہے۔

نیم نظر فقیر بہ از کیمیا
زاں نظر واصل شود عارف خدا

ترجمہ:۔ فقیر کا نیم وا آنکھوں سے دیکھنا کیمیا سے بہتر ہے کیونکہ اس نظر سے عارف باللہ واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

آفریں بہ نفس مرکب زیر بار
می رساند معرفت باکردگار

ترجمہ:۔ شاباش ہے اُس کو جو نفس پر سوار ہے اور اپنا بوجھ اُس پہ لادھا ہوا ہے ایسا نفس ایسے سوار کو بارگاہِ خدا تک پہنچاتا ہے۔

مرد مرشد می برد در ہر مقام
مرشدے نامرد طالب زر تمام

ترجمہ:۔ مرشد کامل ہر مقام پر مرید کو پہنچا دیتا ہے ناقص پیر مرید سے پیسوں کا طلب گار ہوتا ہے۔

علم نہ علم است کہ بر ارباب جاہ
جادو است آں از پئے تسخیر شاہ

ترجمہ:۔ ذی وقار درباری لوگوں کا علم علم نہیں ہے بلکہ بادشاہوں کو مسخر کرنے کے لیے جادو ہے۔

خواجہ تکرار بسے زاں رود
تا شود شس خو کہ بہ سلطاں رود

ترجمہ:۔ خواجہ تکرار بسیار سے اس جگہ پہنچ جاتا ہے تاکہ اس کی عادت ہو کہ بادشاہ کے حضور حاضر ہوں گے۔

از وصال مست باشد لازوال
ابتدائے مست باشد بے وصال

ترجمہ:۔ وصال سے ہمیشہ کے لیے مست ہو جاتا ہے شروع میں مستی حصول وصال کے لیے ہوتی ہے۔

طالباں را با طلب مطلوب خویش
ہر مطالب آئینہ بنمود پیش

ترجمہ:۔ طالبوں کو اپنے مطلوب کی ہی طلب ہوتی ہے ہر خواہش کے شیشہ میں اس کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں۔

رنگ و روئے خویش بین در آئینہ
رونما آئینہ طلب در آئینہ

ترجمہ:۔ اپنے رنگ اور چہرہ کو آئینہ میں دیکھ آئینہ چہرہ دکھانے والا ہے تو آئینہ کو طلب کر۔

حربہ جنگی راحت است از بہر تن
نفس توئی نفس خود را خود بزن

ترجمہ:۔ جنگی ہتھیار سے جسم کو آرام ملتا ہے کہ روح نکل جاتی ہے تو خود نفس ہے تو اپنے نفس کو خود ہی قتل کر۔

کے تواند کشتہ نفس خویش را
خویشتن کشتن ابتداء درویش را

ترجمہ:۔ اپنے نفس کو کون مار سکتا ہے اپنے آپ کو مارنا درویش کی عادت ہوتی ہے۔

ایں نہ درویش اند با خود پسند
بلکہ آں باشند کہ در عالم پرند

ترجمہ:۔ اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنے والے یہ درویش نہیں ہیں بلکہ یہ تو چاہتے ہیں کہ جہان میں پرواز کریں۔

بہر لقمہ نان ہر دم انتظار
ایں چنیں درویش بسیار اند خوار

ترجمہ:۔ ہر وقت روٹی کے لقمہ کا انتظار کرنے والے درویش بہت زیادہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔

با دل رنگیدہ درویشے کجا
رسوا کردند نفس را بہر از خدا

ترجمہ:۔ رنگین دل والا درویش کب ہو سکتا ہے درویش تو اپنے نفس کو خدا کے لیے ذلیل کرتا ہے۔

بے نیاز و گنج در رنج و ذائقہ
ذائقہ لذت دہد با فائقہ

ترجمہ:۔ وہ خزانہ دولت رنج اور مزہ دار اشیاء سے بے نیاز ہوتا ہے۔ مزہ اور لذت بلند مرتبہ اُمرار کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

سر دانی چیست بشنو یارِ من
بر سرِ کونین پشت پار زدن

ترجمہ:۔ تجھے معلوم ہے سر کیا ہے تو میرے دوست سُن لے دونوں جہان کے سر اور پیٹ پہ لات مارنا ہے۔

جود دانی چیست جاں دادن بدد
ترک غیرے اوست اندر جستجو

ترجمہ:۔ تجھے معلوم ہے جود کیا ہے وہ اپنی جان کا نذرانہ اُس کی خدمت میں پیش کرنا ہے اس کی تلاش میں غیر اللہ کو ترک کر دینا ہے۔

باہوا کثرت بود سلک و شمار
تا نہ گردد مرد فی اللہ جاں نثار

ترجمہ:۔ باہو سالکوں میں شمار اکثر اس طرح ہوتا ہے کہ مرد حق اپنی جان کی قربانی اس کی راہ میں کرتا ہے۔

راہ می شناسم از نظر
عارفاں حق بدند بہ اَز خضر

ترجمہ:۔ میں اس کی راہ کو ایک نظر میں جان لیتا ہوں کیونکہ عارف باللہ خضر سے بہتر ہوتے ہیں۔

ہر کہ پوشد خویش را آں باخدا
ہر کہ خود با خود فرد شد سر ہوا

ترجمہ:۔ جو اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ فنا فی اللہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے وہ نفسانی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفانے کے پسندند خود فردش

ترجمہ:۔ جب تک ہو سکے اپنے آپ کو مخلوق سے پوشیدہ رکھ عارف حضرات اپنا سودا کرنا بیچنا کب پسند کرتے ہیں۔

مرد آں باشد بپوشد خویش را
راہِ عرفاں ایں بود درویش را

ترجمہ: مرد کامل وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو پوشیدہ رکھے۔ درویش کے عرفان کا بس یہی ایک راستہ ہے۔

طالباں را از طلب معلوم کُن
زاں طلب معلوم کردن ہر سخن

ترجمہ: طالبوں کا حال ان کے سوالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی طلب سے مجبور ہو کر ہر قسم کے سوالات کرتے ہیں۔

جذب دانی چیست بودن سوئے دوست
مشتغل بودن دراں در فکر اُوست

ترجمہ: تجھے معلوم ہے جذب کیا ہے وہ دوست کے ساتھ ہونا ہے اس حالت میں اس کی فکر میں مشغول رہنا ہے۔

قال دانی چیست دائم ذکر دوست
مشتغل بودن دراں در فکر اُوست

ترجمہ: تجھے معلوم ہے قال کیا ہے وہ ہمیشہ دوست کا ذکر کرنا ہے اس کو ہمیشہ اس کی فکر میں مشغول رہنا ہے۔

حال دانی چیست در حق گم شدن
سر خود یکبار زیں عالم زدن

ترجمہ: تجھے معلوم ہے حال کیا ہے وہ نور خدا میں گم ہونا ہے۔ اپنے آپ کو ایک مرتبہ اس عالم اسرار میں داخل کرنا ہے۔

حق باھُو

اللہ اللہ ایں چہ باہو باخدا
من نمی بینم ز حق باہو جُدا

ترجمہ

سُبحان اللہ سُبحان اللہ یہ باہو واصل باللہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے باہو کو جُدا نہیں جانتا۔

اَللہ اَللہ ایں وہابِ کج نگر
بر دلم ثبت است کانقش الحجر

ترجمہ

اللہ اللہ یہ وہابی تنگ نظر۔ اللہ میرے دل پر پتھر کے نقش کی طرح نقش ہے۔

اللہ اللہ ایں چہ نام نازنیں
کس ندارد در جہاں نامِ چنیں

ترجمہ

اللہ اللہ یہ کیسا پیارا نام ہے جہاں میں کوئی ایسا نام نہیں رکھتا۔

اللہ اللہ ایں چہ نامِ پُر اثر
ایں چنیں اسمے نمی دارد بشر

ترجمہ

اللہ اللہ یہ کیسا با اثر نام ہے کہ اس جیسا نام کوئی انسان نہیں رکھتا۔

سرّ ہو باہو است باہو سرِّ ہُو
سر بسر باہو ست باہو ہُو بہو

ترجمہ

باہو ہُو کا اسرار جانتا ہے۔ باہو ہُو کا راز ہے۔ ہو بہو مکمل طور پہ باہو ہُو کے ساتھ ہے۔

باہو بایک نقطہ باہو می شود
خاکِ باہو صاف بوئے ہُو دہد

ترجمہ

باہو کی ایک نظر میں ہُو کے ساتھ واصل ہو جاتا ہے اور باہو کی خاک ہُو کی خوشبو دیتی ہے۔

جسم باہو غرق دریا ہُو شدہ
بائے دریا گشت ہُو باہُو شدہ

ترجمہ

باہو کا جسم ہُو کے دریا میں غرق ہو گیا ہے۔ 'با' ہُو کے دریا میں باہو ہو گیا۔

اسمِ باہو اسمِ اعظم داں یقیں
ہائے ہُو دو چشم باہو عین بین

ترجمہ

باہو کے نام کو یقیناً جان اسمِ اعظم جان ۔ ھُو کی ہے کو باہو کی دو آنکھیں اور ذات جان ۔

تُو چہ دانی سِرّ باہو باصفا

ہست باہو سرِّ اسرارِ خُدا

ترجمہ

تُو باہو کے اسرار کو کیا جانے صفات کے ساتھ ۔ باہو خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے ۔

منزلِ او ہست بیروں از گماں

می کند پرواز اَز آز لامکاں

ترجمہ

اس کی منزل گمانوں سے باہر ہے ۔ وہ لامکاں سے اُوپر پرواز کرتا ہے ۔

نیم نظرش بہتر از صد آفتاب

پیشِ اُو صد سنگ و ماگشت آب

ترجمہ

اس کی ادنیٰ نظر سو سورج کی روشنی سے بہتر ہے ۔ اس کے سامنے صدہا قسم کے مجھ جیسے پتھر پانی بن گئے ۔

نیم نظرے گر کند سوئے دلے

نعرۂ ہو ھُو کشد چوں قمریئے

ترجمہ

اگر وہ آدمی اسی نظر دل کی طرف کر دے تو مثل قمری کے ہُو ہُو کا نعرہ مارے۔

تُربتِ باہو چوں کوہِ طورِ داں
موسیا! برخیز نُورے شُد عیاں

ترجمہ

باہو کی قبر کو کوہِ طور کی طرح جان۔ سیاہی کو دُور کر تو نُور ظاہر ہوگا۔

ہُو بر آید دمبدم از خاک اُو
ہُو کُند ہُو ہُو کُند خاشاک اُو

ترجمہ

اس کی مٹی سے پے در پے ہُو کی آواز آئے گی۔ اس کے جسم کا ذرّہ ذرّہ ہُو ہُو کرے گا۔

از در و دیوار باہو دمبدم
ہُو بر آید لیک دارد گوش کم

ترجمہ

باہو کے در و دیوار سے لگاتار ہُو کی آواز آتی ہے لیکن کان سننے والے چاہئیں۔

مُردہ پیراں خاک اندر خاک شد
زندہ باہو پاک بر افلاک شد

ترجمہ

نا اہل پیر قبر میں جا کر مٹی ہو جاتے ہیں۔ اور باہو آسمانوں پر جا کر زندہ ہو جاتا ہے۔

می نماید مُردہ باہُو مُردہ را
زندہ دل بینند باہو با خُدا

ترجمہ

باہو مُردوں کو مُردہ نظر آتا ہے اور زندہ دل باہو کو خدا کے ساتھ دیکھتے ہیں۔

دست چوں در دامنِ باہو زدم
محرمِ دل واقفِ باہُو شدم

ترجمہ

میں جب باہو کے دامن کو پکڑتا ہوں تو دل کے اسرار سے واقف باہو کے ساتھ ہوتا ہوں۔

مدّتے شد تشنہ لب گردیدمے
از عطش باہر نفس نالیدمے

ترجمہ

ایک مدّت سے میں پیاسا پھر رہا تھا اور پیاس سے ہر نفس کے ساتھ میں رہ کر عرض حال کر رہا تھا۔

شربتِ شیریں مرا باہو چشاند
اسمِ اللہ ہمچو گل در دل نشاند

ترجمہ

باہو مجھے میٹھا شربت پلاتا ہے اور اللہ کا نام پھول کی طرح دل

کے اُوپر نقش کرتا ہے۔

از خمِ میم محمّد داد جام
پُختہ شد از عشق مارا جانِ خام

ترجمہ

حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے میم کا خمدار جام دیتا ہے کہ میری ناقص رُوح میں عشق پُختہ ہوتا ہے۔

اِسم اللہ در دلم پیچے خورد
طائرِ دل رخت بر بالا کشد

ترجمہ

اللہ کا نام میرے دل کے اُوپر گھومتا ہے اور دل کا پرندہ اپنا سامان عالمِ بالا کی طرف لے کر اُڑتا ہے۔

پیشوائم شُد محمّد پیشوا
در دِلم اسمِ محمّد کرد جا

ترجمہ

حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیشوا ہیں اور محمّد کے نام نے میرے دل میں جگہ کر لی ہے۔

ایں ہمہ از فیضِ باہو یافتم
جاں دل قربان باہو ساختم

یہ تمام فیض میں نے ہُو کے ساتھ پایا ہے۔ دل اور جان میں نے ہُو کے اُوپر قربان کر دیئے ہیں۔

منزلِ قادریّت

قادری را ہست قوت از قدیر
باز آرد از کماں برجستہ تیر

ترجمہ

قادری کو قدیر سے قوت حاصل ہے کہ وہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس لے آتا ہے۔

زہ کند قوسِ قضا را ایں چنیں
می زند تیرے کہ لرزاند زمیں

ترجمہ

قضا کی کمان سے وہ تیر اس طرح کھینچتا ہے اور تیر کو نشانے پر مارتا ہے تو زمین کانپ جاتی ہے۔

قادری را دستِ قدرت می شمر
الحذر از الحذر از دستِ قدرت الحذر

ترجمہ

قادری کو قدرت کا ہاتھ شمار کر۔ پناہ ہے پناہ ہے دست قدرت سے پناہ چاہیئے۔

ہر کہ می باشد عدوِّ قادری
مردہ دل باشد شقی مادری

ترجمہ

جو کوئی قادری کا دشمن ہوتا ہے وہ مردہ دل اور مادر زاد بدبخت ہوتا ہے۔

ہر طریقہ شد غلامِ قادری
قادری را داد قادر برتری

ترجمہ

ہر سلسلے کو قادریوں کا غلام جان کیونکہ قادر نے قادریوں کو برتری دی ہے۔

ابتدائے قادری را کے رسد
سالہا بر سنگ گر سر می زند

ترجمہ

قادری کی ابتدار کو کون پہنچ سکتا ہے اگرچہ سالہا سال پتھر پر سر مارے۔

دیگراں چوں کشش مکش بادم کنند
قادری بہ لامکاں یک دم روند

ترجمہ

دوسرے بہت کوشش کے بعد سانس کے اُوپر قدرت پاتے ہیں اور قادری کو لامکاں تک ایک منٹ میں لے جاتے ہیں۔

دیگراں اذکار دارند در شمار
قادری یک دم بمولیٰ جاں سپار

ترجمہ

دوسرے ذکر کو اذکار کی گنتی اور شمار رکھتے ہیں اور قادری ایک سیکنڈ میں اپنی جان مولا کے سپرد کر دیتا ہے۔

آں یکے شد با سرودِ خام مست
قادری سرمستِ آوازِ الست

ترجمہ

دوسرے ناقص گانے بجانے میں مست ہیں اور قادری الست کی آواز میں مست ہے۔

آں یکے با چلّہ و خلوت خراب
قادری عین عنایت بے حجاب

ترجمہ

وہ چلّے اور خلوت نشینی کے اندر بھٹکتے ہیں اور قادری اس کی خاص عنایت سے بے حجابانہ ملتا ہے۔

آں یکے از بہر زر تسبیح خواں
قادری از مال و زر خواہد اماں

ترجمہ

بہت سے پیسے کے لیے تسبیح پڑھتے ہیں اور قادری مال و دولت سے امان چاہتا ہے۔

قادری تارک ز دنیائے پلید
ابتدائے قادری چوں بایزید

ترجمہ

قادری ناپاک دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ قادری کی ابتدا بایزید بسطامی کی طرح ہوتی ہے۔

قادری حاضر بہ بزم مصطفےٰ
قادری قادر بود در دوسرا

ترجمہ

قادری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم میں حاضر ہوتا ہے۔ قادری دونوں جہانوں میں متصرف ہوتا ہے۔

قادری را دائمی باشد حضور
شہ سوارِ شیرِ نر اہل القبور

ترجمہ

قادری کو دائمی حضور حاصل ہوتا ہے۔ قادری شہ سوار اور شیر نر اہلِ قبور سے ہوتا ہے۔

قادری را تو چہ دانی اے گدا
قادری ہمراز دائم با خدا

ترجمہ

اے گدا اگر تو قادری کو کیا جانتا ہے۔ قادری ہمیشہ خدا کا رازدار ہوتا ہے۔

قادری بر احمد جاں فدا
قادری قربان بر نامِ خدا

ترجمہ

قادری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر جان فدا کر دیتا ہے۔ قادری اللہ کے نام پر قربان ہو جاتا ہے۔

خاک پائے قادریم خاکسار
جاں نثارم جاں فدائم جانسپار

ترجمہ

میں قادری کی خاکِ پا اور اُس کا خادم ہوں۔ میں اپنی جان قربان کرنے والا اور جان سونپنے والا ہوں۔

قادریم سروریم سرفراز
خاکپائے شاہِ میراں شاہباز

ترجمہ

میں قادری ہوں سروری اور سر بلند ہوں۔ میں شاہِ میراں شاہِ جیلانی کے پاؤں کی مٹی اور شہباز ہوں۔

پیر باہو

مرشدِ ما پیرِ باہو بے مثال
مثلِ اُو ہرگز ندیدم باکمال

ترجمہ

باہو میرا بے مثال پیر کامل ہے۔ میں نے اُس کی مثل کوئی باکمال نہیں دیکھا۔

نورِ اسمین است در آغوشِ اُو
دولتِ دارین در کفینِ اُو

ترجمہ

اُس کے پہلو میں دونوں ناموں کا نور ہے۔ اُس کے کفن میں دونوں جہانوں کی دولت ہے۔

شاہدِ ذات است اندر جامِ اُو
قلزمِ قلب است دریا نوشِ اُو

ترجمہ

اپنے جام میں ذات پاک کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کا دل سمندر ہے وہ دریاؤں کو پی جاتا ہے۔

بادۂ عشق است اندر جامِ اُو
بہتر از صد پختگاں یک خامِ اُو

ترجمہ

اس کے جام میں عشق کی شراب ہے اس کا بلندی سو پختہ کاروں سے بہتر ہے۔

ماہتاب دیگراں شُد ناپدید
آفتابش دائماً آمد مزید

ترجمہ

دوسروں کے چاند طلوع ہوتے ہیں اور اس کا آفتاب ہمیشہ منوّر اور نورانی رہتا ہے۔

معرفت را سہل و آساں ساختہ
خام مسکہ در عسل انداختہ

ترجمہ

اُس نے معرفت کو سہل اور آسان کر دیا ہے۔ کچے مکّھن کے شہد میں ڈال دیا ہے۔

ہر چہ گفتہ عین گفتہ عین حق
عارفاں گیرند از وے خوش سبق

ترجمہ

جو کچھ اُس نے کہا بالکل حق کہا عارف لوگ اس سے بہترین سبق حاصل کرتے ہیں۔

ہر کتاب اُوست پیرِ راہبر
ہست در وَے نُور باہو مستتر

ترجمہ

اُس کی ہر کتاب پیر کامل ہے اُس کی ہر سطر میں باہو کا نور چھپا ہوُا ہے۔

سطرِ اُو سرّیست از اسرارِ حق
مخزنِ اسرارِ مولیٰ ہر ورق

ترجمہ

اس کی سطر اللہ کے اسرار میں سے ایک راز ہے اور اُس کا ہر ورق اللہ کے اسرار کا خزانہ ہے۔

حرف اُو درّیست از علم لدن
ہر سخن سرّیست از اسرارِ کُن

ترجمہ

اُس کے حروف علم لدنی کے موتی ہیں۔ ہر بات اُن کے اسرار کا ایک راز ہے۔

جاہل از خواند شود عالم کمال
عالم از خواند شود صاحب وصال

ترجمہ

اگر جاہل پڑھے تو عالم کامل بن جائے اور اگر عامل پڑھے تو واصل باللہ ہو جائے۔

مُردہ دل را زندگی بخشد دوام
زندہ دل را قرب بخشد لاکلام

ترجمہ

وہ مُردہ دلوں کو ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے اور زندہ دلوں کو بیشک اللہ کا مقرب کر دیتا ہے۔

دولتِ دارین شد محتاج را
زو گدائے یافت تخت و تاج را

ترجمہ

دونوں جہان کی دولت اُسی کی محتاج ہوتی ہے۔ تخت و تاج کے بادشاہ اُس کے گداگر ہوتے ہیں۔

سالکاں را رہ نماید پیش پیش
نو شد رُو ہست بر دلہائے ریش

ترجمہ

سالکوں کو وہ آگے سے آگے راستہ دکھاتا ہے۔ زخمی دلوں کے لیے اُس کا چہرہ نورانی مرہم ہے۔

ہست خضرِ راہبر گم گشتہ را
رہ کشاید ہر یکے رہ بستہ را

ترجمہ

وہ بھٹکے ہوؤں کا خضر اور راہبر ہے۔ وہ ہر گمراہ کی راہبری کرتا ہے۔

کفر سی سالہ برفتم از دروں
نیم نظرے پیرِ کامل کرد چوں

ترجمہ

تیس سال کا کفر دلوں سے باہر کر دیتا ہے۔ جب پیرِ کامل اُس کی طرف نظرِ التفات کرتا ہے۔

شرکِ دیرینہ برفتم از وجود
یک نگاہِ پیرِ کامل چوں نمود

ترجمہ

پرانے شرک کو اُس کے دل سے نکال دیتا ہے۔ جب پیر کامل ایک نظر کرتا ہے۔

شہسوارے کرد چوں بر من نظر
زندہ گشتم جاودانی چوں خضر

ترجمہ

جب اُس نے میرے اُوپر نظر کی تو مجھے شہسوار کر دیا۔ میں ہمیشہ ہمیش کے لیے خضر کی طرح زندہ ہو گیا۔

زندہ کردی زندہ باشی تا اَبد
نور دادی نور باشی با اَحد

ترجمہ

تو نے مجھے زندہ کیا تو بھی ہمیشہ ہمیش زندہ رہے تو نے مجھے نور دیا تو بھی اَحد کے ساتھ نورانی رہے۔

دائماً ممنونِ احسان تو اَم
من غلام و بندۂ فرمان تو اَم

ترجمہ

ہمیشہ میں تیرے احسان کا ممنون رہوں گا۔ میں تیرے فرمان کا فرمان بردار غلام اور بندہ رہوں گا۔

رحمت و الطاف از تو دیدہ اَم
میوہ ہا از گلشنِ تو چیدہ اَم

ترجمہ

میں نے رحمت اور لطف تجھ سے دیکھا ہے اور تیرے باغ سے میوے میں نے چنے ہیں۔

گلشنت مامون بادہ از خزاں
گلبنت شاداب بادا در جناں

ترجمہ

تیرا باغ خزاں کے موسم سے مبرا ہے اور تیرا گلشن ہمیشہ سرسبز ہے اور جنت ہے۔

رونقِ بازارِ تو باد اے کریم
بر سرِ طورِ تو آیم چوں کلیم

ترجمہ

اے کریم تیرے بازار کی رونق ہمیشہ قائم رہے اور میں تیرے طور پر کلیم کی طرح آؤں۔

در پئے نورِ ہُدیٰ گردیدہ اَم
بر سرِ طورِ مزارت دیدہ اَم

ترجمہ

میں ہدایت کے اِردگرد گھوم رہا ہوں۔ میں نے تیرے مزار کے طور کے اُوپر اس نورِ ہدایت کو دیکھا ہے۔

نورِ تو بادا مزید اندر مزید
فیضِ تو بادا چوں باراں بَر مرید

ترجمہ

ہمیشہ تیرا نور زیادہ سے زیادہ بڑھتا رہے اور تیرا فیض مریدوں پر بارش کی طرح برستا ہے۔

اے خدا مقبول بادا ایں کلام
ایں دُعائے پیرِ باہُو والسّلام

ترجمہ

اے اللہ العالمین یہ میرا کلام ہمیشہ درجۂ قبولیّت حاصل کرلے پیر باہو کی یہ دُعا ہے اور والسّلام۔

تمّت

سید انوار الحق ظہوری

سُلطان باھُو

قدرِ وحدت کا مکبّر، خادمِ خیرُ الانام
ہے نقیبِ لطف و راحت آج بھی تیرا کلام
طبعِ دُرویشی تری نخچیرِ اخلاقِ رسول
ہے ترے کردار میں خوش رنگیٔ زوجِ البتول

تو کہ مردانِ خدا کی بزمِ عالی میں شریک
والیانِ وقت نے بابِ عطا کی لی ہے بھیک
رنگ تو نے بھی شریعت کو طریقت کا دیا
اس طرح کی شمع، روشن ہر طرف پھیلی ضیا

تجھ کو بخشی تھی خُدا نے وہ مُصفّا زندگی
منکشف تھے جس پہ ہر عنواں رُموزِ بندگی
تو دبستانِ تصوّف کا ہنر آگاہ تھا!
تو بہ عنوانِ ولایت، رشکِ مہر و ماہ تھا

درس تو نے عمر بھر صبر و تحمل کے دیئے
کر دیئے واضح توکّل نے درخشاں زاویئے

منطبق تیرے تصوف سے رہے، دنیا و دیں
ذہن یک سو ہو تو انساں منتشر ہوتا نہیں

تو بہ ہر عالم ہو اللہ اَحد، پڑھتا رہا
تھا ثنا گو، مدحتِ ربِّ صمد، پڑھتا رہا

یوں رہا تحمید وابستہ شعارِ آگہی
حدّتِ الفاظ میں ہُو ہُو کی لے شامل رہی

گفتگو حق، فکر حق، اعمالِ حق، عرفانِ حق
جستجو حق، عشق حق، کردار حق، وجدانِ حق

نعرۂ حق اور حق باہو کی آوازیں بلند ـــ!
بندگی ـــ یعنی، ہو اللہ الاحد سے ارجمند

تھی نظر، ہر منظرِ حسنِ اَزل کی معترف!
تھے ضمیر و ظرف پر، اسرارِ باطن منکشف

سیّدِ ہجویر سے تیری عقیدت کا مآل!
جذب نے سلکِ تشکر میں پرو دیا، بال بال!

مکتسب ہوتا رہا تو صوفیائے ہند سے
فیض کے قلزم سمیٹے، اولیائے ہند سے

تو نے شوریدہ بہاروں کو مہذب کر دیا
ذکرِ ہُو کرتے ہوئے دیواں مرتب کر دیا

کیا بھلا سکتے ہیں تجھ سے گوہرِ نایاب کو
اک نیا حُسنِ معانی دے دیا پنجاب کو

ہے مزاجِ فقر، تیری سربلندی کا ثبوت
درد کے مارے ہوؤں کی دردمندی کا ثبوت

شفقتیں بے لوث تھیں، اخلاص تیرا بے ریا
بندگانِ حق کو دکھلائی رہِ صدق و صفا

رکھ لیا نغموں کی لے سے دلنوازی کا بھرم -!
ہو گیا شورِ انا الحق، من چلوں میں کالعدم

دے دیا تہذیبِ دوراں کو صداقت کا مزاج
حسنِ فطرت سے مِلا، زندہ ثقافت کو رواج

معنیٔ حق تو نے سمجھائے فروغِ ذکر سے
منعکس کی روشنی ہر سو مذاقِ فکر سے

عظمتیں مرکوز ہیں، عشقِ شہِ لولاک میں
آج تیرے نام کا چرچا ہے ارضِ پاک میں

سید انوار الحق ظہوری

درِ باھُو

ایہ در ہے حضرت باہو دا ایتھے ملک فلک بھی آوندے نے
چُم چُم کے قبر مبارک نوں پئے صدقے صدقے جاوندے نے

ایتھے چشتی نقشبندی پیارے پئے عرضاں کردے نے سارے
جو وی ہین مصیبت دے مارے پئے مشکل حل کراوندے نے

ساڈا فقیر باہو پیر میاں ہے اوہ سہروردی قادری فقیر میاں
اوہندی اک نگاہ اکسیر میاں اوہ چوروں قطب بناوندے نے

سوہنا نور محمد العالی نُور خُدا ، ہین اوہ حضرت باہو وچ فنا
اوہناں اُتے پیر دی خاص نگاہ ہر اک نوں فیض پہنچاوندے نے

جیہڑا پیر فقیر دی بیعت نہیں ، اوہنوں کردا رب ہدایت نہیں
اوہنوں ہوندا کجھ عنایت نہیں جیہڑے ایس پاسوں کتراوندے نے

آ حضرت باہو دے در تے ، ایتھے نعمت رب دی پئی ور تے
ایتھے بدقسمت بد گوہر تے ، یار دو رحم و کرم ہو جاوندے نے

ایس ارشد نوں وی بہر خدا ، سلطان الفقراء دا صدقہ
کر دیو د ہُو دے وچ فنا ، ایتھوں لکھاں فیض پئے پاوندے نے

(ارشد سروری)

شجرۂ مبارکہ

پس از حمدِ خداوند نعت احمد
نثارِ آل و اصحابِ مُحمّد

بہ نظم آرم عجب ایں شجرۂ پاک
کہ بیخش در زمیں شناخش بر افلاک

ز ختمِ انبیاء آں شاہِ لولاک
لباسِ فقر پوشیدہ علی پاک

حسن بصری ز دستِ شاہِ پوشید
لباسِ فقر تا شد چوں مہ عید

حبیب عجمی آں مقبول درگاہ
حسن کردش ز راہِ فقر آگاہ

ازاں پس می شود داؤد طائی
ازاں معروف کرخی بے ریائی

ازاں پس سری سقطی با ارشاد
مرید اُو بود جنید بغداد

ازاں پس شیخ شبلی پیر دیں است
فنائے ذاتِ حق او بالیقیں است

ازاں پس عبد واحد داں تو اے دل
از پس یوسف طرطوس کامل

علی ہنکاری یوسف را مرید است
ازاں پس پیرِ کامل بوسعید است

ازاں پس پیرِ پیراں شیخ مطلق
محی الدّین بداں مقبول برحق

بہ عبدالقادر است آں پیرِ مشہور
ثنائے پاک او در لوحِ محفوظ

خدا کردہ شہ حالی لوائش
سرِ ہر اولیاء در زیر پائش

ازاں عبدالرزاق است اے دل
ازاں پس عبدالقادر است کامل

ازاں پس صادق یحییٰ محمّد
ازاں پس نجم الدّین شیخ امجد

ازاں پس سیّد عبدفتاح است بیدار
ازاں پس پیرِ کامل عبد ستّار

ازاں پس سیّد عبدالقادال
بود اُو رہبر ہر جنّ و انساں

از پس سید عبدالجلیل است
ازاں پس عبدالرحمٰن پس بلبل است

ازاں کس واقفِ سرِّ الٰہی
مکمّل، کامل و عارف کماہی

سوء ذات خدا کردہ از ہمہ اُو
سراج الواصلین سُلطان باہو

ازاں نور محمّد پیر بیشک
کہ نقش غیر کرد از لوح دل حق

غلام شاہ محمّد اہلِ دل بود
دلِ او۔ پاک از ہر غش دغل بود

از پس کامل الایمان والدین
چراغ العاشقین سلطان یٰسؔ

بحمد اللہ کنوں نظم تمام است
محمّد یار نام ایں غلام است

عرفان

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم و مرتب :۔ ابوالطیب محمد شریف عارف نوری

جس میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی پہچان ۔ کائناتِ ارضی و سماوی کی پہچان اور اپنی پہچان کو متصوفانہ انداز میں پیش کیا ہے ۔ نئی ترتیب ، نیا ماحول ، نئی بات ۔ پڑھنے سے دل میں سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے ۔ ماخوذ از کیمیائے سعادت جو بے مثل کتاب ہے ۔

فتوح الغیب

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم و مرتب :۔ ابوالطیب محمد شریف عارف نوری

جس میں حضرت محبوب سبحانی قطبِ ربانی شہباز لامکانی سیدنا سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے نہایت اچھوتے انداز میں متصوفانہ رمز میں بیان کیا ہے ۔ یہ کتاب تصوف کی روح ہے ۔

حق باہو

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم و مرتب :۔ ابوالطیب محمد شریف عارف نوری

جس میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا دیوان ، ابیات مرثیات فارسی کلام اور اُس کا ترجمہ ۔ پنجابی کلام اور اُس کا ترجمہ ۔ حمد و نعت ، منقبت ، شان باہو کو مختلف پیرائے میں نہایت سلیس ترجمہ کے ساتھ مزین کیا ہے ۔ اس میں آپ کی تقریباً آپ کی پچیس کتابوں کا مغز نکال کر یکجا کیا گیا ہے ۔

سیف الرحمٰن

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم و مرتب :۔ ابوالطیب محمد شریف عارف نوری
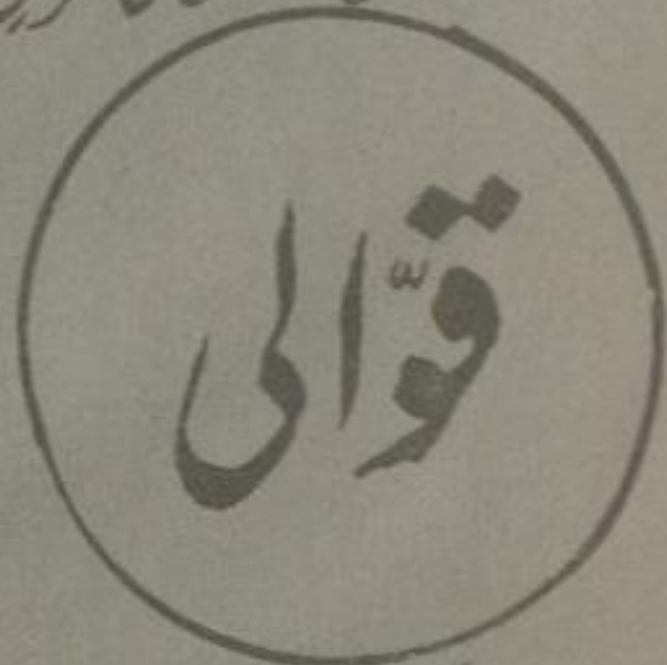
جس میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے لطائف عجوبہ غرائبِ محبوبہ کو عالمانہ متصوفانہ محققانہ انداز میں بیان کیا ہے بتایا ہے کہ فقیر ولی اللہ ہی سیف الرحمٰن ہے اس کے منہ سے جو نکلتی ہے وہ کن کی کنجی ہے ۔

تصانیف حضرت سلطان باھُوؒ

عکسی
اورنگ شاہی
عکسی

عکسی
کلیدِ جنّت

عکسی
حُجّۃُ الاسرار

مجالستہ النّبی
عکسی

شرح
دیوانِ باھُوؒ

عکسی
حق باھُو

عکسی
اسرارِ حق

عینُ الحق
عکسی

عکسی
رسائلِ باھُو

محکُ الفقرا
عکسی

کلید التوحید
عکسی

الرّائیس پبلشرز
ملتان روڈ —— لاہور